تزک شاہنشاہی

یعنی

سوانح عمری

اعلیحضرت ملک معظم ایڈورڈ ہفتم



مؤلفہ و مترجمہ سید علی بہادر بلگرامی

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ
مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں چھپی
۱۹۱۰ء

فہرست مضامین تزک شاہنشاہی

فہرست تصاویر تزک شاہنشاہی

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد حمد و نعت کے عرض کرتا ہے بندۂ ہیچمدان سید علی بہادر رضوی بلگرامی کہ ابتدائے عمر سے مجھکو شوق کتب بینی کا رہا اور علوم میں زیادہ شوق کے ساتھ مین نے کتب سیر کو پڑھا۔ گو کہ صیغۂ تعلیم مین اسکول ماسٹری سے عہدۂ ڈپٹی انسپکٹری تک اور صیغۂ مال مین عہدۂ تحصیلداری سے عہدۂ کمشنری و سر صوبات تک میرے پیدا کرنیوالے اور رزق عطا کرنے والے پروردگار نے اپنے فضل و کرم سے مجھ ناچیز ہیچمدان کو پہونچا دیا۔ مگر اُن رفیع مناصب کے دقیق کامون سے بھی جب فرصت ملجاتی تھی تو مین اُن فرصت کے اوقات کو کتب بینی مین صرف کرتا تھا۔ عہدہ ڈپٹی کلکٹری سے پنشن حاصل کر کے اور عہدہ سر صوبات ملک مالوہ ریاست گوالیار سے کنارہ کش ہو کر جب مین وطن مین آیا تو پورا موقع مطالعۂ کتب و تصنیف و تالیف کا ہاتھ آیا۔

یہی زمانہ تھا کہ دفعتۂ خبر انتقالِ پُر ملال حضرت ملکہ معظمہ کی ذریعہ اخبارات اطراف و اکناف عالم مین مشہور ہوئی۔ ہندوستان مین مسلمان اور ہندو فطرتی اور جبلی طور پر تاج و تخت کی عظمت کرتے ہین ہفتوں کیسا مہینوں رعایا کی زبان پر ذکر اپنے شاہنشاہ کا جاری رہا

چونکہ اپنے قصبہ میں یہ ناچیز ہی واقفکار علم سیر کا سمجھا جاتا تھا لہذا شاہنشاہ مرحوم و مغفور کے متعلق زیادہ سوالات مجھ ہی سے ہوتے تھے۔ اس زمانے میں ولایت میں مختلف مورخان و علما نے اپنے اپنے طور پر ملک معظم کی سوانح عمری لکھ کر شایع کر دین۔ چونکہ مین نے تمام عمر اُس رعایا پرور بادشاہ کا نمک کھایا تھا اس لیے میرے ذہن ناقص مین گذرا کہ اُس نامی و گرامی اور جلیل القدر بادشاہ کی سوانح عمری سلیس اُردو زبان مین لکھکر مرحوم بادشاہ کی خیر خواہ اور عقیدت مند ہندوستانی رعایا کے سامنے پیش کرون۔ سوانح عمری دنیا کے نامی گرامی آدمیون کی دو غرض سے لکھی جاتی ہے۔ ایک غرض تو یہ ہوتی ہے کہ جس شخص کی سوانح عمری ہے اُس کی یادگار اُس کتاب کے ذریعہ سے قائم رہے دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ اُس شخص کے عادات و سکنات و حرکات و اعمال و اقوال سے موجودہ و آئندہ نسلون کو اچھا سبق ملے۔ مین نے اپنی عمر مین ایسی کتابین بہ افراط تمام دیکھی ہین لیکن مین اپنے علم و یقین سے دعوی کے ساتھ کہتا ہون کہ حضرت ملک معظم کے پیشرو و ہمعصر سلاطین مین کوئی ایک بھی بادشاہ ایسا نہین ہوا ہے جس کی ذات مین اس قدر صفات حسنہ جمع ہو گئے ہون جتنے صفات کہ حضرت ملک معظم کی ذات اقدس مین پائے جاتے تھے۔ خاندانی تعلقات مین وہ اپنی ملکہ کے اچھے شوہر۔ اپنی اولاد کے اچھے باپ۔ اور اپنے بھائیون اور بہنون کے اچھے بھائی۔ اور اپنے احباب کے خالص دوست تھے ہمعصر شاہان

دنیا مین وہ ہر بادشاہ کے سچے دوست وخیرخواہ تھے ۔ رعایا کے حق مین
وہ نہ صرف مہربان مالک بلکہ ہی خواہ دوست و مددگار تھے ۔ رعایا
کے درد ودکھ اور راحت وخوشی مین مثل اُن کے خاص یگانون اور
اقربا کے شریک ہوتے تھے ۔ قسام ازل نے تو اُن کو ایسے گھر مین پیدا کیا
تھا کہ روے زمین کا کوئی بادشاہ سواے اُن کے خاص دو بھانجون یعنی
قیصر اور زار کے اُن کے ساتھ دعوے برابری کا نہ کرسکتا تھا مگر ایشیائی
ملک ہندوستان کا قیصر ہونے نے اُن کو وہ افضلیت عطا کردی تھی کہ
اگر وہ کوس لمن الملک کا نقارہ بجاتے تو نازیبا نہ تھا ۔ با این ہمہ
اس سوانح عمری کو پڑھنے سے ہر شخص کو ثابت ہو جاوے گا کہ خود
مالک معظم نے سواے اُن خاص اوقات کے جب اُن کی تاجپوشی ہوئی
یا جب وہ پارلیمنٹ کو کھولنے کے لیے تشریف لے گئے یا سواے اُن
اوقات کے جب کوئی کام منصبی انجام دیا کبھی ایک منٹ کے لیے بھی
اپنے آپکو معمولی آدمی سے فایق اور افضل نہ سمجھا ۔ آغوش دایہ سے
لے کر اُس دم تک جب اُن کی روح نے جسد خاکی سے پرواز کیا ۔ جتنے
کام ہمارے بادشاہ نے کیے وہ ایسے نیک اور اچھے کام تھے جن سے نہ
صرف رعایا کے ہر طبقہ کو بلکہ سلاطین دنیا کو ہمیشہ کے لیے بذریعہ اس
سوانح عمری کے اچھا سبق ملتا رہے گا ۔ دنیا کے بادشاہون نے ہمارے
شاہنشاہ کو خطاب صلح کن کا دیا تھا اور اُن کی رعایا نے جو اُن کو بہ لقب
رعایا کا بادشاہ یاد کرنا شروع کردیا ہے اُسی سے پتہ ہمارے بادشاہ

کے محبوب خلایق ہونے کا چلتا ہے۔

بس مین سمجھتا ہون کہ اس کتاب کے لکھنے سے مین نے اپنا فرض اپنے ولی نعمت کے ساتھ ادا نہین کیا بلکہ ایک اچھا رسالہ طیار کر دیا ہے جس سے موجودہ اور آیندہ نسلون کو سبق تہذیب و آداب و اخلاق و حلم و انکسار و خدا ترسی و حق پسندی و صلح جوئی و کسر نفسی و عالی ہمتی و مہمان نوازی کا ملے گا۔

اس کتاب کو طیار کر کے مجھ کو فکر ہوئی کہ اشاعت اس کی کسی ایسے مطبع سے ہو جو اہتمام اس کے چھاپنے کا اسی شان کے ساتھ کر سکے جو ایسے جلیل القدر ہیرو کی سوانح عمری کے لیے لازمی ہے۔ ولایت مین سب سے اعلیٰ و افضل وہ سوانح عمری شایع ہوئی جس کو ڈبلو ہولٹ وایٹ صاحب (W. Holt-White) نے تصنیف کیا۔ اس کتاب کی تقطیع - اس کا کاغذ - اس کی جلد بندی اس کی تصویرین الغرض کتاب کا سراپا شہادت دیتا ہے۔ کہ وہ سوانح عمری ایک جلالت مآب بادشاہ کی ہے۔ پس اردو سوانح عمری شایع کرنے کے لیے ضرورت ایسے شخص کی تھی جو اس کام کو محض معمولی تجارتی کام سمجھ کر انجام نہ دیوے بلکہ جس کو خالص محبت اور سچی عقیدت اپنے بادشاہ کے ساتھ ہو۔ میری نظر اپنے قدیم صادق دوست نجم الہند منشی نولکشور صاحب مرحوم کے صاحبزادہ راے بہادر بابو پراگ نرائن صاحب بہار گو پر پڑی اور مین نے ان سے تذکرہ اس کتاب کا کیا۔ چونکہ

راے بہادر صاحب خلف الصدق اپنے مرحوم ومغفور والد ماجد کے ہین اور اُنھین کے نقش قدم پر چلتے ہین اس لیے اس سن مین اپنے بادشاہ کی جانب اُنکے وہی خیالات اطاعت وفرمانبرداری وخیرخواہی کے پاے جاتے ہین جو اُنکے سن رسیدہ والد ماجد مین تھے اس لیے راے بہادر صاحب نے نہایت رغبت کے ساتھ اہتمام اس کتاب کے شایع کرنے کا اپنے ذمہ لیا - پہلی راے بہادر صاحب نے ایک اشتہار اس کتاب کا نہایت اہتمام کے ساتھ طیار کرا کے الہ آباد کی نمایش مین شایع کیا اور پھر اس کتاب کی طیاری کا انتظام کیا - جو صرفہ مطبع کو عکسی تصاویر کی طیاری مین پڑا اور جو دقت تحت الصفحہ انگریزی الفاظ کے لکھنے مین اُٹھانا پڑی اُس کا اندازہ کتاب کے ملاحظہ سے ہو سکتا ہے -

خاتمہ پر مجھکو یہ لکھنا ہے کہ اس کتاب کی طیاری مین مجھکو بہت بڑی مدد اپنے لڑکے سید دلاور علی سے ملی - اگر اس ناچیز ہدیہ پر لوگ عنایت و شفقت کی نظر ڈالین تو مجھ کو اپنی محنت کا صلہ مل جاوے - مجھکو موقع امید کا ہے کہ ایسے عادل اور رعایا پرور بادشاہ کی ہر متنفس رعایا کو دلی رغبت ہو گی کہ ایک ایک جلد اس سوانح عمری کی اپنے گھرون مین بطور یادگار کے رکھین اور والیان ملک وتعلقہ دار صاحبان اس کی ایک ایک جلد اپنی غیر مقتدر رعایا کو تقسیم کرین گے -

دستخط

سید علی بہادر بلگرامی



سيد علي بهادر بلگرامي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تمہید

خصائل سلطانی

خلاصہ تقریر مسٹر بالفور[1] بابت صفات شاہانہ حضرت سلطان المعظم اڈورڈ[2] ہفتم باجلاس ہاؤس[3] آف کامنس منعقدہ تاریخ ۱۱ رمئی سنہ ۱۹۱۰ع

جب غور کیا جاتا ہے کہ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے ملک معظم کی دُور دراز ممالک کی رعایا اپنے فرمانروا سے اُسی قدر وابستہ تھی جس قدر وہ طبقہ رعایا کا جن کو قربت شاہی کا اعزاز و افتخار حاصل تھا تو محسوس ہوتا ہے کہ یہ حالت رعایا کے قلوب کی بوجہ بادشاہ کی قوت جذبیہ دلی کے تھی جو جذبہ نہ معرض بیان مین آسکتا ہے اور نہ اُس کی شرح ہوسکتی ہے مگر اُسی جذبہ کی وجہ سے ملک معظم نے جن کی شعار مین بجد سے سلاست تھی وہ اثر پیدا کر رکھا تھا کہ بنی نوع

[1] Mr. Balfour [2] Edward VII [3] House of Commons

انسان کا ہر فرد اعلیٰ حضرت سے اُلفت کرتا تھا اور اپنی فرمانروا کی روش و انداز کو سمجھ سکتا تھا۔ صاحبان فہم و ادراک پر مخفی نہیں ہے کہ ذہانت خود موجد ہوتی ہے صفات حسنہ کی پس ملک معظم کے طرز عمل و قابلیت اور خداداد ذکاوت کی تشریح و توضیح گو بدرجہ غایت کی جائے تاہم فہم انسانی اُس بڑے راز و اسرار کی حد تک نہیں پہونچ سکتی جس کے ذریعہ سے ملک معظم ایسے محبوب خلائق فرمانروا ہوگئے جن کا مثل نظیر اس عظیم الشان سلطنت میں کبھی پیدا نہیں ہوا۔

نہایت ہی شاذ مواقع ہوتے ہیں کہ بادشاہ براہ راست اپنی رعایا سے جن پر وہ حکمران ہوتا ہے معمولی طور پر گفتگو کرے یا اُن کو اپنا مافی الضمیر بذات خاص سمجھا سکے۔ زمانہ حال میں اصول سلطنت جمہوری کا زور ہے اور ارکین سلطنت کا فرض ہے کہ اپنی عمریں امور انتظامی کے اغراض سمجھانے میں صرف کردیں۔ بادشاہ اس طور پر اپنے منشا کو سمجھا نہیں سکتا۔ بادشاہ کو مثل وزرا و اکابر سلطنت کے موقع نہیں ملتا کہ وہ اپنے خیالات عوام الناس کے سامنے اُنکے فیصلہ کے لیے پیش کر سکے۔ بانیہمہ وزرا کو بھی دشواریاں لاحق ہوجاتی ہیں اور جن صاحبان کو موقع اُن دشواریوں پر غور کرنے کا حاصل ہوا ہے وہ سمجھ سکتے ہیں کہ وہ دشواریاں نہایت ہی دقیق ہوتی ہیں۔ میری رائے ہے کہ جن حضرات نے اس عظیم الشان سلطنت کی حالت پر غور کیا ہے۔ اُن پر یہ امر واضح و مبرہن ہوگیا ہوگا کہ اس وسیع سلطنت کے فرمانروا کی ذات ستودہ صفات ایسی ہے کہ وہ رعایا کے حق میں کیمیا اثر و اکثیر صفت ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان جزائر میں ہماری کیا حالت ہے۔ جواب یہ ہے کہ جزائر ایک حصہ ہیں اُس

عظیم الشان سلطنت کے جسپر ایک برّاعظم (ایشیا) مین مشرقی سلاطین کی بساط حکومت بچھی رہی تھی برّاعظم ہاے دیگر دیورپ[1] - امریکہ[2] - اوشنیا ہین دیگر سلطنت ہاے جمہوری کے ساتھ شانہ بشانہ ہوکر اپنے شاہنشاہی جھنڈے کا پھریرہ اُڑا رہی ہے - ایسی مختلف اقالیم اور ممالک کو ملا کر جو عظیم الشان سلطنت بنگئی ہے اُس کا مالک برطانیہ اعظم کا سلطان ابن السلطان ابن السلطان ہے - اور اُسی کی ذات خجستہ خصال کو زیبا ہے شاہنشاہی اُن اقالیم کی جو اُس کے سایۂ عاطفت مین ملکر ایک ہوگئی ہین - سمندر کی اُس پار کی رعایا کی نگاہ دور دراز ممالک سے اُسی ایک ذات اقدس پر پڑتی ہے اور ہم لوگون کو جو اسوقت کے مدبران سلطنت ہین دور دراز ممالک کی رعایا براے نام ہی یا قدرے قلیل جانتی ہے - یہ کہنا نازیبا نہ ہوگا کہ ہمارے بادشاہ کے دل مین قوت مقناطیسی اور اُن کی آنکھون مین کشش کہربائی تھی جس کے اثر سے تمام رعایا کے قلوب اپنے مالک کیجانب کھنچے جاتے تھے -

ذہن و شعور

انتخاب تقریر مسٹر اسکوئیتھ[3] بہ اجلاس ہاؤس آف کامنس[4] منعقدہ یوم چہارشنبہ تاریخ ۱۱ مئی سنہ ۱۹۱۰ع

ہماری قومی و شاہی حالت انواع اقسام شکلون مین جلوہ افگن

---

[1] Europe [2] America [3] Mr. Asquith [4] House of Commons

وصورت نما ہے ۔ ملاحظہ تواریخ سے ظاہر ہوگا کہ اُس حالت کے پیدا کرنے مین بہت باشان و قابل قدر حصہ ہمارے بادشاہ نے لیا تھا جس نے داعی اجل سے لبیک ہوکر اپنی مفارقت کا لاعلاج داغ ہمارے دلون کو دیا ہے ۔ دول خارجہ کے ساتھ معاملت کرنے مین ہمیشہ نہایت استقلال و جوش کے ساتھ ہمارے بادشاہ کی یہ خواہش رہی کہ نہ صرف جنگجوئی و جنگ آزمائی کے خیال کو رُوکین بلکہ یہ کوشش رہی کہ جنگ کے وجوہ و جنگ کے حیلہ کا بھی استیصال کرین ۔ لقب صلح کن کا جو دنیا مین ہمارے بادشاہ نے حاصل کیا اور جس لقب سے اُن کو اہل دنیا ہمیشہ یاد کرین گے ہمارے بادشاہ کی ذات والاصفات کے لیے حق بجانب تھا چونکہ اعلیٰ حضرت اپنی سلطنت کے ہر حصہ سے کماینبغی آگاہی و واقفیت رکھتے تھے اور رعایا کی خواہشون اور اُن کی امیدون کی ساتھ ہمدردی کرتے تھے (جہانتک اُن خواہشون اور امیدون کو وسعت ہوتی جاوے) بلکہ رعایا کے رنج و مصیبت مین بھی اُن کا ساتھ دیتے تھے اور جو سوال بغرض حصول حاجت و انصاف پیش کیا جاتا تھا اُسکو پورا کرتے تھے لہذا اپنی وسیع سلطنت کے حدود کے اندر ملک معظم نے رعایا کو ایسا تابع فرمان اور اپنی ذات اقدس کے ساتھ ایسا راسخ الاعتقاد بنا لیا تھا کہ وہ بات ہمعصر سلاطین مین کسی کو حاصل نہوئی خاص انگلستان کی بابت تو آپ صاحبان سے پوشیدہ نہین ہے کہ جب ہم آپ بحث و مباحثہ کے جوش و خروش مین از خود رفتہ ہوجاتے تھے تو ہمارا بادشاہ پارٹی یعنی کسی ایک جماعت کی طرفداری کے خیال سے پاک و مبرا ہوکر اور عوام الناس کے

لے party

فائدہ کو یکسان بلا رور عایت مدِ نظر رکھ کر ہمارے درمیان مین بطور ثالث کے پڑ جاتے تھے اور ثالث بھی ایسے تجربہ مین پختہ۔ مزاج سے منصف۔ مسلک قدیمہ کے باستقلال سالک اور پارلیمنٹ[له] کی آزادی کی تیز نظر محافظ ــ

ایسے شخص کے لیے جس کو قدرت نے متصف بہ صفات اعلی کیا تھا اور جسکو مقدر اور حالات نے ایسے اعلی و رفیع درجہ پر پہونچا دیا تھا ممکن تھا کہ اگر چاہتا تو اعلی درجہ کی عیش پرستی و نفس پروری مین مبتلا ہو جاتا۔ مگر اسے حضرات جن صاحبان کو کارہاے سلطنت کے تعلق سے قربت اپنے بادشاہ کی نصیب ہوئی ہے وہ ضرور تسلیم کرینگے کہ ہمارے بادشاہ کو سب سے زیادہ اور سب سے مقدم پاس و خیال اُس فرض کا تھا جو بطور بادشاہ اُن کے ذمہ لاحق تھا۔ اس بڑے کاروباری جماعت مین کوئی شخص بادشاہ سے زیادہ شائق کاروبار کا نہ تھا ہم لوگون مین ایک صاحب بھی ایسے نہین ہین جنھون نے کام مین بادشاہ سے زیادہ پابندی اوقات اور پابندی ضابطہ کا لحاظ رکھا ہو یا جن کو بادشاہ سے زیادہ ہر بات کی صحت کا خیال ہو یا جن کو وقت کی بادشاہ سے زیادہ قدر ہو یا اُن سے زیادہ لحاظ اس بات کا رہتا ہو کہ تقریر ضرورت سے زیادہ طول و طویل نہ ہو۔ مجھکو افتخار شاہی قربت کا حاصل ہوا ہے اور مین کامل تجربہ کے بعد عرض کرتا ہون کہ ہمارے ملک معظم جہان تشریف فرما ہوتے تھے یا جس کسی کام مین مصروف ہوتے تھے وہ سلطنت کے کام کو سب باتون سے مقدم شمار کرتے تھے کام کبھی باقی نہ رہتا تھا۔ مزاج مین کبھی اُلجھن یا برھمی پیدا نہ ہوتی تھی اور کام مین غیر ضروری

له Parliament

تعویق نہوتی تھی - مین سمجھتا ہون کہ مین اصول سیاست اور تمدن سے متجاوز نہین
ہوتا جب مین یہ گذارش کرتا ہون کہ ہمارے بادشاہ کو مردم شناسی کا جوہر اور
ذہن کی رسائی خاص طور پر مبدءِ فیاض سے عطا ہوئی تھی اور انھین صفات
کا یہ اقتضا تھا کہ جب امور سلطنت مین اہم ترین دشواریان لاحق ہو جاتی
تھین تو اعلیٰ حضرت اُن کو کمال خوبی و خوش اسلوبی کے ساتھ سلجھا دیتے
تھے - جس صفت انسانی کو رائے صائب کہتے ہین وہ اعلیٰ حضرت کو کامل طور
پر حاصل تھی - مگر حق تو یہ ہے کہ اپنے تمامی عہد دولت مہد مین باوجود اُن صفات
حسنہ کے جو اُن کی ذات اقدس مین کامل طور پر موجود تھین ہمارے بادشاہ کو
خدمات ملکی کی فکر بھی ہر وقت دامنگیر رہتی تھی - اپنے عہد فرخندہ مہد مین ہر
روز اور ہر وقت ہمارے بادشاہ کو یہی خیال رہتا تھا کہ اس وسیع سلطنت
اور اس پیچیدہ انتظام سلطنت کے جس کو ہم لوگ برٹش[1] امپائر کہتے ہین
وہ نہ صرف مالک ہین بلکہ خادم بھی ہین -

نیک مزاجی

خلاصہ تقریر لارڈ روزبری[2] صاحب بہ اجلاس کورٹ آف
گورنرس[3] منعقدہ یوم چہارشنبہ بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۱۰ء

اعلیٰ حضرت کی طبیعت کا رجحان ہرگز اس جانب نہ تھا کہ وہ مصالحت یا
معاملت اس طور پر کرین کہ جو دوسرے ملکون کے لیے مضر ہو -

---

[1] British Empire [2] Roseberry [3] Court of Governor's

بلکہ اعلیٰ حضرت نے جو کچھ کیا وہ یہ تھا کہ اپنے دلکش برتاؤ اور اپنے انتہائی نیک نہادی اور اپنے طرز عمل کی خوبی سے انھون نے لوگون کی درمیان رابطۂ اتحاد کو ترقی دی جسکی بدولت دنیا کو وہ امن وچین نصیب ہوا جس کا اعلیٰ حضرت کو ہر وقت دل سے خیال رہتا تھا۔ اعلیٰ حضرت نے تمام دنیا کے لوگون کے قلوب کو اپنے ہاتھ مین لے لیا تھا۔ اپنی خاص رعایا کے قلوب کو اپنے ہاتھ مین لینے کی اُن کو ضرورت نہ پڑی کیونکہ اُن کے قلوب کو تو وہ تخت نشینی سے پہلے ہی مسخر کر چکے تھے۔ کتب سیر مین جن سلاطین کا ذکر ہے اُن مین ایک بھی ایسا نہین ہوا کہ جو ایسا ہر دل عزیز ہوا ہو جیسا کہ شاہنشاہ ایڈورڈ[۱] ہفتم ہوئے۔ کوئی شک نہین ہے کہ تمام رعایا اُن کی مادر مکرمہ سے بھی محبت کرتی تھی اور اُنکی تکریم کرتی تھی مگر چونکہ اعلیٰ حضرت مجمع خلائق سے دور رہتی تھین۔ اس لیے اُن کو وہ ہر دلعزیزی حاصل نہ ہوئی جو ہمارے بادشاہ کو حاصل تھی۔ غور تو فرمایئے کہ کیون یہ صورت پیدا ہوئی حق تو یہ ہے کہ یہ بات اس وجہ سے حاصل ہوئی کہ خود اعلیٰ حضرت کی ذات؟ الصفات منبع تھی جود وکرم کی۔ جب موقع اظہار شان شاہنشاہی کا ہوتا تھا وہ بادشاہ معلوم ہوتے تھے ورنہ ہر وقت وہ اپنے آپ کو مثل ایک معمولی آدمی کے سمجھتے تھے۔ معمولی آدمیون کی طرح نقل وحرکت کرتے تھے۔ روش وانداز معمولی آدمیون کا اختیار کرتے تھے صرف ایک ہی بات مین معمولی آدمیون سے بڑھکر معلوم ہوتے تھے اور وہ یہ بات تھی کہ صفت جود وکرم کی جیسے اُن مین تھی معمولاً آدمیون مین پائی نہین جاتی۔ دو باتون سے اعلیٰ حضرت کو خاص اُنس تھا ایک صلح مندی دوسرے

غربا و مساکین کی امداد۔ آپ صاحبان کو واقعہ وہائٹ ہیون[۵۱] کا یاد ہوگا جب
بکثرت۔ بہادر لوگ غرق آب ہو کر راہی ملک عدم ہوئے تھے۔ کوئی دل اُس
بے نشان مدفن کو دیکھ کر ایسا نہ تڑپا ہوگا جیسا کہ ہمارے اعلیٰ حضرت کا دل اُنکی
بیکسی کی موت سے تڑپا تھا۔ مین صدق دلی کے ساتھ عرض کرتا ہون کہ انصرام امور
سلطنت کے متعلق تمام دنیا مین جو وقعت ہمارے بادشاہ نے حاصل کی تھی اور
جو سعی جمیلہ ہمارے بادشاہ دنیا مین امن قائم رکھنے کے لیے کام مین لائے اور نیز جس
انسانی ہمدردی کے برتاؤ سے اُنھون نے اپنی قوم کے علاوہ دیگر قومون مین اتحاد
پیدا کرایا اُن سب امور کے لحاظ سے میرا یہ کہنا نازیبا نہ ہوگا کہ اس وقت جو خوبیان
اقلیم یورپ مین موجود ہین اُن کا باعث ہمارے اعلیٰ حضرت ہی کی ذات والاصفات
تھی۔ اب تک جو حالات اعلیٰ حضرت ایڈورڈ ہفتم[۵۲] کے قلمبند ہوئے وہ بحوالہ تقریر
ایسے تین مدبران سلطنت (مسٹر آرتھر جیمس بالفور[۵۳]۔ مسٹر اسکوئتھ[۵۴] و لارڈ روزبری[۵۵])
کے ہوئے جنکے درمیان رائے کا اتفاق کمتر ہوتا ہے۔ پس کیا یہ امر تعجب خیز نہین ہے
کہ اس وقت جن تین صاحبان کا مرتبہ امور مملکت مین تمام بلاد یورپ مین ارفع
و اعلیٰ ہے وہ تنہا بادشاہ کی ایک ذات خجستہ خصال مین وہ صفات پائے ہین جو
اُن مین سے ہر ایک کو فرداً فرداً حاصل ہین۔

مسٹر بالفور[۵۶] نے جو کچھ کہا وہ تمامی مملکت کو پیش نظر رکھکر بیان فرمایا کیونکہ
تمامی مملکت کا خیال ہمیشہ اُن کے پیش نظر رہتا ہے۔ اُنھون نے جو الفاظ اُنکی

---

۵۱ Whitehaven ۵۲ Edward VII ۵۳ Mr. Arthur James Balfour

۵۴ Mr. Asquith ۵۵ Lord Roseberry ۵۶ Mr. Balfour

زبان سے نکلے وہ بہ لحاظ اُس تعجب انگیز حالت مملکت کے تھے جو اُس وقت پیدا ہو گئی ہے۔

مسٹر اسکویتھ[۱] مشہور قانون دان ہین کاروبار دنیاوی سے کامل طور پر آگاہ ہین اور صفات حسنہ کی قدر جانتے ہین۔

پس خود راست باز۔ ایماندار اور کام کے شائق ہین اور یہی صفات باریتعالی نے بادشاہ ایڈورڈ[۲] کو عطا فرمائے تھے۔

لارڈ روزبیری[۳] کو دیکھئے بادشاہ کا ذکر خیر کرتے ہین رنج والم اُنکے ہر لفظ سے ٹپکتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو کچھ وہ کہہ رہے ہین وہ بادشاہ سے عرض کر رہے ہین۔ اُن کی نگاہ چندان ان باتون پر نہین پڑی کہ وہ ایک بڑی مملکت کے بڑے فرمانروا ہین یا سب سے قوت دار سلطنتون کا مجموعہ کر کے وہ سب کا کام چلانیوالے ہین بلکہ اُن کی نظر محض اس بات پر پڑی کہ بادشاہ کی ذات مین ہمدردی انسانی کا جلوہ مالامال دکھائی دیتا تھا۔

ایسے مستعد حضرات کی مدح سرائی کے بعد میرے لیے یہ امر عبث ہے کہ ایسے عظیم الشان بادشاہ کی ذات باصفات کی بابتہ خامہ فرسائی کرون کیونکہ بادشاہ نے اپنے پورے ایام حیات مین جو کام انجام دیئے ہین اُن کی بابتہ وہ لوگ رائے زنی و تصفیہ کرینگے جو ہمارے بعد دنیا مین آوین گے۔ تاہم مین امید کرتا ہون کہ ناظرین مجھ کو اجازت اسقدر بیان کرنے کی دینگے کہ بادشاہ متوفی کی صفت انسانی کی شان اور وقعت کی بابتہ جو ہر سہ مدبران سلطنت نے ارقام فرمایا ہے وہ بات بہمہ وجوہ

---

[۱] Mr. Asquith [۲] Edward [۳] Lord Rosebe r ry

کامل طور پر بادشاہ مین پائی جاتی تھی۔

فن سیاست ملکی مین ذاتیات کا تذکرہ ادنی درجہ کا تذکرہ شمار کیا جاتا ہے ہم اس کتاب مین اُسی کا ذکر لکھتے ہین۔ بادشاہ کی ذات کا خیال کر کے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ نوع بنی آدم مین انسانیت رکھنے والے انسان تھے یہ فقرہ تو بہت دلفریب ہے مگر اس موقع پر نہایت متانت کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے اور نہایت راست بازی اور نصفت شعاری کے لحاظ سے بیان کیا جاتا ہے کہ جو جلیل الشان مرتبہ خداوند تعالی نے ہمارے بادشاہ کو عطا کیا تھا اُس پر قائم متمکن ہو کر ممدوح کے پیش نظر رہتا تھا کہ بنی آدم کے پاس رشتہ اخوت کا ہے یعنی سب انسان ایک دوسرے کے بھائی ہین۔

بنی آدم اعضاے یک دیگر اند
کہ در آفرینش زیک جوہر اند

اعلیٰحضرت زندہ دل ورحیم دوسرون کے رنج وراحت کا لحاظ و پاس رکھنے والے تھے۔ دوسرون کے ساتھ خاص خوش اخلاقی سے پیش آتے تھے ہر شخص کی عزت کا خیال رکھتے تھے اور بہمہ جہت قابل قدر ومنزلت تھے۔ کسی ایک انسان کی ذات مجمع اُن صفات سے زیادہ کی نہین ہوسکتی۔

اب غور فرمایئے کہ کاروبار انسانی ومعاملات انصرام کار ہاے سلطنت مین اُنکا کیا حال تھا۔ پابندی ضابطہ خاص حصہ تھا (یہ صفت تمام نگاہ سے گو کم رتبہ سمجھی جاوے مگر تاہم بہت بڑی صفت ہے) اور وہ اوقات کے بہت

پابند تھے۔ مسٹر اسکویتھ[1] کی شہادت موجود ہے کہ زیر نگرانی پادشاہ ایڈورڈ سلطنت کے کام کبھی بقایا مین نہ پڑے۔ جہان بادشاہ مین صفت معاملہ فہمی کی تھی وہان اُن مین یہ بھی صفت تھی کہ اپنی ڈیوٹی[1] یعنی فرض کا خیال کبھی اُن کی نگاہ سے نہ ہٹتا تھا اور نہ کبھی اسمین لغزش ہوتی تھی۔ تمام سلطنتون سے زیادہ کاروباری سلطنت مین بادشاہ ایڈورڈ سب سے زیادہ کاروباری آدمی تھے۔

اب غور فرمایئے کہ مسٹر بالفور[2] نے کیا کہا ہے۔ انھون نے جو بیان کیا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ ایسے صفات سے متصف تھے جو معمولی بادشاہون کو نہین حاصل ہوتین۔ بادشاہ کے دل پر ہمیشہ یہ بات منقش رہی کہ سلطنت برطانیہ کو بھلائی و نیکی کرنے کی وہ قوت حاصل ہے جس کا کوئی سلطنت مقابلہ نہین کرسکتی۔ اپنی قوت تجربے کے لحاظ سے وہ مالک بحر بن تھے اور پانچون براعظمون کے اکابر سلاطین مین تھے باایں‌ہمہ وہ ہمیشہ صلح جو رہے۔ مگر بادشاہ کا خیال صلح جوئی بوجہ کسی بزدلی یا خوشامد کے نہ تھا۔ انھون نے صلح کو بزور شمشیر قائم رکھا مگر وہ شمشیر ایسی تھی جس مین حق پسندی کے جوہر تھے۔ بادشاہ کی جو خالص رغبت صلح قائم رکھنے کی طرف تھی وہ کسی خوف یا اور ادنیٰ یا چھوٹے خیال کی وجہ سے نہ تھی۔ وہ نہ کسی سلطنت کو حقیر سمجھتے تھے اور نہ کسی سلطنت کا خوف کرتے تھے۔ چونکہ وہ اُس قوت سے آگاہ تھے جو اُنکی سلطنت کو حاصل تھی۔ اس لیے جنگجوئی کے خیالات کا استیصال کرنے مین وہ بلاکسی خوف کے ہمیشہ کوشان رہے۔ وہ صلح کیلئے اسوجہ سے کوشش کرتے تھے کہ وہ خود کافی

---

[1] Mr. Asquith — Edward — Duty

[2] Mr. Balfour

طور پر قوت دارتھے اور جانتے تھے کہ اُن کا ملک ایسی قوت رکھتا ہے کہ دوسرے ملکون کو مجبور کر کے صلح پر آمادہ کر سکتا ہے۔ صفت تلمیح سے کام لیکر کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے بادشاہ نے سخت لڑائی کر کے صلح کی حالت کو پیدا کیا اور تادم واپسین جدال واسطے اُس حیات ابدی کے قائم رکھی جس حیات مین وہ جہاد واسطے قائم رکھنے صلح کی کرتے رہین گے۔

بعض باتین ایسی ہین کہ محض الفاظ کے ذریعہ سے وہ بیان مین نہین آسکتی۔ ویسٹ منسٹر[۵۱] کے ایک تاریک کمرہ مین بادشاہ کا جنازہ رکھا ہوا تھا۔ اور شمار مین زائد مجمع بنی آدم کا چاہتا تھا کہ نعش کے سامنے سے گذر جاوے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ نہ صرف اُن کی حیات مین بلکہ اُن کی ممات مین بھی کوئی بات عظیم الشان اور شاہانہ اور کافہ انام سے مختص تھی جس کی وجہ سے ایک ایسے طریقہ سے جو سمجھ مین نہ آتا تھا اور جو بطور ایک اسرار کے مگر دل پر اثر رکھنے والا طریقہ تھا اور اسی کی وجہ سے اپنی تمام رعایا کی جانین ہمارے بادشاہ کی مٹھی مین تھین۔

خلاصہ یہ ہے کہ ایڈورڈ[۵۲] ہفتم رعایا کا بادشاہ تھا

---

[۵۱] Westminster [۵۲] Edward VII

حصہ اوّل

باب اوّل

ایام طفولیت

بادشاہ کی ولادت کے وقت ہر طرف سے اور ہر زبان پر یہی کلمہ جاری تھا کہ کیا شاہزادہ پیدا ہوا۔

خاندان شاہی کی قابلہ مسز للی[1] سے ایوان بکنگھم[2] کے زینہ پر ڈیوک آف ولنگٹن[3] سے بتاریخ ۹ نومبر سنہ ۱۸۴۱ء ملی۔ تمام ملک گریٹ برٹن[4] گوش بآواز تھا اور منتظر اور متر صد اس خبر کا تھا کہ آیا وہ بچہ جو اس روز پیدا ہونے والا تھا اُن کا آیندہ بادشاہ ہوگا۔ تمام ملک کے لوگ ایک ہی سوال پوچھتے تھے۔ کیا شاہزادہ پیدا ہوا ہے۔ رعایا کے خیال کے بموجب ڈیوک آف ولنگٹن[5] نے بھی سوال کیا تھا۔ مسز للی قابلہ نے بھی نہایت ہی مہذبانہ پیرایے میں مذاق آمیز جواب دیا۔ ڈیوک آف ولنگٹن[7] کی طرف قدرے ترش روئی سے مخاطب ہوکر اُس نے کہا۔ "اے حضور۔ ہاں شاہزادہ پیدا ہوا ہے" ڈیوک آف ولنگٹن[8] کو

---

[1] Mrs. Lily [2] Buckingham

[3] ، [5] ، [7] ، [8] Duke of Wellington

[4] Great Britan

معاملات کی صلیت سمجھنے مین بہت اچھی دستگاہ حاصل تھی اور اسوقت بھی اہم قومی معاملہ اُن کے پیش نظر تھا جب اُنھون نے ایک سادہ مزاج قابلہ سے ایک سادہ سوال کیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا کہ برطانیہ اعظم کو یہ امر محسوس ہونے لگا تھا کہ اُس کے قبضۂ قدرت مین ایک ایسی سلطنت ہے جو وسعت مین بہت زیادہ ہے اور جس کا حال پورے طور پر معلوم نہین ہے اور جس مین انواع اقسام تہذیب و شائستگی کے لوگ موجود ہین۔ اس وقت جو نقشہ دنیا کا تھا اُس پر کناڈا[۱]۔ اسٹریا[۲]۔ و نیوزلینڈ[۳] و ہندوستان حرف بطور بڑے بڑے سُرخ دھبّون کے دکھائی دیتے تھے مگر برطانیہ اعظم کو محسوس ہونے لگا تھا کہ وہ ایک قوی سلطنت ہونے والی ہے اور اسکو ضرورت ہوگی کہ اُس کی مملکت کا فرمانروا ایک قومی بادشاہ ہو جو برطانیہ کے شاہی نسل کا ہو۔

سنہ ۱۸۴۱ء مین بھی خاندان ہنوور[۴] کا نام ہی بوغیرہٹ کی رکھتا تھا بلکہ صاف صاف تو یہ ہے کہ ملکہ وکٹوریہ کی شادی جو شاہزادہ البرٹ[۵] والی سکس کوبرگ و گوہتا کے ساتھ ہوئی تھی اُس کو بھی اہل انگلستان کسی قدر اپنے خیالات کے خلاف سمجھتے تھے۔ برطانیہ اعظم کی رعایا کو اپنی نوجوان ملکہ کے ساتھ محبت تھی اور اُن پر بہت بھروسہ بھی تھا۔

مگر برطانیہ اعظم کی رعایا محبت اور بھروسہ کے علاوہ ایک اور بات کی بھی خواہشمند تھی۔ وہ رعایا چاہتی تھی کہ اُس کو انگلستان کی نسل کا شاہزادہ ملے جسکی

---

[۱] Canada [۲] Australia [۳] Newzeland [۴] Hanover

[۵] Albert Saxe Koburg Gotha

تعلیم بھی انگلستان کی پسند کے مطابق ہوے - اسی لحاظ سے ڈیوک[ط۱] آف ولنگٹن نے وہ سوال متعلق بہ واقعہ کیا تھا جو اوپر بیان ہوا ہے اور یہی وجہ تھی کہ جب معلوم ہوا کہ سلطنت برطانیہ کو خدا نے ولی عہد عطا فرمایا تو رعایا جوش مسرت مین از خود رفتہ ہو گئی -

الولد سر لابیہ - یہ ایک قدیم مقولہ ہے لیکن کوئی گستاخی مراد نہین ہے اگر مین یہ کہون کہ بادشاہ ایڈورڈ[ط۱] ہفتم کے متعلق یہ معاملہ بالعکس تھا یعنی وہ ہو بہو مطابق اپنی والدہ مکرمہ کے تھے اور اس واقعہ سے کسی کو انکار نہین ہو سکتا -

ملکہ[ط۲] وکٹوریہ کی خوش نصیبی سے اُن کی شادی اُن کی عمر کی بیسوین سال مین ایسے شخص کے ساتھ ہوئی جن سے ملکہ کو عشق تھا - ملکہ کے سر پر تاج شاہی تھا جو شوہر کے سر پر نہ تھا لیکن اس بات سے کوئی فرق نہین پڑا - وکٹوریہ[ط۳] کو خدا نے ملکہ کر کے پیدا کیا تھا لیکن اوصاف مادری بھی خدا نے بدرجہٴ غایت اُن کو عطا کئے تھے اور مشفقہ ہونے کی صفت اُنکو خدا کی طرف سے ایک خاص ودیعت تھی اور یہ شان نہ صرف اُن کی خانہ داری کی ہر فعل سے آشکار تھی بلکہ اُن کے تمام افعال سے ہویدا تھی جو اُن کی تمام عمر مین اُنسے بطور ملکہ وقیصرہ کی واقع و سرزد ہوئی -

علاوہ برین ملکہ معظمہ کا شعار سادگی و سچائی و ایمانداری اور زندہ دلی کا مدت العمر رہا اور گو ایڈورڈ[ط۴] ہفتم کی ولادت باسعادت کے وقت تمام قوم نے آمین کر کے اُنکو اپنا [illegible] چشم بنایا تاہم ملکہ معظمہ نے کبھی یہ نہ سمجھا کہ وہ ایک گوسالہ طلائی ہین

ط۱ Duke of Wellington ط۱ Edward VII

ط۲ ط۳ Victoria

جس کی قوم ہمیشہ پرستش کریگی - آغوش دایہ مین اور ایام طفولیت و عنفوان جوانی مین انکے والدین نے اُن کو شاہزادہ سمجھ کر پرداخت نہین کی بلکہ اُن کو لڑکا سمجھ کر اُن کی پرورش کی -

ناظرین کتاب ہذا کو کچھ کیفیت اُس محبت اور خوشی کی معلوم ہوجاوے گی جو بادشاہ ایڈورڈ[۱] کے گھر مین پائی جاتی تھی اگر وہ بغور اُس مختصر چھٹی کو پڑھین گے جو بادشاہ کی ولادت کے سال مین بتاریخ ۲۱ نومبر وکٹوریہ[۲] نے قلم خاص مین لکھی -

وہ لکھتی ہین " البرٹ[۳] پیارے چھوٹے پوسی[۴] کو (یہ پیار کا نام شاہزادے کا ہے) گو چمکتی ہوئی سفید ملیدا کی پوشاک پہنا کر لائے جسمین نیلی گوٹ تھی جو بابا نے اُس کو دی تھی اور سر پر اُن کے ایک خوبصورت ٹوپی تھی - اُنھون نے بچہ کو میرے بستر پر بٹھلا دیا اور خود اُس کے پاس بیٹھ گئے - میری مگا ہون مین بچہ کیسا بھلا اور پیارا معلوم ہوتا تھا - اور چونکہ میرا انمول البرٹ[۵] وہان بیٹھا تھا - اور ہمارا پیارا بچہ ہمارے درمیان مین بیٹھا تھا مین خوشی کے جوش مین متاثر ہوگئی اور مین شکر اپنے خدا کا بجالائی " وہ بچہ جس کو دیکھ کر ایسا جوش محبت کا پیدا ہوا جو مذکورہ بالا جادو تاثیر الفاظ مین بیان کیا گیا ہے یہ لقب ڈیوک آف کارنوال[۶] پیدا ہوا - مگر جب اُس کی عمر ایک ماہ کی ہوئی تو بذریعہ فرمان شاہی اُس کو لقب شاہزادہ ممالک متحدہ و آئرلینڈ[۷] پرنس آف ویلز[۸] و ارل چیسٹر[۹] کا عطا ہوا - علاوہ ان القاب

[۴] Pussy [۳][۵] Albert [۲] Victoria [۱] Edward

[۸] Prince of Wales [۷] Ireland [۶] Duke of Cornwall

[۹] Earl of Chester

کے دیگر خطابات بھی شاہزادے کو عطا ہوئے مثلاً ڈیوک آف کارنوال[1] ورو تھسی[2] ڈیوک آف سکس[3] ـ ارل آف کیرک[4] ـ بیرن[5] رینفریو ـ گرینڈ[6] اسٹوارڈ آف اسکاٹلینڈ و لارڈ[7] آف دی آئلس ـ

سادہ مزاج متوفی بادشاہ کو تمام عمر سلسلہ ضوابط و مراسم کا ادا کرنا ہوا ـ پہلی رسم یہ تھی کہ ایام طفولیت مین ایک چھوٹا سا تاج اُن کے چھوٹے سے سر پر رکھا گیا اور ایک انگوٹھی اُن کی انگلی مین پہنائی گئی اور ایک چھوٹی سی تلوار اُن کی کمر مین لٹکائی گئی تاکہ وہ حفاظت جاہ و منزلت کی کرسکین جو اُن کو عطا ہوئی تھی مگر یہ مراسم بطور واقعات تاریخی کے تھے شروع ہی مین اُن کی مادر مکرمہ نے ارادہ کر لیا تھا کہ اُن کی پرورش قدرتی و سادہ طرز معاشرت کے لیے کرین ـ لہذا تمام غیر ضروری آداب و مراسم سے اُن کو بری کردیا اور اُنسے زیادہ قیود شاہزادی کے لیے روا رکھے جو متوسط درجہ کے انگلش لڑکے مین ملحوظ رکھے جاتے ہین ـ سینٹ جارج چیپل[8] واقع ونڈسر[9] مین جہان وہ اب دفن کیے گئے ہین اُن کا اصطباغ بہ لقب البرٹ ایڈورڈ[10] بتاریخ ۲۵ جنوری ۱۸۴۲ع ہوا ـ باپ کے نام کی لحاظ سے اُن کو البرٹ[11] اور دادا کے نام کے لحاظ سے ایڈورڈ[12] کہتے تھے یہ بات بھی عجیب و غریب ہے کہ جس شخص نے دنیا کی صلح و امن چین کے لیے

[1] Duke of Cornwall [2] Rothesay [3] Duke of Saxony

[4] Earl of Carrick [5] Baron Renfrew

[6] Grand Steward of Scotland [7] Lord of the Isles

[8] St. George Chapel [9] Windsor [10] Albert Edward [11] Albert

[12] Edward

اس قدر زیادہ کوشش کی اُس کا اصطباغ ایسے وقت مین ہوا جب قومون کے
درمیان آتش فتنہ و فساد مشتعل ہوگر ہوا۔ یون ہین سخت مشکل پڑ گئی کہ کوئی تاجدار
بادشاہ ایسا میسر آئے کہ جو رسم اصطباغ کے وقت منصب اسپانسر[1] کا قبول کرے -
(نوٹ) یہ ایک رسم ہے جس کے بموجب اصطباغ کے وقت کوئی شخص ضامن ہو کہ بچہ
پابندی احکام مذہب کی کرنے گا، تمام یورپ کے دفتر ہائے فارن اس وقت
عجیب پیچ پیچی کی حالت مین تھے لیکن آخرکار بہت بڑے افہام و تفہیم کے بعد بادشاہ
فریڈرک ولیم[2] والی پروسیا راضی ہوئے کہ ایڈورڈ[3] صلح کن کی گاڈ فادر ہونے کا
منصب قبول کرین - لیکن باوجود اُس افہام و تفہیم کے بادشاہ فریڈرک ولیم[4] نے
پیغام دعوت قبول کرنے مین پس و پیش کیا جب تک مملکت آسٹریا[5] کے وزیر پرنس[6]
مٹرنک سے مشورہ نہ کر لیا

لکھا ہے کہ اصطباغ کی رسم شاہزادہ نے شاہی شان کے ساتھ انجام دی - اس
رسم کے ایک سال بعد تک کچھ بھی حال شاہزادے کا معلوم نہین ہوا اور اُس زمانہ
کے بعد اُن کے والد ماجد نے اُن کی بابت یہ لکھا "گو دانتون کے نکلنے سے شاہزادہ
کو بہت تکلیف ہوئی مگر وہ چل پھر سکتے ہین اور چہرہ سے علامات متانت و خوشی
کے ظاہر ہوتے ہین" جہان تک اُس زمانہ کے حالات دستیاب ہوتے ہین اُس سے
معلوم ہوتا ہے کہ شاہزادہ بہت خوش جمال لڑکا تھا - لیڈی بلوم فیلڈ[7] نے اُس کی
بابت یہ لکھا ہے کہ بچہ خوبصورت ہے "آنکھین رسیلی اور بڑی ہین اور وہ ایسا

ھ۱ Spensor ھ۲ Frederick William of Prussia ھ۳ Edward

ھ۴ Frederick William ھ۵ Australia ھ۶ Prince Mettenich

ھ۷ Lady Blomfield

خوش اور سمجھدار معلوم ہوتا ہے جیسے حالت چھ یا آٹھ مہینے کے لڑکے کی ہوتی تھی
وہ چپ بےتکلیف نے شاہزادے کو دایہ کے پاس سے لے کر نہایت شان اور خوبی کے
ساتھ ارک بشپ کی گود مین دیدیا - یہ بات رسم اصطباغ ادا ہونے کے بعد ہی معرض
تحریر مین آئی -

ظاہر ہے کہ ایام طفولیت مین بچون کو کوئی دوست ایسا پیارا نہین ہوتا جیسا کہ
اُس کے کھلونے اُسکو پیارے ہوتے ہین - جو بچہ اپنے کھلونون سے سچی محبت رکھتا
ہے وہ جوان ہو کر اپنے احباب مین خالص اتحاد رکھتا ہے اور ایڈورڈ صلح کن
اپنے لڑکپن کے کھلونون سے بہت ہی اُنس رکھتے تھے -

یہ بات بھی عجیب و غریب تھی کہ وہ شخص جس کا نام آیندہ نسلون مین بہ لقب
صلح کن لیا جاوے گا ایام طفولیت مین مصنوعی لڑائی کا بجد سے شائق ہو - اپنے
کھلونون مین سب سے زیادہ وہ ایک پُرانے شکستہ گھوڑے سے راغب تھے جس پر
بہت حملہ آوری ہوتی رہی - جب تک شاہزادے بلند اقبال آغوش دایہ
مین رہے -

کچھ عمر رسیدہ ہو کر بادشاہ ایڈورڈ کو تھیٹر دیکھنے کا شوق دامنگیر ہوا تھا اور
اس شوق کے متعلق یہ بات خالی از دلچسپی نہ ہوگی کہ جب جہان پناہ کی عمر صرف چار سال
کی تھی حضور بار اول تھیٹر مین شریک ہوئے اور تماشہ کو نہایت رغبت کے ساتھ
ملاحظہ فرمایا - شاہزادہ صاحب بہمراہی اپنی والدین کے بمقام ویسٹ منسٹر برج روڈ

Edward ٹلہ Archbishop ٹلہ Duchess of Buccleugh لہ

Westminster Bridge Road ٹلہ Theatre ٹلہ

بغرض سیر ایسٹلی[۱] کے شاہی تماشہ گاہ کے تشریف فرما ہوئے ۔ وہاں شاہزادہ صاحب نے عجیب عجیب تصویرین ملاحظہ فرمائین مثلاً سمندر کے ہاتھی اور ایک نادر زرد رنگ کی چھوٹی تصویر جس کا نام ناگپور کا راجہ رکھا گیا تھا اور یہی راجہ کی صورت بنا کر تھیٹر کا مالک مسٹر بٹی[۲] ہاتھ مین ایک عربی نسل کی گھوڑی کو لیکے جس کا نام بیڈا[۳] تھا اکھاڑہ کے اندر داخل ہوئے ۔

تھوڑے عرصہ بعد جب شاہزادہ صاحب کو چھوٹے شاہی جہازون پر سوار کر کے سمندر کی سیر کو لیے جاتے تھے تو بندرگاہون پر ہزارہا مخلوق زیارت سے شرف یاب ہونے کے لیے جمع ہو جاتی تھی اُس وقت شاہزادہ صاحب کو ہاتھون پر بلند کر دیتے تھے تاکہ فرمانبردار رعایا اپنے ولی نعمت کے جمال مبارک کی زیارت سے فیض یاب ہو ۔

چشم بددور اب وہ وقت آ گیا کہ جانباز رفقا کی زبان پر یہ معمولی بول چال کا فقرہ آنے لگا کہ اب برٹی[۴] سیانے ہونے لگے (ان کی عمر پانچ سال کی تھی جب ملکہ وکٹوریہ نے شاہزادہ صاحب کے روزنامچہ مین یہ لکھا) آج شاہزادہ نے جہازرانون کی پوشاک کو زیب تن کیا جس کو اُن کے لیے نہایت خوبصورتی کے ساتھ اُس شخص نے بنایا تھا جو جہاز پر جنگی فوج کے افسران کے لیے لباس طیار کرتا ہے ۔ جب پوشاک پہنکر شاہزادہ باہر نکلا تمام افسران و جہازرانون نے جو شاہزادے کو دیکھنے کے لیے جمع تھے خوشی کے نعرہ بلند کئے اور شاہزادہ کو دیکھ کر فرط انبساط سے باغ باغ ہو گئے ۔

[۱] Astley [۲] Mr. Batty [۳] Beda [۴] Bertie

شاہ ایڈورڈ کی ناجائز خوشامد کرنا امر عیب ہے اور اُن کی ایام طفولیت مین خوشامد کرنا عین حماقت ہے مگر ایک کیفیت جو ذیل مین لکھی جاتی ہے بخوبی ثابت کرتی ہے کہ ابتدائی عمر مین ہی اُن کو قابلیت بحث کرنے کی اور لیاقت راے قائم کرنے کی حاصل تھی -

جب وہ بچہ تھے ایک روز اکیڈمی[1] مین ایک تصویر کے سامنے کھڑے ہوئے اور کہا کہ "اے امان جان آج سے قبل مین نے کبھی اسقدر لوگ ایک جگہہ پر اکٹھا نہین دیکھے" مان نے جواب دیا کہ یہ بات فضول ہے تم نے بارہا اس سے زائد آدمیون کو ایک جگہہ دیکھا ہے شاہزادہ نے عرض کیا کہ تصویر مین تو مین نے ایک جگہہ اس قدر آدمیون کا مجمع نہین دیکھا جس تصویر کی بابت شاہزادہ نے بحث کی وہ عکس تھا اُس مجمع کا جو ڈربی[2] کی گھوڑدوڑ کو دیکھنے کے لیے جمع ہوا تھا - بادشاہ ایڈورڈ کا انداز ایام طفولیت مین مثل سیلوانون یا سپاہیون کے تھا - اُن کے لیے یہ امر باعث خوش نصیبی کا تھا کہ ملکہ وکٹوریہ باوجود اُس قلق و درد کی جو باقتضاے الفت مادری لازمی تھا تعلیم ادب و تہذیب کی نہایت سختی کے ساتھ دیتی تھین - شاہزادہ صاحب اپنے آپ کو مثل معمولی انسانون کے سمجھتے تھے اور قوت آزمائی کے شائق تھے جیسا کہ ایک دلچسپ واقعہ مین ثابت ہوتا ہے جو مسٹر بیون[3] نے اپنی کتاب موسومہ پاپولر رائلٹی[4] مین لکھا ہے -

مسٹر بیون کہتے ہین - ایک روز بمقام اسبورن[5] سمندر کے کنارہ پر ٹہل

---

[1] Academy [2] Derby [3] Mr. Bevan [4] Popular Royalty

[5] Osborne

رہے تھے جہانتک جزرومد کا اثر پڑا کرتا ہے مین نے دیکھا کہ ایک لڑکا بہت محنت
ومشقت کے ساتھ مچھلیان جمع کر رہا تھا غالباً اِس ارادہ سے کہ قصبہ[1] کوس مین
لیجا کر اُنکو فروخت کرے - ٹوکری کی جانب ماہی گیر کی پشت تھی کہ شاہزادہ صاحب
کو یہ مذاق سوجھا کہ ٹوکری کو پلٹ دیوین جسمین ماہی گیر کے تمام دن کی مشقت کا
ذخیرہ رکھا ہوا تھا لیکن شاہزادہ صاحب نے غلطی کی اگر وہ یہ سمجھتے ہون کہ
ماہی گیر کا لڑکا اس مذاق کو بلا چون وچرا برداشت کر لیگا - دونون مین مادہ
قوت آزمائی کا موجود تھا چشم زدن مین دونون لڑکے دھینگا مشتی کے لیے طیار ہوگئے -
کئی مرتبہ ایک نے دوسرے پر حملہ کیا جسمین شاہزادہ صاحب ہی زبردست ثابت
ہوئے باینہمہ کہ وہ گھونسہ مارنا خوب جانتے تھے ایک باغبان نے جو اسطرف
سے گذرا دونون پہلوانون کو علیحدہ کیا اور ولیعہد صاحب کو جو شکست یاب معلوم
ہوتے تھے اُن کے والد ماجد کے پاس پہونچا دیا جو دور سے کھڑے ہوے کشتی
کو دیکھ رہے تھے - اُنھون نے شاہزادہ کو چشم نمائی کی کہ دوسرے لڑکے کی
جمع کردہ مچھلیون کو اُنھون نے کیون پھینک دیا -

مگر اُن کی مادر گرامی کو جو فخر وناز شاہزادہ صاحب پر تھا وہ اُن کی ایسے
طفلانہ حرکات کی وجہ سے کم نہ ہوا -

مگر ایسی چھوٹی چھوٹی باتون سے یہ ہرگز نہ سمجھنا چاہیئے کہ شاہزادہ صاحب کا
زمانہ طفولیت محض کھیلنے اور کھانے مین صرف ہوا بلکہ اصلیت یہ ہے کہ اُن کی
تعلیم کا سخت لحاظ رکھا گیا اور بعد بہت غور وفکر کے طے کیا گیا کہ مسٹر گلیڈاسٹون

[1] Cowes سے Mr. Gladstone

کی بہن لیڈی لٹلٹن[۱] کو خدمت استانی کی تفویض کیجاوے۔ وہ اُس منصب پر برقرار رہیں جب تک شاہزادہ صاحب کی عمر دس سال ہووے۔

پھر یہ تجویز ہوا کہ اب اتالیق مقرر کرنے کا وقت آگیا ہے اور اس منصب گرامی کے لیے مسٹر ہنری برچ[۲] منتخب ہوئے۔ یہ صاحب اٹن[۳] سکول کے کپتان رہچکے تھے اور کیمبرج[۴] مین اعلی درجہ کے امتحانون مین امتیاز حاصل کرچکے تھے اور دارالعلوم سے واپس آکر اٹن[۵] مین اسکول ماسٹر رہچکے تھے۔

شاہزادون کی پرورش پرداخت کوئی معمولی کام نہین ہے بلکہ ایسا دشوار کام ہے کہ معمولی لوگ اُسکی دقعت کا اندازہ نہین کرسکتے مگر مملکت کے لیے یہ بات باعث کمال خوش نصیبی کا ہوا کہ شاہزادہ ایڈورڈ کے والد ماجد کو اُن کی تعلیم کا دل وجان سے خیال تھا۔

ممدوح الشان نے ایک مقام پر لکھا [چند ہفتہ مین برٹی[۶] ایک اتالیق کے سپرد کیا جاویگا اور ہم لوگون نے اُس منصب کے لیے مسٹر برچ[۷] کو تجویز کیا ہے جو نوجوان وجیہ وخوش اخلاق آدمی ہین اور اٹن[۸] مین مدرس رہچکے ہین۔ یہ ایک ضروری امر ہے اور خداوند تعالی سے دعا ہے کہ اس امر مین برکت عطا فرماوے کیونکہ شاہزادون کی تعلیم پر اور خاصکر ایسے شاہزادہ کی تعلیم پر جو کسی زمانہ مین فرمانروائے خلائق ہوگا منحصر ہے فلاح وسرسبزی عالم وعالمیان کی]

۱ Lady Lyttelton ۲ Mr. Henry Birch ۳ و ۵ و ۸ Eton

۴ Cambridge ۶ Bertie ۷ Mr. Birch

باب دوم

بادشاہ کا زمانہ طفولیت

مسٹر گبس[1] اس امر کو معرض تحریر مین لا چکے تھے کہ شاہزادے ولیعہد کی طبیعت تحصیل علم کی جانب راغب ہے اور اُن کی سمجھ اُس سے زیادہ ہے جو معمولاً اس عمر کے لڑکون کو ہوا کرتی ہے۔

مین اس واقعہ کا ذکر احمقانہ خوشامد کے اقتضا سے نہین کرتا بلکہ محض اس نیت سے کرتا ہون کہ اس واقعہ سے کمسن شاہزادہ کے رجحان طبیعت کا اندازہ ہوسکتا ہے اور اسی بات سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ جو تعلیم انواع اقسام علوم فنون کی دسوین اور اکیسوین سال کے درمیان ہمارے پیارے چھوٹے سے شاہزادہ کو دی گئی وہ اُن کو نہایت فائدہ بخش وسودمند ہوئی۔

تواریخ دنیا مین یہ پہلا موقع تھا کہ ایک چھوٹے بچہ کو آہستہ آہستہ محنت ومشقت کے ساتھ مگر پورے طور پر سخت دشوار کام جہانداری کی تعلیم دی گئی۔

بادشاہ ایڈورڈ[2] کے زمانۂ طفولیت مین جو نہایت باعلی کا زمانہ تھا مشکل سے کوئی دن ایسا گذرا ہوگا جس مین اُن کو کسی نہ کسی جدید طرز معاشرت کی تعلیم نہ دی گئی ہو۔ مگر سب سے مقدم اور سب سے زیادہ ضروری مسئلہ جو اُن کے ذہن نشین کیا گیا یہ تھا کہ انسان ہوکر کس طرح رہنا چاہیئے۔ جہان اُن کو یہ سکھلایا گیا کہ فرمانروائی کس طرح کرین وہان یہ بھی تعلیم دی گئی تھی کہ

[1] Mr. Gibbs

قربان پذیری کس طرح کرنا چاہیئے۔ اُن کو منصبی فرض کی پندار اور نفس کشی کی عادت کا سبق دیا گیا اور ساتھ ہی یہ بتایا گیا کہ اپنا وقت باشغلی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ صرف کریں سب سے زیادہ زور آداب و اخلاق کی تعلیم پر دیا گیا جس فن کو اگر کلید کشورکشائی کہا جاوے تو مبالغہ نہ ہوگا۔

اسطور پر اس عالمگیر شاہانہ حکمت عملی و جہانبانی کا بیج بو دیا گیا تھا جس کو یاد کرکے تمام دنیا اس وقت ماتم کناں ہے اور جس کی ہر زبان سے ثنا خوانی ہو رہی ہے۔ اور اس طرح پر اُس عظمت و شان شاہنشاہی کی بنیاد پڑی تھی جس مین کسی کو کبھی مجال دم زدن نہین ہے۔

ملکۂ وکٹوریہ اور اُن کے شوہر گرامی قدر گو سادہ مزاج تھے مگر وہ حوصلہ فراخ رکھتے تھے۔ دنیا کی قدیم طرز معاشرت کے وہ دونون شائق تھے اور اُن کی تمنا تھی کہ اُنکے نونہال کو بھی ویسا ہی شوق ہو۔ شاہزادہ صاحب کی پرورش ایسے دربار مین ہوئی جو سختی کے ساتھ ضوابط شاہانہ کا پابند تھا اور جہان وزرا امور سلطنت مین اظہار شعور و سلیقہ کے شائق تھے تاہم اس جہانداری کی تعلیم کے ساتھ شاہزادہ کو تعلیم سیر اور تماشہ کی بھی دی گئی تھی۔

جنگ کریمیا کا حسرت انگیز واقعہ پیش آیا جب کہ شاہزادہ صاحب کی عمر تیرہ[۵۳] سال کی تھی اور یہ عمر ایسی ہوتی ہے کہ ہر قسم کے واقعہ کا دل پر جلد اثر پڑ جاتا ہے۔ ایسے واقعہ سے شاہزادہ صاحب کو جنگ اور تکالیف جنگ سے سخت نفرت پیدا ہو گئی اور کوئی شک نہین ہے کہ اُس غم و الم کے زمانہ مین شاہزادہ صاحب کے دل مین وہ خیالات جاگزین ہوے جنکا نیک نتیجہ یہ نکلا کہ آپ سے آگے آنیوالی

نسلوں مین ایڈورڈ ہفتم کا نام نامی بہ لقب صلح کن لیا جاویگا۔
باینہمہ ولیعہد صاحب کو فن نبرد آزمائی و سپاہ گری کی تعلیم دی گئی۔ اُنکو سکھایا گیا کہ شوکت و تجمل سے اجتناب نہ کرین جو شوکت و تجمل بہ طریق نیک حاصل ہو گو اُسکے حاصل کرنے کے لیے جنگ آزمائی بھی کرنا پڑے بشرطیکہ وہ جنگ آزمائی ساتھ نیت خالص کے ہو۔
ابتک جو بیان ہوا ہے اُس سے بادشاہ ایڈورڈ کے ایام طفولیت کے متعین حالات کا اظہار ہوتا ہے۔ دلچسپ وقت اس حصہ عمر مین وہ تھا جب شاہزادہ کا دل عادی کیا گیا کہ وہ قدر دانی کرین فن مصوری وکتب وڈراما کی اور اظہار رغبت کا کرین دنیا کی اُن چیزون کی طرف جو خوش گوار اور عظیم الشان ہین۔ یہی وجہ تھی کہ آخر حصہ عمر مین بادشاہ ایڈورڈ نہ صرف حامی و سرپرست فنون نفیسہ و شریفہ کے ہوے بلکہ فنون جنگ و نبرد آزمائی مین بھی یورپ کی جملہ سلاطین سے گوئے سبقت لے گئے۔
فی الحقیقت جب کوئی شخص اُن علمی طریقون پر غور کرتا ہے جو شاہزادہ صاحب کی تعلیم کے لیے کام مین لائے گئے۔ (طریقے بھی ایسے علمی جن کی ملک جرمن سے ابتدا ہونا واضح طور پر آشکار تھا) تو کسی کو اعتبار پنچ کے اس واقعہ لیکن ساتھ ہی اُسکے سچے فقرہ پر تعجب نہین آسکتا کہ علم شاہزادہ مین بذریعہ ایک نہایت قوت دار انجن کے حلول کیا جاتا ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اگر اثر اُس زندہ دلی کی معاشرت کا نہ ہوتا جس کا لحاظ ملکہ وکٹوریہ نے اپنے تمام بچون کی پرداخت مین بدرجہ کمال رکھا

ڈراما Drama

تو شاہزادہ صاحب میں شگفتہ دلی ہرگز نہ پیدا ہوتی تعلیم تو ضرور سختی کے ساتھ ویجاتی تھی مگر وقت خوشی کے ساتھ بسر ہوتا تھا اور اس کی شہادت ڈوائی کاونٹ کیننگ[1] کی بی بی کی ایک تحریر سے ملتی ہے جو اُنھوں نے ۱۸۶۳ء میں لکھی اور وہ حسب ذیل ہے۔

"بچے ایسے خوش ہیں جیسے کہ بڑے خوش رہتے ہیں اور میں نے سُنا ہے کہ شاہزادہ ولیعہد و شاہزادہ الفرڈ جو میری نگرانی میں رہتے ہیں بعد برخاست مدرسہ کے خوشی کے جوش میں بلند آواز سے گایا کرتے ہیں"

یہ حال اُس وقت کا ہے کہ جب مسٹر برچ[2] کو آئے ہوئے دو برس ہو چکے تھے (یہ مسٹر برچ[3] وہی صاحب ہیں جن کی بابت نواب والدہ صاحب نے لکھا تھا کہ جو خوشرو و خوش سیرت یعنی خلیق نوجوان آدمی ہیں) اور جن کا تقرر اس غرض سے ہوا تھا کہ شاہزادہ صاحب کو دنیا کی تکالیف و مصائب کو برداشت کرنے کی تعلیم دیویں — لیڈی لٹلٹن[4] کا تعلق اس غرض سے قائم رہا کہ اُن کے ذریعہ سے تعلیم اُس نرم دلی کی ہو جو عورات کا قدرتی خاصہ ہے۔

شاہزادہ ولیعہد صاحب اپنے اتالیق سے بہت ناخوش ہو گئے مگر ۱۸۵۱ء میں مسٹر برچ[5] نے شاہزادہ صاحب کی تعلیم سے نہایت رنج و افسوس کے ساتھ کنارہ کشی اختیار کی۔ وجہ مستعفی ہونے کی یہ ہوئی کہ شاہزادہ صاحب کو اصول مذہبی کی بہ صورت سوال و جواب تعلیم دینے کے معاملہ میں درمیان نواب

---

[1] Viscounters Canning [2] [3] [5] Mr. Birch

[4] Lady Lyttelton

دولہ صاحب و دور اندیش اتالیق کی رائے کا اختلاف ہوا۔

اس واقعہ کا حال وائی کاونٹ کیننگ[1] کی بی بی صاحبہ نے اس طور پہ لکھا ہے

"یوم گذشتہ کو مسٹر برچ[2] رخصت ہوگئے اُن کے جانے سے شاہزادہ ولیعہد صاحب کو نہایت رنج ہوا جنھوں نے اس تین ہفتہ کے زمانہ مین جب سے اُن کے جانے کا حال معلوم ہوا اظہار اپنے غم و رنج کا مختلف طریقون سے کیا ہے"

شاہزادہ صاحب بہت محبت کرنے والے اور پیارے صاحبزادہ ہین اور اُن کی چٹھیان و تحائف جو مسٹر برچ[3] کو اپنے تکیہ پر ملتے تھے نہایت درد انگیز ہوتے تھے۔

بعد مسٹر برچ[4] کے مسٹر الف ڈبلو گبس[5] جانشین منصب اتالیق ہوئے اور شاہزادہ صاحب کا محبت خیز دل نہایت جلد اُن کی طرف مائل ہوگیا۔

اسی زمانہ مین یہ بات واقع ہوئی کہ بہ لحاظ حفظ ما تقدم ملکہ معظمہ نے اپنے وفادار ممبران ہاوس آف کامنس[6] سے یہ سفارش کی کہ جب ولیعہد کی عمر اٹھارہ سال کی ہوجاوے تو محل مارلبرا ہاوس[7] اُنکو دیدیا جاوے۔

اسی وجہ سے جان لیچ[8] نے اپنے اخبار مین ایک تصویر چھاپی جس مین دکھلایا کہ شاہزادہ ولیعہد صاحب ایک شہ زور گھوڑے پر سوار ہین اور شیر انگلستان جو معرکہ شاہی اُنکے خاندان باوقار کا ہے اُن کے ہاتھ مین ہے۔

---

[1] Viscountess Canning [2] [3] [4] Mr. Birch

[5] Mr. F. W. Gibbs [6] House of Commons

[7] Marlborough House [8] John Leech

شیر انگلستان نے کہا۔ ان کو محل[۱] مارلبرا ہاؤس و چند اصطبلون کی ضرورت ہے مین خیال کرتا ہون کہ اس کے بعد آپکو ضرورت ہوگی قلعہ کشا کنجی کی۔

یہ نہایت نمایان مگر نہایت ہی خوشگوار مذاق تھا اور اس لطیف مذاق کی وجہ سے لوگون کو اسقدر زور و شور کے ساتھ ہنسی آئی کہ اس ہنسی کے جوش مین کسی کے کانون مین آواز اس بیہودہ نزاع لفظی کی نہ پڑی جو ایوان مذکور کی تجویز کی بابت پیدا ہوگئی۔ ان ایام مین ہاؤس[۲] آف کامنس مین ادنی طبقہ کے اہل انگلینڈ بکثرت داخل تھے ان مین سے مسٹر ہوم[۳] نے اس تجویز پر سخت حملہ کیا۔ مگر اس نزاع لفظی کا حال شاہزادہ کو کچھ بھی معلوم نہ تھا۔

اس زمانہ مین شاہزادہ صاحب ہمیشہ اپنے پدر کے سایۂ عاطفت مین رہتے تھے اور زیر نگرانی ان کے وہ ایسے کامون مین مصروف رہتے تھے جن کو اگر طالب العلمانہ تقاریب کے لقب سے موسوم کیا جاوے تو غلط نہوگا۔

ایک روز وہ سینٹ[۴] جانس وڈ محلہ مین سر ایڈون[۵] لینڈسیر کے تصویرخانہ مین تشریف فرما ہوے اور اسی روز شام کو شاہزادہ ولیعہد صاحب بارادل ناٹک کا تماشہ دیکھنے کے لیے تشریف لے گئے۔

ایک ماہ کے بعد افتتاح نمائش عظمہ کا وقت و موقع آیا۔ اس کی بابت ملکہ وکٹوریہ نے حسب ذیل لکھا ہے۔

"چند لمحون کے بعد ہم لوگ روانہ ہوئے۔ البرٹ[۶] میرے آگے آگے چلے

---

۱ Marlborough House ۲ House of Commons ۳ Mr. Hume

۴ St. John's Wood ۵ Sir Edwin Landseer ۶ Albert

وکی[1] انکا ہاتھ پکڑے تھا اور برٹی[2] میرا ہاتھ تھامے تھا جب ہم لوگ درمیان مین پہونچے جہان زینہ بنا تھا اور کرسی زرنگار میرے لیے رکھی ہوئی تھی جس کے سامنے خوبصورت بلورین فوارہ چل رہا تھا تو تماشہ دلفریب وسحر تمثال تھا۔ اُس منظر کی وسعت وشان کا دل پر اثر پڑتا تھا۔ بہت لوگون نے اب تک مجھ سے بیان کیا ہے کہ اُس منظر دلستان سے دل مین وہ خالص خیالات خداشناسی کے پیدا ہوتے تھے جو کسی دعا وعبادت سے پیدا نہین ہو سکتے۔ میرے منھ سے تو یہ دعا نکلی "خدا قائم رکھے میرے پیارے البرٹ[3] کو۔ خدا برکت دے میرے عزیز ملک کو خدا آج کے روز ایسا شاندار دکھائی دیتا ہے۔ حمد وثنا جاری تھی واسطے اُس قادر مطلق کے جس کا سایہ سب پر چھایا ہوا تھا اور جس نے سب کو برکت عطا کی تھی"

اُسی سال شاہزادے کی اول اُستانی یعنی لیڈی لٹلٹن[4] فوت ہوئین۔

جو صدمہ شاہزادہ ولیعہد صاحب کو اس واقعہ سے ہوا اُس کا حال خود لیڈی موصوفہ نے اس طرح پر لکھا ہے۔

{شام کو آخر بار میری طلبی ملکہ معظمہ کے خاص کمرہ مین ہوئی کہ مجھ کو شرف حضوری عطا ہو۔ اس افتخار سے مین مغلوب الاثر ہو گئی حتے کہ مین نہ گفتگو کر سکتی تھی۔ اور نہ کچھ سن سکتی تھی مجھ کو یاد ہے کہ شاہزادہ کے منھ پر ہوائیان اُڑتی تھین اور ان کے والدین نے میری کچھ تعریف کی اور کچھ شکریہ ادا کیا مگر یہ سب مجھکو صرف بطور خواب وخیال کے یاد رہ گیا۔ پہلے مین ایک زینہ پر جا کر باواز بلند روئی تب آگے بڑھ سکی۔

---

[1] Vicky [2] Bartie [3] Albert [4] Lady Lyttelton

اس کے بعد ہی ایک واقعہ ایسا پیش آیا جس سے ثابت ہوا کہ عواطف و مراعات خسروانہ
کا مادہ شاہزادہ صاحب میں موجود ہے اور یہ صفت مدت العمر اُن کی
ذات ستودہ صفات میں پائی گئی۔ خود اپنی مرضی سے شاہزادہ نے ایک گھڑی
طلائی خریدی اور انسپکٹر او برائن[1] کو جو لندن پولس کے ایک افسر تھے بطور
انعام عطا فرمائی اس صلہ میں کہ جب شاہزادہ صاحب نمائش میں تشریف
لاتے تھے۔ انسپکٹر مذکور نہایت توجہ و خلوص کے ساتھ نمائش کا معاینہ
کرا دیتے تھے۔

اب خانگی طور پر ناٹک تماشہ کرنے کا شوق شاہزادہ صاحب کو پیدا ہو گیا
ایوان بکنگھم[2] میں خاندان شاہی کے سامنے شاہزادہ صاحب اور اُن کے
بھائی بہنوں نے ریسنی[3] کی کتاب اتھالیہ سے بہت سے تماشہ دکھائے کس نے
کون پارٹ لیا۔ اس موقع پر قابل بیان ہے۔

ابنیر[4]۔ ولیعہد بہادر (جن کی عمر گیارہ سال کی تھی)
اتھالی[5]۔ شاہزادی کلان (عمری بارہ سال)
جوسابتھ[6]۔ اچ[7] سیمور (عمری دس سال)
جواڈ[8]۔ پرنس الیس[9] (عمری دس سال)
لوایٹ[10]۔ سی فپس[11] (عمری نو سال)

۱ Inspector O'Brien ۲ Buckingham ۳ Rancine
۴ Abner ۵ Athalie ۶ Josabeth ۷ H. Seymour ۸ Joad
۹ Princes Alice ۱۰ Levite ۱۱ C. Phipps

ذکریا[1] ۔ شاہزادی لوئس[2] (عمری پانچ[3] سال)

جوالس[4] ۔ شاہزادہ الفرڈ[5] (عمری آٹھ سال)

اگر[6] ۔ شاہزادی ہلینا[7] (عمری سات سال)

اسکے بعد تماشہ ڈائی ٹفل برنن[8] کا ہوا اور اسمین نونہالان چمن سلطانی نے حسب ذیل صورتون مین جلوہ نمائی کی ۔

میکس[9] ۔ شاہزادہ ولیعہد صاحب ۔

لوئس ۔ شاہزادی صاحبہ کلان ۔

انیٹی[10] ۔ شاہزادی ایلس[11] ۔

البرٹ[12] ۔ شاہزادی الفرڈ ۔

کونرڈ[13] ۔ شاہزادی ہلینا[14] ۔

منا[15] ۔ شاہزادی لوئس[16]

بعد اسکے اور تماشہ تواتر اور تواردکے ساتھ ہونے لگے ۱۸۵۵ع مین شاہزادہ ولیعہد صاحب نے پہلا دورہ دیگر ملکون کا کیا جب کہ ہمراہی ملکہ معظمہ و نواب وولہ صاحب کے وہ واسطے ملاقات بادشاہ و بادشاہ بیگم ملک فرانس[17] کے شہر پیرس[18] کو تشریف لیگئے اور یہ امر قابل ذکر ہے ۔ کہ اس موقع پر اخبار پنچ نے ایک تصویر نکالی اور یہ چمکتا ہوا فقرہ لکھا ۔ "ہم خرمہ وہم ثواب"۔

---

[1] Zacharia [2-9-16] Louise [3] Joas [4] Alfred [5] Agar

[7-14] Helena [8] Tafel Birnen [9] Die Max [10] Annette

[11] Alice [12] Albert [13] Conrod [15] Minna

[17] France [18] Paris

اُس وقت تو سمجھ مین نہین آیا کہ اس فقرہ کے کچھ معنی ہین لیکن بعد کے تجربہ سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچ گئی کہ یہ فقرہ الہامیہ تھا - یہ بات مئی سنہ ۱۸۵۵ء عیسوی مین ہوئی کہ شاہزادہ صاحب نے بار اول دنیا پر ظاہر کیا کہ اُن کو شوق مصوری کا ہے - یہ وہ فن لطیف ہے جسمین زیادہ ضرورت مادہ ایجادی کی اور کم گنجایش مادہ نکتہ چینی کی ہے - غربا کی امداد کے لیے ایک مینا بازار قائم کی گئی جسمین شاہزادہ صاحب اور اُن کے معزز بھائی اور بہنون نے بہت سی تصویرین بھیجین - اخبار السٹرٹیڈ لنڈن نیوز[ف۱] نے جو کبھی خوشامد کے الزام مین بدنام نہین ہوا حسب ذیل مضمون اُن تصاویر کی نسبت شائع کیا -

"نکتہ سنج اور صاحبان فہم و خرد سے پوشیدہ نہین ہے کہ یہ تصویرین شہادت دیتی ہین قوت دماغی و قابلیت کی - ثابت ہوتا ہے کہ مصور کو اس فن لطیف کا شوق ہے جو شوق ترقی پذیر ہے - اُن تصویرون پر نظر ڈالنے سے خیال شجاعت پیدا ہوتا ہے جس کو دیکھکر سر فلپ سڈنی[ف۲] و لارڈ ہربرٹ آف چربری[ف۳] کے خون مین حرارت پیدا ہو سکتی ہے -

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جب وہ تصویرین قطعی طور پر فروخت ہو چکین تو بڑی شاہزادی صاحبہ کے دست مبارک کی کھینچی ہوئی تصویر کی قیمت دو سو پچاس گنّی آئی اور شاہزادہ ولیعہد صاحب کی تصویر کے دام پچپن گنی آئی -

دو اور خوش گوار سال کام اور کھیل کے آئے اور گئے - پھر سنہ ۱۸۵۷ء مین

ف۱ Illustrated London News. ف۲ Sir Philip Sydney

ف۳ Lord Herbert of Cherbury ف۴ ف۵ guinea

شاہزادہ صاحب چند روز کے لیے بمقام کنگسونٹر[۵۱] رائن بھیجے گئے۔

وہان سے معاودت کر کے شانزدہ سالہ شاہزادہ صاحب باراول شکارگاہ مین بھیجے گئے جہان اُنھون نے سات جانور اپنی خاص بندوق سے شکار کر کے ثابت کیا کہ بندوق چلانے مین بھی وہ شہرت حاصل کرین گے۔

کچھ روز کے بعد وہ سیر کے لیے بمقام کلارنی[۵۲] گئے اور وہان سے واپس آنے پر اُن کو ایوان وہائٹ لاج رچمانڈ[۵۳] اور کچھ تھوڑی زمین بقدر ضرورت دی گئی۔ ایوان وہائٹ لاج[۵۴] نواب دولہ صاحب کی راے سے دیا گیا تاکہ دنیا سے الگ رہ کر شاہزادہ صاحب پورا وقت مطالعہ کتب و طیاری امتحان فوجی مین صرف کرین۔

اسی زمانہ مین ملکہ معظمہ نے شاہزادہ صاحب کو ایک خط لکھا جو مملو تھا اُن عاقلانہ نصائح سے جو مادرِ مشفقہ و تسکینی تھین۔

حضور ملکہ معظمہ نے ارادے کے ساتھ پورے طور پر تسلیم کیا کہ اب وہ وقت نہین رہا کہ اُن پر بار والدین کے دباؤ کا قائم رکھا جاوے مگر التجا کی کہ شاہزادہ صاحب کو شایان ہے کہ ہر وقت مشورہ و مدد کے لیے اُن کے پاس آوین۔ لکھا ہے کہ اس نامہ شفقت مالوف سے شاہزادہ صاحب کی دل پر ایسا اثر پڑا کہ وہ آبدیدہ ہو گئے۔

اپنے ایوان وہائٹ لاج مین چارلس کنگسلی[۵۵] سے اکثر زمانہ حال کے علم سیر پر

۵۳ Richmond White Lodge ۵۲ Killarney ۵۱ Königswinter on Rhine

۵۵ Charles Kingsley ۵۴ White Lodge

شاہزادہ صاحب کو لکھ دیے -

جب اٹھارہوان سال عمر کا اختتام کو پہونچا تو شاہزادہ صاحب کو قانون بلوغ حاصل ہوا اور اُن کو فوج مین کرنیلی کا رنیک[۱] اور تمغہ گارٹر[۲] عطا ہوا -

جب شاہزادہ صاحب نے اپنی رائل کناڈین رجمنٹ[۳] کو بمقام شارن کلف[۴] نشان عطا فرمایا اُس وقت پہلا اسپیچ کہا جو قابل وقعت شمار کیا جاسکتا ہے بیان کا طریقہ اگر اعلی پیرایہ کا نہ تھا تو اچھا تو ضرور تھا مگر جب اُنکو تعلیم دی گئی تھی تو خیال اس بات کا بھی رکھا گیا تھا کہ مواقع اسپیچ کہنے کے شاہزادہ صاحب کو پیش آوین گے - مشہور و معروف ناٹک کا کھیل کرنے والے مسٹر جارج بارٹلی[۵] تعینات کیے گئے تھے کہ شاہزادہ صاحب کو فن خوش بیانی کی تعلیم دیوین

اس واقعہ کے تھوڑے ہی زمانہ کے اندر شاہزادہ صاحب نے اپنا پہلا دورہ براعظم یورپ کا شروع کیا - یہ سفر شاہزادہ صاحب نے بہ تبدیل لقب کیا یعنی ملک انگلستان کے ولیعہد کی حیثیت سے تشریف نہین لے گئے شاہزادہ صاحب بلقب بیرن رینفریو[۶] سے بلجیم[۷] کو اور وہان سے میونچ[۸] روم[۹] کو گئے - وہان کئی ماہ قیام کرکے فن مصوری اور زبان اٹالین[۱۰] کا درس لیا - وہان پوپ[۱۱] سے شرف ملازمت حاصل کیا اور بہت سے نامی گرامی صاحبان کو اپنا مہمان بنایا - مہمانون مین سر فریڈرک لیٹن[۱۲] وموٹلی[۱۳] مشہور مورخ ورابرٹ براوننگ[۱۴] بھی

---

۱ Rank ۲ Garter ۳ Royal Canadian Regiment ۴ Shorncliffe

۵ Mr. George Bartley ۶ Baron Renfrew ۷ Belgium ۸ Munich

۹ Rome ۱۰ Italian ۱۱ Pope ۱۲ Sir Frederick Leighton ۱۳ Motley

۱۴ Robert Browning

شامل تھے۔

شاہزادہ صاحب کی بابت رابرٹ[ف۱] براؤننگ نے کہا کہ لڑکا حلیم الطبع اور خوش کردار ہے۔

اب درمیان آسٹریا[ف۲] و اطالیہ[ف۳] کے اعلان جنگ ہوا اور شاہزادہ صاحب جبرالٹر[ف۴] و لسبن[ف۵] ہوتے ہوئے تھوڑی دیر کے لیے اندلوسیہ[ف۶] میں قیام پذیر ہوئے۔ پھر بعد چھ ماہ کے مفارقت کی شاہزادہ صاحب بمقام ایوان بکنگھم[ف۷] اپنی والدین سے ملے اور اُن کے بعد دار العلوم اڈنبرا[ف۸] کو چلے گئے۔

یہاں اُن کو کامل تعلیم تجارتی معاملات کی دی گئی یعنی اُن کو تعلیم تجارت لوہے اور تانبے کی اور کان سے کوئلہ نکالنے اور گھاس بنانے کی دی گئی اور شاہزادہ صاحب نے اپنا بہت وقت کارخانہ جات و دکانوں کے ملاحظہ میں صرف کیا اور جملہ امور میں پوری دستگاہ حاصل کی۔

بمقام اڈنبرا[ف۹] ایسا موقع پیش آگیا کہ شاہزادہ صاحب نے کافہ انام پر ثابت کر دیا کہ اُن کے مذہبی عقائد مستحکم ہیں اور وہ دل کے بھی شیر ہیں۔ یہ معاملہ اس طور پر ہوا کہ پروفیسر[ف۱۰] پلیفیر جن کا لقب بعد کو لارڈ[ف۱۱] پلیفیر ہو گیا لکچر سنا رہے تھے۔ پروفیسر[ف۱۲] صاحب سامعین کے ذہن نشین کر رہے تھے کہ اگر کوئی آدمی اپنا برہنہ ہاتھ پگھلتے ہوئے سیسے کے اندر ڈالے تو ہاتھ اُس کا نہ جلے گا۔ لکچر کو سنکر

Lisbon ف۵ Jibralter ف۴ Italy ف۳ Austria ف۲ Robert Browning ف۱

Edinborough ف۹ ف۸ Buckingham ف۷ Andalusia ف۶

Professor ف۱۲ Lord Playfair ف۱۱ Professor Playfair ف۱۰

شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ اگر آپکا یہ مطلب ہے کہ مجھکو گزند نہ پہونچے گا تو مین دیگ مین ہاتھ اپنا ڈال دونگا۔ پروفیسر نے جواب دیا کہ حضور کو کوئی تکلیف نہوگی اتنا کہنا تھا کہ شاہزادہ صاحب نے اپنا ہاتھ کہنی تک دیگ مین ڈالدیا۔

اڈنبرا[1] سے شاہزادہ صاحب کرایسٹ چرچ[2] کو بمقام اکسفورڈ[3] چلے گئے وہان جانے کے متعلق کوئی شور و شغب نہین کیا گیا اور نہ یہ اعلان کیا گیا کہ وہ کوئی ڈگری کے حاصل کرنے کے لیے وہان تشریف لے گئے ہین۔ شاہزادہ صاحب کے چار و یا پانچ ہم سن لڑکے منتخب کیے گیے کہ ہمراہ جاوین اور گولڈون اسمتھ[4] اس لیے ہمراہ گئے کہ مکان پر لکچر سنایا کرین۔

جتنے روز شاہزادہ صاحب اکسفورڈ[5] مین قیام پذیر رہے بہت خوش اور تندرست رہے اور تمام قیود و ضوابط سے بری رہے اور وہان سے چلتے وقت اظہار افسوس کا کیا۔

سنہ ۱۸۶۰ء مین کناڈا[6] کو تشریف لے گئے۔ اور وہان جاکر سرکاری خدمات کو انجام دینا شروع کیا۔

---

[5] Oxford [3] Christ Church [2] Edinborough [1]

[6] Canada [4] Goldwin Smith

باب سوم

بادشاہ کا پہلا دورہ

بادشاہ ایڈورڈ کے انتقال پر ملال جان سوز و جگر خراش حادثہ کی یاد ہمارے دل پر نشتر لگا رہی ہے اور جو کاری زخم اُس نشتر سے لگے ہیں ہنوز اُن کا اندمال شروع نہیں ہوا ہے اور اُس جلیل الشان شہنشاہ کی چند روزہ عہد حکومت میں جو نمایان و پایندہ معاملات و واقعات پیش آئے ہین وہ ہماری یاد اور ہماری سمجھ کی آنکھون میں خیرگی پیدا کر رہے ہین پس مگر اس حالت غم و اندوہ مین بھی جب ہم شاہزادہ صاحب کے سفر کناڈا[1] کا جو سنہ ۱۹۰۶ء مین پیش آنا خیال کرتے ہین تو بمصداق اس مثل کے ہو جاتے ہین کہ ہم گویا کشت زعفران مین کھڑے کر دیئے گئے ہین ہنسی کو ضبط نہین کر سکتے باچھین ہین کہ کھلی جاتی ہین

شہزادہ ولیعہد صاحب بہادر انگلستان سے کیا چلے گویا ایک سال خوردہ قوم کی جانب سے ایک نوجوان ایلچی روانہ ہوا۔ وہ ایک جدید قطعہ ارض کی جانب چلے جہان کے باشندون کے دل اسطرح پر ہرے بھرے تھے جیسا کہ وہ ملک سرسبز تھا۔ شاہزادہ صاحب ایسی ممالکت کے سفر مین جو پابند مراسم و رواج و ضوابط قدیمہ کے تھے۔ اور ملک کناڈا[2] مین داخلہ کی وحشت وہان کی رعایا

---

[1] [2] Canada

نے ایسے پر جوش عقیدت و محبت کے ساتھ خیر مقدم کیا کہ کسی شخص کی نگاہ اس بات پر نہ پڑی کہ کسی ضابطہ قدیمہ مین کوئی فروگذاشت تو نہین ہوئی۔

اُس زمانہ کے دفتر کی ورق گردانی کرنے سے ایک عجیب بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہ کہ اُن ایام مین ملک کناڈا[1] مین اس حکومت شخصی سے تمام متنفر تھا اور پابندی اصول سلطنت جمہوری کی ایسی سختی کے ساتھ کیجاتی تھی کہ زمانہ حال مین بھی اُس اصول کا برتاؤ ویسی سختی کے ساتھ کسی حصہ ممالک متحدہ مین نہین ہوتا۔ بایں ہمہ شاہزادہ صاحب کا خیر مقدم اور استقبال ایسی بے تکلفی اور ایسی خصوصیت کے ساتھ ہوا کہ خود شاہزادہ صاحب اپنے اصلی مرتبہ و وقار کا چنداں خیال نہ کرکے بہ نفس نفیس شامل اُس جم غفیر اور مجمع کثیر کے ہوگئے جو اُن کی خیر مقدم کے جوش مین اپنے طور پر شادیانہ خوشی کے بجا رہے تھے اور اپنے جامہ مین پھولے نہ سماتے تھے اور ان تمام باتون مین بوے تصنع کہین پر سے نہ آتی تھی حضور شاہزادہ صاحب گو اپنے اطراف و جوانب کے لوگون کے رنگ مین مل گئے مگر اپنی سلیم الطبعی اور وجاہت شاہانہ کو ہاتھ سے جانے نہ دیا اور یہی جہت ہے اُن کو دیکھ کر ہر شخص کی زبان پر جاری تھا کہ لاریب یہ شخص شاہزادہ ہے؛ یون تو وہ ہر شخص کے ساتھ دوستانہ و بطریق مساویت ملتے اور پیش آتے تھے مگر اُس سادگی مین بھی اپنا برتاؤ ایسا رکھا تھا کہ محسوس تو نہین ہوتا تھا مگر ہر شخص کو ماننا پڑتا تھا نوجوان شاہزادہ بامذاق ہونے کے علاوہ صاحب سطوت و شکوہ ہی اور صاحبزادہ ہے اُس جلیل القدر قوم کا جو قوت و ثروت مین یکتا و

[1] Canada

عدیم المثال ہے۔

یہ اُسی زمانہ مین ہوا کہ شاہزادہ صاحب کو عادت ظرافت کی جس مین نفع کی بو تک نہ آئی تھی اور خصائل ملنساری کے جو مطابق موقع ہوتے تھے اور خوبی ذہانت وسمجھداری کی جس مین کبھی سہو ونسیان کو دخل نہ ہوتا تھا پیدا ہو گئے اور مدت العمر یہ خصائل اُن کی ذات اقدس مین موجود اور نمایان رہے۔ یہی بات تو تھی کہ جس کی وجہ سے ہمارے شاہزادہ نے ملک کناڈا[1] اور اُن پر کیا موقوف تھا تمام ممالک متحدہ کے تمام لوگون کو حلقہ بگوش ومطیع ومنقاد بنا لیا تھا۔ انھین ممالک مین ہمارے بادشاہ کو بہت بڑا سبق حاصل ہوا کہ تمام دنیا کے لوگون مین مادہ نہایت کا موجود ہے۔

گو سفر امریکہ رنگ رلیون مین بسر ہوا اگرچہ جن وجوہ سے اُس سفر کی صعوبت اختیار کی گئی تھی وہ بہت اہم وضروری تھی۔ جب کریمیا[2] کے میدان مین بازار جدال وقتال کا گرم تھا اور آتش کُشت وخون برافروختہ تھی اہل کناڈا کے دلون مین حمیت قومی جوش زن ہوئی اور اُس نازک وقت مین اُنھون نے ایک پیادہ فوج بھرتی کرکے اُن کو سامان جنگ سے آراستہ کر دیا کہ ہماری امداد کرے اور روسیون سے مقابلہ کرے اس جنگ کی کامیابی کی خوشی سے ازخود رفتہ ہو کر اور جام خیرخواہی نوش کر لینے سے مزہ مین آکر اہل کناڈا نے گذارش کیا کہ اپنی خدمات کا صلہ وہ یہ چاہتے ہین کہ علیاحضرت ملکہ معظمہ بہ نفس نفیس کلبہ احزان کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے رشک وہ آرم بنا دین۔ مگر مصلحت سے بعید معلوم ہوا کہ علیاحضرت اس سفر کی صعوبت کو

---

[1] Canada [2] Crimia

برداشت فرماوین۔

چونکہ وفور عقیدت کا جوش صاحبان کناڈا[۵۲] کے قلوب مین موج زن تھا اُنھون نے عرض کیا کہ اگر بنفس نفیس قدم رنجہ فرمانا باعث کلفت غاشیہ نشینان بساط حجم جاہی متصور ہو تو کوئی سفیر صاحب جاہ و منزلت تجویز کیا جاوے جس کے زیارت سے ہماری آنکھون کو نور اور دل کو سرور حاصل ہو۔

علیاحضرت نے تجویز فرمایا کہ شاہزادہ البرٹ[۵۳] ایڈورڈ[۵۴] ولیعہد بہادر منصب سفارت قبول کر کے عازم کناڈا ہون۔

صاحبزادہ بلند اقبال ایک چھوٹے سے جہاز پر جس کا نام ہیرو[۵۵] تھا سوار ہو کر روانہ ہوئے۔ غور تو فرمایئے کہ وہ عالیجاہ جو مالک ہو بافراط آہن پوش جنگی جہازون کا بحر اطلانتک[۵۶] کا عبور ایک چھوٹے سے جہاز پر سوار ہو کر کرے۔ جہاز ہیرو[۵۵] کی ہمراہی مین جہاز ایریاڈن[۵۷] تھا اور شاہزادہ صاحب نے بتاریخ ۲۴ جولائی سنہ ۱۸۶۰ء بمقام سنیٹ جان[۵۸] دار السلطنت ملک نیو فاونڈلینڈ[۵۹] نزول اجلال فرمایا۔

جہاز سے اترنے کے ساتھ ہی شاہزادہ صاحب کو معلوم ہوا کہ کارہائے منصبی و سرکاری کی انجام دہی ایک چکی ہے جو ایک مرتبہ جنبش مین آ کر ٹھہرتا ہے۔ نہین جانتے۔ پہلے تو گورنمنٹ ہاوس[۶۰] مین خیر مقدم کا دربار منعقد ہوا جس مین افراط

[۵۲] Canada [۵۳] Albert [۵۴] Edward [۵۵] Hero

[۵۶] Atlantic [۵۷] Ariadne [۵۸] St. John

[۵۹] Newfoundland [۶۰] Government House

کے ساتھ مطول و مذہب ایڈرس[1] پیش کئے گئے۔ رات کے وقت ناچ کا جلسہ ہوا باوجود اس امر کے کہ شاہزادہ صاحب تھک چکے تھے وہ سولہ مرتبہ ناچ مین شریک ہوئے اور نہ صرف عہدہ داران سرکاری کے خواتین کے ساتھ بلکہ معمولی ماہی گیرون کی بی بیون اور لڑکیون کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر زینت بخش محفل عیش و سرور ہوے اور اسی طرح پر ہر شخص کے دل مین اپنی جگہ کر لی۔

اُسوقت امریکہ کی جملہ نوآبادیون کے مدبران کے ذہن نشین ہو رہا تھا کہ تاج و تخت کا حوادث و انقلابات سے مامون ہونا اُن کے حق مین بجد ے مفید ہے اور اس خیال کے جوش مین آکر وہان کے لوگ شاہزادہ صاحب کی مدح و ثنا مین ہر جانب سے نغمہ سنجی کرنے لگے۔

مگر وہ لوگ جو مدح سرائی کرتے تھے وہ اُن کے دلون مین پیدا ہو کر مُنھ سے نکل پڑتے تھے اور اس مقولہ کے ثبوت مین شہر سینٹ[2] جان کی آرک ڈیکن[3] کی بی بی کا قول ذیل مین نقل کیا جاتا ہے۔ اُس خاتون نے لکھا۔

شاہزادہ کی صورت دلفریب ہے اور اُس نوجوان کا شاہانہ برتاؤ انداز ایسا ہے جس نے سب لوگون کے دلون کو والا و شیدا بنا لیا ہے اور اب جوش عقیدت کا یہ حال ہے کہ ذکور و اناث مین کوئی ایسا نہین ہے جو شاہزادہ صاحب کا ذکر کرے اور اُس کی آنکھون سے خوشی کے آنسو نہ جاری ہون۔ دیہات کے رہنے والے ماہی گیرون اور اُن کی عورتون کا عشق تو حالت جنون تک پہونچ گیا ہے اور وہ لوگ جو مدح سرائی شاہزادے صاحب کی کرتے ہین اُس سے

---

۱ Address ۲ St. John ۳ Archdeacan

ملک گونج اُٹھا ہے - وفور محبت کے جوش میں وہ ایک نعرہ بلند کرتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں -

خدا اُن کے حسن کو برکت دیوے اور اُن کو نیک بادشاہ بیگم عطا کرے -

زمانہ قیام نیوفاونڈلینڈ[ف۱] میں اُس نوآبادی کے باشندون نے شاہزادہ صاحب کو ایک نفیس اور خوبصورت کتا بطور تحفہ کے دیا اور شاہزادہ صاحب کو موقع ملگیا کہ وہ اپنی خداداد قابلیت اور سمجھ کا ثبوت دیوین - لازم آگیا کہ اُس کُتے کا نام رکھا جاوے پر شاہزادہ صاحب نے ہمراہیان و حاضرین خدمت سے ارشاد فرمایا کہ اپنی اپنی سمجھ کے موجب کُتے کے لیے نام تجویز کرین - لوگون نے مجوزہ نامون کی ایک فہرست بنا کر پیش کی مگر کوئی نام شاہزادہ صاحب کی منشا اور مرضی کے مطابق نہ ٹھہرا - اُس وقت جہازون کے بیڑہ کے افسر نے گذارش کی کہ خود حضور ہی کوئی نام تجویز فرماوین - شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ اس کُتے کا نام کیبٹ[ف۲] رکھنا مناسب معلوم ہوتا ہے - کیا نفیس نام شاہزادہ صاحب کے ذہن مبارک مین آیا - نام بھی ہوگیا اور عزت افزائی سباسٹن کیبٹ[ف۳] متوفی کے نام کی بھی ہوئی جنھون نے امریکہ کی سب سے قدیم نوآبادی کو دریافت کیا تھا -

جب سواری شاہزادہ صاحب کی رونق افروز مانٹریل[ف۴] ہوئی پھر سلسلہ ضابطہ کے دربارون اور جلسون کا چھڑ گیا اور ہر دربار یا جلسہ کی کلفت اور محنت برداشت کرنے کے بعد شاہزادہ صاحب خندان و فرحان بعد ختم جلسہ دوسرے دربار مین تشریف فرما ہوتے تھے -

ف۱ Newfoundland ف۲ Cabot ف۳ Sebastian Cabot ف۴ Montriacal

شاہزادہ صاحب نے ایک مقامی نمایش اور ایک پل کا افتتاح فرمایا۔ فوج مجتمع کا جائزہ لیا۔ کچھ کھیل و تماشے وہاں کے سکنائے کے ملاحظہ فرمائے اور بوفور اخلاق تمام رات نہایت خوشی سے جلسہ رقص و سرود میں شریک رہے اور جب کوئی دھن بینڈ[۱] باجہ کی پسند خاطر عاطر ہوتی تھی تو براہ لطف و کرم بینڈ سے ہم آہنگ ہو کر حضار جلسہ کو مرہون منت فرماتے تھے۔

یہ واقعہ بدرجہ کمال بوالعجب ہے کہ شاہزادہ صاحب کو کوئی لگاؤ جنگ ٹرافلگر[۲] سے پیدا ہو مگر حسن اتفاق سے وہ صورت پیش ہی آگئی۔ شاہزادہ صاحب کی ہمراہی میں زیر آب چلنے والے جہازوں اور بلا تار کے برقی خبر دینے کا افسر اعلیٰ تھا اُس کو کناڈا[۳] میں ایک ایسا آدمی ملگیا جس نے بہ ماتحتی امیرالبحر نلسن[۴] صاحب کی خدمات کو انجام دیا تھا۔ یہ شخص نہایت فلاکت زدہ ہوگیا تھا۔

فوجی حکام کے اجلاس سے بعد کورٹ مارشل[۵] اُس کا درجہ شکست ہوچکا تھا شاہزادہ صاحب نے اُس کی سفارش کی اور وہ پھر اپنی قدیم جگہ پر بحال ہوگیا۔

گورنمنٹ کناڈا کیطرف سے انتظام کیا گیا کہ شاہزادہ صاحب مشہور و معروف آبشار نیاگرہ[۶] کو ملاحظہ فرمادیں۔ اُس موقع پر وہ نامی شخص شہزادہ صاحب کو مل گیا جس کا نام بلانڈن[۷] تھا۔ اس شخص نے اپنے جسم اور اپنے وزن کو اپنے قابو میں رکھنے کی مشق یہانتک بہم پہونچائی تھی کہ ایک تنی ہوئی رسی پر گذر کر آبشار سے عبور کر جاتا تھا۔

[۱] Band [۲] Trafolgar [۳] Canada [۴] Nelson

[۵] Court Martialled [۶] Niagara [۷] Blondin

شاہزادہ صاحب اُس کے کرتب کو ملاحظہ فرماتے تھے اور ساکت و صامت ایستادہ رہے یہان تک کہ بلانڈن[۵۱] رسی کو طے کرکے دوسری جانب پہونچ گیا اُس وقت شاہزادہ صاحب نے ایک آہ سرد کھینچکر فرمایا - اللہ کا شکر ہے کہ اس بیچارے کی مہم طے ہوئی -

بلانڈن[۵۲] نے جس کے ہوش و حواس ہمیشہ بجا رہتے تھے اور کبھی اُس کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے حاضر ہوکر مجرا و سلام عرض کیا اور گذارش کیا کہ اُس کی تمنا یہ ہے کہ بہ نظر عزت افزائی حضور شاہزادہ صاحب اُس کے پیٹھ پر سوار ہون اور وہ رسی کو طے کرے -

شاہزادہ صاحب جب تک کناڈا[۵۳] مین تشریف فرما رہے اور حضور نے جو کام اُس ملک مین انجام دیئے یا وہان جو کچھ زبان مبارک سے ارشاد فرمایا اُس کی جانب پوری برّ اعظم امریکہ کی آنکھین و کان نگران و مخاطب رہے - یہ حالات اُس وقت سے پچاس برس قبل کے ہین جب تک اعلان خودمختاری کو تھوڑا ہی زمانہ گذرا تھا تاہم اُس برّ اعظم کے ہر خطہ سے انواع و اقسام طریقون سے اشارہ کیے گئے کہ شاہزادہ صاحب قدم رنجہ فرماکر اُن کی عزت افزائی کرین -

مسٹر بوکانن[۵۴] نے جو اُس وقت ممالک متحدہ کے پریسیڈنٹ[۵۵] تھے بہ کمال عجلت ایک عریضہ بصیغۂ اشد ضروری خدمت مین حضور ملکہ معظمہ کے ارسال کیا جس مین عرض کیا تھا کہ فرمانبردار رعایا کی آنکھین مشتاق ہین کہ حضور ولیعہد صاحب بہادر کی زیارت کرین اگر حضور ممدوح زحمت سفر گوارہ فرماکر رونق افزاے شہر

---

۵۱ ۵۲ Blondin ۵۳ Canada ۵۴ Mr. Buchanan

۵۵ President

واشنگٹن[۱] ہون تو تمام حلقہ بگوشان ہم آہنگ ہوکر ترانہ سنج ہوجادین کہ ۔

"دگر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی"

بعد مشورہ کے اہالیان امریکہ کو باضابطہ اطلاع دی گئی کہ سلطنت انگلستان نہایت قدر کے ساتھ اُس مخلصانہ برتاؤ کو دیکھ رہی ہے جس کا اظہار جدید خود مختار سلطنت اپنے قدیم ملک کی جانب کر رہی ہے ۔مگر صاف و واضح الفاظ مین لکھ دیا گیا کہ اگر ولیعہد انگلستان ممالک متحدہ کی سیر کرین گے تو وہ ایسا فعل شاہزادہ ولیعہد کی حیثیت سے نہین بلکہ معمولی سیاح کی حیثیت سے کرین گے ۔

ایسے امتیاز کا پیش نظر رکھنا نہایت ضروری تھا اور یہ بات خود شاہزادہ صاحب پر منکشف اور عیان تھی ۔خود شاہزادہ صاحب کی نگاہ ہر وقت اس امتیاز پر رہتی تھی اور جب حضور بمقام ہملٹن[۲] باشندگان کناڈا[۳] سے رخصت ہونے لگے تو زبان مبارک سے حسب مندرجہ ذیل ارشاد فرمایا ۔

"آج کے روز میرے وہ فرائض ختم ہوئے جو بطور سفیر حضور ملکہ معظمہ میرے ذمہ عائد تھے لیکن اپنے خانگی حیثیت سے میرا ارادہ ہے کہ قبل از معاودت بجانب وطن مین اوس ملک کی سیر کرون جہان کے لوگ ہمارے اور آپ ہی کے اجداد کی اولاد سے ہین اور جن کی نمایان ترقی سے ہر شخص کو دلچسپی کے ساتھ تعلق ہے جس کی رگون مین انگلش[۴] نسل کا خون روان ہے ۔

---

[۱] Washington [۲] Hamilton [۳] Canada [۴] English

شاہزادہ صاحب نے بہ لقب بیرن[۵۱] رنفرو سرحد کو طے کیا اور آنزوے بحر اطلانٹک
اُس پار کی نوآبادی کی رعایا نے داخلہ کے ساتھ ہی بہ وفور محبت وعقیدت
تمام سامان عیش ونشاط وتواضع وتکریم کے مہیا کر دیئے[۵۲]
حق تو یہ ہے کہ شاہزادہ صاحب نے جیون ہی شہر ڈیٹروایٹ میں قدم رکھا
رعایا کی حالت جوش اختصاص میں بطور مجنونون کے ہو گئی کثرت چراغان
سے تمام شہر بقعۂ نور ہو گیا اور مجمع کا یہ حال تھا کہ مثل مور وملخ کے لوگ جمع
ہو گئے تھے ایک تیز نظر مبصر نے مذاق کے رنگ میں جو خاصہ اہل امریکہ کی طبائع
کا ہے ایک تیز فقرہ کہا اور وہ یہ تھا - اگر جارج[۵۳] واشنگٹن (جنھون نے بنیاد اس
نوآبادی کی ڈالی تھی -) پھر زندہ ہو جاتے تو لوگ اُن کو دیکھنے کے لیے اس شوق
سے نہ نکلتے جس طرح شاہزادہ صاحب کو دیکھنے کے لیے نکل پڑے ہیں -

یہ ذکر بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ اُس زمانہ میں چکاگو[۵۴] ایک چھوٹا سا موضع
تھا جس میں صحرائیت کی کیفیت پائی جاتی تھی اور مکانات انتظام سے تعمیر ہوئے
تھے بلکہ جس نے جہان چاہا گھر بنا لیا تھا - اُس موضع کو یہ فخر حاصل ہو گیا کہ وہان
حضور شاہزادہ صاحب کی زیارت[۵۵] کے لیے پچاس ہزار آدمی جمع ہو گیا -
لیکن اُس زمانہ میں بھی اہالیان چکاگو کی بابت مشہور تھا کہ وہ اپنے دھن کے پکے ہیں
درحقیقت حضور شاہزادہ صاحب کا خیر مقدم اُنھون نے ایسی سچی محبت اور
جوش وخروش کے ساتھ کیا کہ اُن کی مدارات ومہمان نوازی کا بہت اثر خود حضور

---

۵۱ Baron Renfrew ۵۲ Detroit ۵۳ George Washington

۵۴ ۵۵ Chicago

شاہزادہ صاحب کے دل پر پڑا۔ شاہزادہ صاحب فرط محبت کا اظہار دیکھ کر اس قدر متاثر ہوے کہ ڈیوک آف نیوکیسل[1] نے جو اس سفر کے منتظم تھے طے کیا کہ سفر کو ملتوی کر کے اقامت بمقام سینٹ لوئی[2] کی جاوے اور کسی چھوٹے موضع میں شاہزادہ صاحب خیمہ زن ہو جاوین۔

یہان پر ایک بدنما معاملہ پیش آگیا جس سے حضور شاہزادہ صاحب کے دورے مین قدرے بدنمائی پیدا ہو گئی مگر اتفاق سے ایسا معاملہ صرف ایک ہی دفعہ پیش آیا۔

جب شاہزادہ صاحب معہ ہمراہیان متصل ایک پروسے کے ہو کے پہنچے کہ جہان انگلستان کا ایک شخص آ با دتھا تو اس نے ایک ایک کر کے سب صاحبون کو باستثنا ڈیوک[3] آف نیوکیسل بہ کمال خلوص و تواضع مدعو کیا۔ مگر بآواز بلند کہا کہ ڈیوک مین آپ کو مدعو نہین کرتا۔ مین آپ کی رعیت رہ چکا ہون اور مین نے قسم کھائی ہے کہ اپنی زمین پر آپ کو قدم نہ رکھنے دونگا۔

اس معاملہ کے پیش آنے کے بعد جب سواری ایسے میدان کو طے کر رہی تھی جو ہموار تھا اور جس مین سبز گھاس چمن ہوئی تھی مگر جس پر درخت نہ تھے ایک ایسا دلچسپ واقعہ پیش آگیا جس کو لوگ بمشکل باور کر سکتے ہین۔

تمام دن ہمراہی مصروف شکار رہے پھر لذیذ غذا سے آسودہ ہو کر سب صاحبان کے دل مین آیا کہ ہرٹ نوش فرماوین۔ ہرٹ تو سب صاحبان کے پاس تھے مگر اپنی اپنی جیبون کو خوب دیکھنے سے اُن کو معلوم ہوا کہ بیس[4] آدمیون کے

---

[1] Duke of Newcastle [2] St. Louis [3] Duke

درمیان صرف ایک دیا سلائی موجود ہے۔ چونکہ شاہزادہ صاحب مین مادہ لطیفہ سنجی
کا بہت تھا حضور نے تجویز کیا کہ قرعہ قسمت ڈالا جاوے چٹھی شاہزادہ صاحب
کے نام کی نکلی۔ بہت سے روسا و سپاہیان و مصاحبین شاہزادہ صاحب کے
گرد جمع ہو گئے اور جب حضور نے دیاسلائی کو روشن کرنا چاہا سب نے اپنے اپنے
کوٹون و لبادون سے ایک دیوار سی بلند کر دی۔ بعدہٗ اکثر شاہزادہ صاحب
نے فرمایا کہ وہ وقت کمال ان کے اضطراب و فکر کا تھا۔

مگر دیاسلائی نے مہربانی کی اور شاہزادہ کی ایک دیاسلائی سے ایک کوڑی
چرٹ روشن ہو گئے

درحقیقت شاہزادہ صاحب کے عادات و خصائل ایسے کریمانہ و سادہ
باینہمہ ایسے شاہانہ تھے کہ لوگ یقین کر سکتے ہین کہ ان کی بابت بوکانن[1] صاحب
پریسیڈنٹ نے جو کہا وہ حق بجانب تھا۔

پریسیڈنٹ[2] صاحب نے خود ملکہ وکٹوریہ کو لکھا ۔حال یہ ہے کہ ہمارے
گھرون مین شاہزادہ صاحب نے قلوب کو مسخر کر لیا ہے۔ خود مجھ سے جو گفتگو بلا تکلف
و شعور کے ساتھ کرتے ہین اس سے ثابت ہوتا ہے کہ انھون نے دل رحیم پایا ہے
اور سمجھ ان کی اچھی ہے۔

ان الفاظ پر غور فرمایئے رحیم دل و اچھی سمجھ۔ تو آپ کو معلوم ہوگا کہ
آجتک بادشاہ ایڈورڈ ہفتم کے برتاؤ و چال چلن کا کسی نے اس سے زیادہ مختصر
اور اس سے زیادہ صحیح خلاصہ نہین کیا ہے۔ شہر واشنگٹن[3] مین شاہزادہ صاحب

۱ے President Buchanan ۲ے President ۳ے Washington

کو بیشمار تقریبات سرکاری مین شریک ہونے کا اتفاق پڑا۔ شاہزادہ صاحب وہائیٹ ہاؤس[۱] مین مقیم ہوے جہان کئی مواقع پر لوگون کو اعزاز حضوری بخشا گیا اور کئی دربار لوی کے منعقد ہوئے۔ یہان کے زمانۂ قیام مین ایک روز شاہزادہ صاحب بمقام کوہ ورنن[۲] واسنگٹن کی قبر پر تشریف لے گئے۔

بمقام فلاڈلفیا[۳] شاہزادہ صاحب نے بار اول اڈیلنا پیٹ[۴] کا گانا سنا اور اُس کی خوش گلوئی سے نہایت خوش ہوکر ارشاد فرمایا کہ وہ حضوری مین طلب کی جاوے۔

چونکہ مضمون کو طول ہوا جاتا ہے اس لیے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ سفر کا حال مختصراً حوالہ قلم کیا جاوے۔

بمقام نیویارک[۵] حضور شاہزادے صاحب میور[۶] و کارپوریشن کے مہمان ہوئے۔ چھ ہزار آدمی مشعلین ہاتھ مین لیے ہوئے تھے جس سے منظر نہایت خوش نما ہو گیا تھا۔ شاہزادہ صاحب نے بہ کمال سادگی و بہ کمال بشاشت فرمایا "کیا یہ سب کچھ صرف میرے لیے کیا گیا ہے۔ کیا محض میری خاطر سے یہ سب انتظام ہوا ہے۔ بمقام بوسٹن[۷] شاہزادہ صاحب نے لانگ فیلو[۸]، لیور وینڈل ہومس[۹] و امرسن[۱۰] سے ملاقات کی۔

بتاریخ ۲۰ اکتوبر شاہزادہ صاحب بندرگاہ پورٹلینڈ[۱۱] سے جہاز "ہیرو[۱۲]"

---

[۱] White House [۲] Washington Mount Vernan [۳] Philadelphia
[۴] Adelina Patti [۵] New York [۶] Carporation Mayor
[۷] Boston [۸] Longfellow [۹] Cliver Windel Holmes
[۱۰] Emorson [۱۱] Portland [۱۲] Hero

نامی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے - خواصی مین جہازات "ایڈرڈین" "وہ نایل"
"واسٹیکس" کا ٹھہرا تھا -

۹ر نومبر یوم سالگرہ شاہزادہ صاحب کا تھا - اس روز نواب والدہ صاحب
نے مختصر اندراج روزنامچہ مین حسب مندرجہ ذیل کیا -

آج برٹی کی سالگرہ کا مبارک یوم ہے مگر حسن اتفاق سے وہ گھر سے
باہر ہین اور انکا کوئی خط بھی نہین آیا ہے -

درحقیقت وہ زمانہ کسی قدر اضطراب کا تھا - بحر اطلانٹک مین سمت شمال
مغرب سے پیہم طوفان برپا ہو رہے تھے اور جہاز ہیرو کی سلامتی کی بابت
تردد و خوف پیدا ہوتا تھا - اور جو تاریخ اس کے داخلہ کی مقرر تھی وہ گذر بھی
گئی اور جہاز مذکورہ نہ آیا - پس بہت سے جنگی جہازات جہاز "ہیرو" کی
تلاش مین بھیجے گئے -

بدنجیت خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی جب ۱۵ر نومبر کو بندرگاہ پلی ماؤتھ
سے خبر آئی کہ حضور شاہزادہ صاحب بخیر و عافیت داخل وطن ہوئے -

امریکہ سے واپس آکر حضور شاہزادہ صاحب کیمبرج مین اُن سے سادگی
کے ساتھ جسطرح اکسفورڈ مین گئے تھے داخل ہوئے -

اپنے دست مبارک سے رجسٹر داخلہ مین حسب مندرجہ ذیل لکھا -

Bertie ۴ Styx ۳ Nile ۲ Adriadne ۱

Plymouth ۸ Hero ۷ ۶ Atlantic ۵

Oxford ۱۰ Cambridge ۹

تاریخ داخلہ	۱۸ر جنوری سنہ ۱۸۶۸ء
عہدہ	رئیس۔
نام	البرٹ ایڈورڈ[1] شاہزادہ ولیعہد۔
باپ کا عیسائی نام	البرٹ[2]
جاے سکونت	لنڈن[3]
نام کاونٹی	مڈل سیکس[4]
نام اسکول	اتالیق خانگی
عمر	۹ر نومبر سنہ ۱۸۴۱ء
اتالیق	داخلہ حسب الحکم سینیارٹی[5]
	اتالیق میتھیسن[6]

دار العلوم مین شاہزادہ صاحب اتنی سادگی سے رہے جیسے دیگر طلبہ رہا کرتے ہین خصوصیت صرف اسقدر تھی کہ وہ ہمراہی اپنے گورنر کرنل انریبل رابرٹ بروس[7] کے موضع مڈنگلی[8] مین قیام فرماتے تھے جو کیمبرج[9] سے تین میل کے فاصلہ پہ واقع تھا۔

کرنل بروس[10] نے نہایت سخت نگرانی رکھی تھی اور ایک مرتبہ تو شاہزادہ صاحب

---

[1] Albert Edward Prince of Wales [2] Albert [3] London

[4] Middlesex [5] Seniority [6] Matheson

[7] Governor, Colonel the Hon'ble Robert Bruce

[8] Maddingly [9] Cambridge [10] Colonel Bruce

اُس سختی سے عاجز آگئے - وہ فوراً لنڈن[۱] کی جانب روانہ ہوے اور سمجھے کہ اُنکو کوئی شناخت نہ کریگا - وہ نہایت پریشان ہوگئے جب بمقام پڈنگٹن اسٹیشن ماسٹر[۲] اور دو شاہی ملازمان جو ایوان بکنگھم[۳] سے بھیجے گئے تھے سدراہ ہوے - طالبعلمی کے زمانہ مین وہ صرف ایسے ایک مرتبہ فراری ہوے تھے - جب زمانہ طالبعلمی کا ختم ہوا شاہزادہ صاحب فوراً بمقام کورگ[۴] بھیجے گئے جہاں اُن کو معلوم ہوا کہ سپاہی بننے کے لیے فرض ہے کہ تہذیب درست ہو -

ماہ ستمبر مین شاہزادہ صاحب بمقام رائن[۵] ملک جرمنی کی جنگی قواعد مین شریک ہوے اور شہر ورمس[۶] کی گرجاگھر مین بار اول ڈنمارک[۷] کی شاہزادی الگزنڈرا[۸] سے ملاقی ہوے - دیکھنے کی دیر تھی کہ وہ شاہزادے پر عاشق ہو گئی

[۱] London

[۲] Paddington Station Master

[۳] Buckingham

[۴] Curragh

[۵] Rhine

[۶] Worms

[۷] Denmark

[۸] Alexandra

باب چہارم

بادشاہ کے دل میں مشتعل ہونا آتش عشق کا

ہمیشہ مدبران مملکت جن کے ہاتھوں میں قوت و اقتدار کی میزان ہوتی ہے نہایت خوف زدہ ہوکر نگاہ اُس انسانی فعل و حرکت کی طرف ڈالتے ہیں جس کو اصطلاح میں مبتلائے عشق ہونا بولتے ہیں۔

اُنکے فہم کے بموجب بلکہ بلحاظ حمیت قومی مناسب تو یہی ہے کہ نوجوان سلاطین و شاہزادگان ہرگز ارتکاب اس غلطی کا نکریں کہ مبتلائے عشق ہوں۔

ممکن ہے کہ دو جادو تمثال خوبصورت آنکھوں کی چلت پھرت و یا نافہمی کے ساتھ ہاتھ کو دبا دینا و یا لوگوں کی نگاہ بچا کر احمقانہ طور پر چہرا اُسکے بوسہ لے لینا یا اور کوئی فعل ایسے قبیل کا ایسا سرزد ہو جاوے کہ ذہنی شادی میں مخل ہو جاوے اور مدبران سلطنت کے عاقلانہ انتظام و تدبیر کو بیخ و بن سے بے اثر کر دیوے بلکہ یورپ کے نقشہ کی شکل کچھ سے کچھ کر دیوے۔ اسی وجہ سے اکثر یہ بات واقع ہوجاتی ہے کہ بادشاہوں اور بادشاہ بیگموں اور شاہزادوں اور شاہزادیوں کو ضروریات ملکی کے لحاظ سے مجبور ہوکر اور اپنے کلیجہ پر پتھر رکھکر ایسی شادی منظور کرنا پڑتی ہے جو بالطبع اُن کو پسند و مرغوب نہیں ہوتی۔

حضور نواب دولہ صاحب جو مرد عقیل و انجام بین تھے اس بات سے واقف تھے اور یہ بھی جانتے تھے کہ اُن کے صاحبزادہ فیاض طبع و گرم مزاج ہیں

اسلیئے ممکن ہے کہ مصلحت ملکی مین کوئی عظیم فتور پڑجا ویگا اگر انصرام اس معاملہ کا فکر کے ساتھ نہ کیا جاوے گا۔

اس زمانہ مین ڈنمارک[1] کی چھوٹی سی سلطنت مین ایک نہایت حسین شاہزادی موجود تھی۔ ڈنمارک[1] کی شاہزادی الگزنڈرا[2] کے حسن وجمال کی شہرت پھیل چکی تھی اور اُن کی بابتہ یہ اگلے زمانہ کا مقولہ بھی زبان زد خلائق ہوچکا تھا کہ وہ زیرک و صاحب عصمت وعفت ہین۔ یہ بات اتفاقیہ طور پر واقع نہین ہوئی کہ اس شاہزادی کی تصویر شاہزادہ کو راہ مین پڑی ہوئی ملگئی ہو۔ مگر شاہزادہ نے اُس تصویر کو اُٹھا لیا اور غور کے ساتھ اُس کو دیکھا اور اپنے پاس اُسکو رکھ لیا۔ دوسری مرتبہ پھر تصویر اُن کو پڑی ملی اور پھر اُنھون نے اُس کو اُٹھا لیا۔ جب دوبارہ شاہزادہ صاحب اس تصویر کو بغور دیکھ رہے تھے ممکن ہے کہ حضور ملکہ وکٹوریہ و نواب دولہ صاحب نے انکھین چار کرکے اُس عاقلانہ طور سے تبسم کیا ہو جیسا کہ والدین ایسے موقع پر کیا کرتے ہین۔ اُن دونون کو بخوبی معلوم تھا کہ جس کام کو حکماً کرانا اُن کے لیے واجب نہین ہے اُس کو وہ تدبیر کے ساتھ کرا سکتے ہین۔ اُنھین دونون نے باقتضاے محبت پدرانہ و مادرانہ یہ جال ڈالا تھا تاکہ دو دل گرفتار ہو جاوین اور نتیجہ اُس کا وہ شادی کتخدائی ہووے کہ جس کی وجہ سے دو خاندانون مین رابطہ قرابت قائم ہوکر دنیا مین صلح پھیلانے کا ذریعہ ہو۔

شاہزادہ صاحب جرمن کو تشریف لےگئے۔ اُن کو یہ معلوم نہ تھا کہ انتظام ایسا

[1] Denmark [2] Alexandra

کیا گیا ہے کہ وہان اُنکو وہ شاہزادی ملے جس کے حسن و جمال نے تصویر کے ذریعہ سے اُنکے طائر دل کو عنفوان جوانی مین اسیر کر لیا تھا۔

جو ذی شعور وزرا باعث اس یکجائی کے ہوئے تھے اُنھون نے خود اعتراف تعجب کا ایک دوسرے سے کیا جب کہ دوسری مرتبہ شاہزادہ صاحب و شاہزادی صاحبہ سے بمقام اسپیئر[۵۱] ملاقات کی نوبت آئی۔

اُس کے دوسرے روز بمقام ہیلیڈلبرگ[۵۲] دونون مین ملاقات ہوئی اور شاہزادہ صاحب اب صاف صاف اور علانیہ طور پر عشق کا دم مارتے ہوئے لندن کو واپس تشریف لائے۔

کوئی شک نہین ہے کہ نواب دولہ صاحب کے لیئے یہ واقعہ باعث کمال مسرت اور شادمانی کا ہوا۔ ممدوح نے شاہ پروشیا[۵۳] کو حسب ذیل لکھا (جنگی قواعد کی سیر کرنے کے بعد برٹی[۵۴] نہایت شادان و فرحان واپس آئے ہین اور جناب نے جو برتاد اخلاق اور عنایت کا اُن کے ساتھ اور انگریزی افسران کے ساتھ کیا اُس کے بدرجہ کمال مداح و ثنا گو ہین)

ایک ہفتہ کے بعد نواب دولہ صاحب نے بیرن[۵۵] اسٹاکمار کو ایک خط لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے (کل کے روز شاہزادہ صاحب ولیعہد عازم کیمبرج[۵۶] ہونگے۔ جو ملاقات اُن سے اور شاہزادی الگزنڈرا[۵۷] سے بمقام اسپیر ہوئی تھی اُس سے وہ نہایت محظوظ ہوئے۔

لہ ۵۱ Speier ۵۲ Heidelberg ۵۳ Prussia ۵۴ Bertie

۵۵ Baron Stockmar ۵۶ Cambridge ۵۷ Alexandra

بدنصیبی یہ ہوئی کہ ادھر حضرت عشق نے کشور دل کو فتح کرکے اُس کو شمع ابتہاج سے منور کیا اُدھر باد مخالف کا ایسا ناگہانی و دردانگیز جھونکا لگا کہ وہ شمع ٹمٹمانے لگی اور قریب تھا کہ گل ہوجاوے - واقعہ یہ ہوا کہ شاہزادہ صاحب کے والد ماجد جنسے شاہزادہ صاحب کو بدرجہ غایت اُنس تھا چندروز مبتلاے امراض ہوکر رہ گراے عالم جاودانی ہوے -

ضرور ہوا کہ حیثیت ولیعہدی حضور شاہزادہ صاحب ہی پر خاص بات سوگواری ماتمداری کی پڑے لیکن انجام دہی مراسم عزا نے اُن کے دلی درد کو ذرا بھی کم نہ کیا - جب شاہزادہ صاحب کو لوگ نزدیک تابوت کے لے گئے کہ اپنے والد ماجد کی صورت کو بار آخر دیکھ لیوین شاہزادہ صاحب نے منھ پھیر لیا زار و قطار رونے لگے اور آنکھون سے ندی آنسو کی جاری ہوگئی - اُسی نالہ و زاری کی حالت مین لارڈ چانسلر[۵۱] شاہزادہ صاحب کا ہاتھ پکڑ کر تابوت کے پاس سے ہٹا لاے -

انتقال پر ملال سے چند روز قبل نواب دولہ صاحب نے تجویز کیا تھا کہ صاحبزادہ صاحب بلند اقبال سفر بیت المقدس کا اختیار کرین - بعد اُن کے انتقال کے یہ سفر اس وجہ سے لازمی متصور ہوا کہ شفیق باپ کے مرنے سے جو کلفت و اندوہ پیدا ہوگیا ہے وہ سیر و سیاحت سے دفع ہو جاوے - ہمراہیان سفر مین پادری آرتھر پیرن اسٹانلی[۵۲] تھے مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ غم و اندوہ سفر مین بھی ساتھ چھوڑنے والے نہ تھے - یہ جماعت مشکل سے یہودیہ[۵۳] تک پہونچنے

---

۵۱ Lord Chancellor ۵۲ Arthur Penrhyn Stanley ۵۳ Palestine

پا لی تھی کہ خبر یہ ملی کہ مسٹر اسٹانلی[۵۱] کی ضعیف والدہ رحلت کر گیئن۔
مگر خوش نصیبی شاہزادہ صاحب کی یہ ہوئی کہ مسٹر اسٹانلی[۵۲] نے ارادہ کرلیا کہ سفر مین شاہزادہ صاحب کے ہمرکاب رہین اور اس طرح یہ دورہ بخیر و خوبی انجام کو پہونچا۔

چونکہ شاہزادہ صاحب و مسٹر اسٹانلی[۵۳] کے دونون پر ایک قسم کی چوٹ لگی تھی۔ اس لیئے ایک کو دوسرے کی جانب زیادہ التفات پیدا ہو گیا۔ مگر حقیقت حال یہ تھا۔ کہ مسٹر اسٹانلی[۵۴] اپنے نوجوان ولی نعمت کا بہت بڑا لحاظ کرتے تھے۔

اُنھون نے ایک مرتبہ لکھا۔ (غیر ممکن ہے کہ شاہزادہ صاحب کی طرف دل رجوع نہ ہو جاوے۔ اُن کے ساتھ رہنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اُن کو نامون اور آدمیون کی یادداشت نہایت اچھی ہے۔ شاہزادہ صاحب مین وہ اوصاف پسندیدہ و خصائل حمیدہ ہین کہ مجھکو اُن سے کمال حیرت ہوتی ہے) اُس کے بعد شاہزادہ صاحب کی تعریف مین مسٹر اسٹانلی[۵۵] نے ایک مثال لکھی ہے کہ کس طور پر وہ اصول کے سامنے ذاتی خوشی کی مطلق اصل نہین سمجھتے۔ وہ لکھتے ہین۔ (خود شاہزادہ صاحب نے ایک یہ قاعدہ مقرر کر لیا ہے کہ اتوار کے روز شکار کا شغل بالکل موقوف رہے۔ آج ہم لوگون نے دیکھا کہ دریا کے کنارہ بہ کثرت قاز اور بطین بیٹھی ہوئی ہین جن کو دیکھ کر شاہزادہ صاحب کو بدرجۂ غایت شوق ہوتا تھا کہ اُن کو شکار کرین مگر شوق کو بالائے طاق رکھ کر اُنھون نے اپنے اصول کی سختی کے ساتھ پابندی کی۔ ہان اتنا تو فرمایا کہ اگر گھڑیال سامنے آوے تو گولی لگانے

---

۵۱ ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ Mr. Stanley

مین مضائقہ نہ کرین مگر کوئی گھڑیال نگاہ کے سامنے ہی نہ آیا - سہ پہر کو شاہزادہ صاحب قریب ایک گھنٹہ تک میرے ساتھ ڈک پر تشریف فرما رہے اور بلا تکلف گفتگو کرتے رہے اور باصرار تمام فرماتے رہے کہ یہ امر بطور لابدی لازم اور واجب ہے کہ ملک انگلستان مین اتوار کا دن عبادت و یاد خدا مین بسر کیا جاوے بیت المقدس سے واپس آکر شاہزادہ صاحب کے خیالات پھر شاہزادی الگزنڈرا[1] کی جانب رجوع ہوے - وہ معاودت کرنے کے بعد ہی جرمن کو تشریف لیگئے اور بار چہارم شاہزادی الگزنڈرا[2] سے بمقام اسپیر[3] ملاقی ہوے -

اُسوقت سے صاحبزادہ صاحب بلند اقبال و صاحبزادی صاحبہ عالی مرتبت کو ایک دوسرے کا خیال زیادہ رہنے لگا - (سن دونون کا ابتک ایسا تھا کہ اسی لقب سے مخاطب کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے) شاہزادی صاحبہ جب اپنے وطن مالوفہ کو واپس تشریف لیگئین تو اپنی اس کم سنی کے عشق سے ایسی خود رفتہ تھین کہ وہ اپنی مسرت کو چھپا نہ سکتی تھین - اُن کی بہنین مصر ہو کر شاہزادہ صاحب کے حالات کا استفسار کرتی تھین - شاہزادی صاحبہ نے فوراً تصویر شاہزادہ صاحب کی نکال کر دکھلائی اور کہا دیکھو وہ یہان موجود ہین -

شاہزادہ صاحب نے انگلینڈ پہونچکر اپنی مادر مکرمہ سے التجا کی کہ وہ اُنکو منظوری عطا فرما دین کہ وہ ڈنمارک[4] کی شاہزادی صاحبہ کے ساتھ عقد کرین - منظوری فوراً ہو گئی کیونکہ حضور ملکہ معظمہ کی عین تمنا تھی بلکہ کمال آرزو تھی کہ جلد سہرہ کے پھول کھلین - انتظام بلیغ کیا گیا کہ شادی کے قبل جو پیام و سلام ہون

---

[1] Alexandra [3] Speier [4] Denmark



ہر مجسٹی ملکہ معظمہ کی مادر گرامی

وہ خفیہ طور پر ہون اعلان اُنکا نہ کیا جاوے مگر خبر پھیل ہی گئی اور اُس کا یہ اثر ہوا کہ ملک انگلستان مین ہر چہار طرف شوق اور خوشی کے ترانے بجنے لگے۔

نواب دولہ صاحب کی پیش بینی بہت مفید ہوئی یعنی اُس وقت خود شاہزادہ صاحب کے پاس قریب ایپنی خاص دولت موجود تھی - کارنوال[1] کی آمدنی کا انتظام بزمانۂ نابالغی شاہزادہ صاحب ایسا خوش اسلوبی کے ساتھ کیا گیا تھا کہ اُسی کے سرمایہ سے نہ صرف دو لاکھ بیس ہزار پاؤنڈ سے سنڈ رنگھم[2] خرید کیا گیا۔ اس کے علاوہ ملکہ معظمہ کی وفادار رعایا نے باجلاس ہاؤس آف کامنس[3] بلا عذر قابل چالیس ہزار پاؤنڈ سالانہ واسطے شاہزادہ ولیعہد صاحب کے اور دس ہزار پاؤنڈ سالانہ واسطے شاہزادی بیگم صاحبہ کے منظور کیا۔ شاہزادی صاحبہ بہمراہی اپنے اہالیان خاندان و متعلقین کے ۲۶ ر فروری کو ڈنمارک سے روانہ ہوئین اور بتاریخ ۲ ر مارچ کو لون[4] مین داخل ہوئین اور یہان سے مدارات و خیر مقدم منجانب اہل برٹن ایسے قدیم شہر سے شروع ہوا جو دریاے رائن[5] کے کنارہ انگلش باشندگان کا مسکن ہے۔ اس کے بعد خاندان شاہی ڈنمارک[6] کا استقبال بصد شان و شوکت بروسل[7] مین ہوا اور بالآخر بندرگاہ فلشنگ[8] سے سوار ہو کر یہ معزز جماعت سمت انگلینڈ روانہ ہوئی۔ شاہی چھوٹا جہاز وکٹوریہ[9] و البرٹ[10] نامے بھیجدیا گیا کہ انگلستان کی آیندہ ملکہ اُس پر سوار ہو اور جیون ہی یہ چھوٹا جہاز بندرگاہ مین چلا انگلستان کے بیڑہ جہازات سے اتواپ سلامی سر ہوئین -

---

[3] House of Commons [2] Sandringham [1] Cornwall

[8] Flushing [7] Brussels [6] Denmark [5] Rhine [4] Cologne

[10] Albert [9] Victoria

۷ مارچ کو جہاز وکٹوریہ و البرٹ سمندر طے کرتا ہوا دریاے ٹیمس[۱] مین داخل
ہوا اور بمقام گریوسینڈ[۲] شہر لندن کے دروازہ پر لنگر انداز ہوا۔ کنارہ
اور جہاز کے درمیان ایک تختہ مسافرون کے اُترنے کے لیے ڈال دیا گیا سب
سے پہلے شاہزادہ صاحب تیزروی کے ساتھ اُس پر جا پہونچے۔ شاہزادی صاحبہ
بھی آگے بڑھین کہ اُن سے مصافحہ کرین مگر پھر حجاب دامنگیر ہوا اور ہٹ کر
کمرۂ شاہی کے دروازہ پر ٹھہر گئین اور شاہزادہ صاحب کا انتظار فرمانے لگین
مگر شاہزادہ صاحب کو ذرا بھی حجاب نہ تھا۔ کنارہ پر سے عوام الناس کا
جم غفیر آنکھین پھاڑ پھاڑ کر جہاز کی طرف دیکھ رہا تھا مگر شاہزادہ صاحب کو کچھ
پروا نہ تھی وہ اپنی ہونے والی ملکہ کے پاس پہونچ گئے اور اُن کا ہاتھ اپنے
ہاتھ مین لے کر علی رؤس الاشہاد بوسہ لے لیا۔

اُس زمانہ مین سفر کرنا بادشاہون کے لیے بھی ایسا آسان نہ تھا جیسا اسوقت
ہے۔ آٹھ بجے کے وقت شاہزادی صاحبہ مقام ونڈسر[۳] مین داخل ہوئین کہ آداب
ورسوم شاہانہ کے ساتھ حضور ملکہ معظمہ کے سامنے پیش کیجاوین۔
ملکہ معظمہ بہ کمال شفقت پیش آئین اور دو روز تک شاہزادی صاحبہ کو
موقع دیا گیا کہ آرام کر لیوین۔

اس کے بعد سلسلہ شادی کی طیاریون کا شروع ہو گیا۔ بتاریخ ۱۰ مارچ
۱۸۶۳ء بمقام ونڈسر[۴] گرجا سینٹ جارج[۵] رسم کتخدائی ادا ہوئی۔ اُس عمارت

---

۱ Thames ۲ Gravesend

۳ ۴ Windsor ۵ St. George

کے اندر جو بہت طویل و عریض بنی ہے تخمیناً ایک ہزار امراء و خواتین انگلستان جمع ہو گئی تھین۔

جلسہ نہایت پرشوکت تھا اور تمام سامان و آرایش اس تقریب شاہی کی بارونق اور پُر از تجمل شاہانہ تھی۔

لیکن اس مجمع مین جہان جواہرات اور زیورات کی ضیا آنکھوں مین چکا چوندھ و خیرگی پیدا کر رہی تھی اور ملبوس کے رنگ ہاے گوناگون جلسہ کی رونق کو دوبالا کر رہے تھے ایک خفیف سا دھبہ تاریکی کا بھی نمایان تھا۔ ایک نوجوان بیوہ بھی موجود تھی جس کا دل خاص اپنی شادی کی یاد سے بھرا ہوا تھا یعنی حضور ملکہ معظمہ بھی بہ نفس نفیس موجود تھین اور اس حالت سے تشریف فرما تھین کہ گویا مد وجہ کا عدم و وجود یکسان ہو۔ ممدوحہ دالان گرجا کے اندر تشریف نہ لے گئین بلکہ قلعہ سے چلکر ایک تنگ گلی سے گذر کر گرجا کے ایک حجرہ مین جا بیٹھین اور وہان سے اس بارونق تقریب کو ملاحظہ فرماتی تھین۔

حضور ملکہ معظمہ تن تنہا بیٹھی تھین صورت مین غم و افسوس ٹپکتا تھا زرد سالہ زیب تن تھا اور آہستہ آہستہ رو رہی تھین۔ نوجوان شاہزادہ صاحب نے سر اُٹھا کر مان کی صورت کو دیکھا جن کے چہرہ پر آنسوؤن کے نشانات تھے اور پھر اپنی نئی بیاہی بیگم صاحبہ کو لے کر نئی خوشی کے جوش مین گرجا سے روانہ ہوئے۔

باب پنجم

شادی کتخدائی کا ابتدائی زمانہ

شادی کتخدائی کے ابتدائی سالون کے حالات کی تواریخ کی ورق گردانی اگر قدرسے قلیل بھی کی جاوے تو شاہزادہ صاحب کے طریق برتاؤ و عمل کے بہت سے حالات ظاہر ہوتے ہین -

غور کرنے والے کو اُن حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک نوجوان شخص جو خوش جمالی اور خوبصورتی مین یکتا ہے اپنی قوت اور اپنی تندرستی اور اپنی بشاشت پر فخر و ناز کر رہا ہے -

شاہزادہ صاحب مرد تو تھے مگر ابھی تک بچہ تھے فہیم تھے روش و انداز سادہ رکھتے تھے مگر چونکہ قسام ازل نے ایسا ہی لکھ دیا تھا اُنھون نے اسی عمر مین اپنی رعایا کے قلوب کو مفتوح کرنا شروع کر دیا - خوبی کی یہ بات تھی کہ شاہانہ شان و شوکت و ضوابط شاہانہ سے قلوب کو مسخر نہ کرتے تھے بلکہ راست بازی و آزادی اور اپنی طبع زاد خوبیون سے اُس عظیم الشانی فتح کو حاصل کرتے تھے - اُن کا برتاؤ خوشگوار تھا اور اُن کو فطرت سے سمجھ ایسی عطا ہوئی تھی کہ اُن کی باتون اور اُن کے انداز سے روح مین ایک بالیدگی پیدا ہوتی تھی جو چھپ نہ سکتی تھی بلکہ بعض وقت وہ خود بخود عیان ہو جاتی تھی - چونکہ شاہزادہ صاحب اپنے اوصاف حمیدہ کا کتمان کرنا پسند نہ کرتے تھے لہذا اُنکی سلیم الطبعی و نیک مزاجی اُن کی ہربات

سے مترشح تھی یا یون کہیئے کہ اُن کی پیشانی مبارک پر عیان تھی جس کو ہر شخص دیکھتا تھا اور اُن پر فریفتہ ہوتا تھا جس قدر تحریری حالات اُن کی شادی کے ابتدائی سالون کے دستیاب ہوتے ہین۔ اُنکو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور شاہزادہ صاحب فیاض طبع تھے اور اپنی بیگم صاحبہ سے بدرجہ غایت محبت کرتے تھے۔

خلاقِ عالم و عالمیان نے اُنکو اچھے گھر مین پیدا کیا تھا اور وہ اپنے وقت کو ہمیشہ خوش اور زندہ دلی سے بسر کرتے تھے۔ علاوہ برین شاہزادی بیگم صاحبہ جو کئی سمندر طے کر کے یہان آئی تھین اور اُن کی بیگم صاحبہ بنی تھین ایسی نیک مزاج تھین کہ شاہزادہ صاحب کی والدہ ماجدہ اور اُن کے برادران و ہمشیرگان بلکہ اُن کے جملہ رشتہ داران اور اہل قرابت کے دلون کو شاہزادی صاحبہ نے اپنے ہاتھ مین لے لیا تھا۔

ولیعہد صاحب کی شادی شاہزادی الگزنڈرا[۵۱] کے ساتھ ہونے سے جو خوشی اہل قوم کو حاصل ہوئی اُس کا اندازہ اس سے ہوتا تھا کہ جب سواری حضور ملکہ معظمہ کی بنا بر شرکت کسی تقریب شاہی کے نکلتی تھی رعایا ہر جانب سے نعرہ ہائے مرحبا و آفرین بلند کرتی تھی۔

خوشی کے جلسون کا دور و تسلسل عرصہ تک جاری رہا اور آخری وہ جلسہ ناچ کا تھا جو رجمنٹ[۵۲] آف دی گارڈس نے حضور ولیعہد صاحب کے اعزاز مین منعقد کیا تھا۔

نشست کا انتظام تو واسطے چودہ[۱۴] سو مہمانون کے ہوا تھا مگر تماشہ گاہ مثل ایک

[۵۱] Alexandra [۵۲] Regiments of the Guards

بقعۂ نور کے سجائی گئی تھی جس کو دیکھ کر چکا چوند کی حالت پیدا ہو جاتی تھی۔ جلسہ تو مکان نمائش کے اُس کمرہ مین منعقد ہوا جس مین تصویرین رکھی گئی تھین مگر ہر طرف سے لوگون نے بطور خود بہ کثرت تصاویر عاریتاً بھیجین تاکہ جلسہ کا مکان خوب سجا دیا جاوے۔

لکھا ہے کہ دس لاکھ پاؤنڈ کے قیمتی ظروف محض آرایش مکان کی غرض سے کمرہ کے طاقچون پر رکھے گئے تھے۔

تھوڑے دنون کے بعد شاہزادہ صاحب کی دعوت رائل اکاڈمی کی جانب سے ہوئی جسمین ایک عجیب واقعہ پیش آیا یعنی شاہزادہ صاحب نے ایک اسپیچ کہا جس کا عنوان یہ تھا "انگلستان بیدار ہو" اور بعد عرصۂ دراز کے بھی اُس اسپیچ کی یاد آ جاتی ہے۔

وہ ابتدائی زمانہ اظہار خوش بیانی کا تھا جب شاہزادہ صاحب نے رائل اکیڈمی مین اسپیچ کہا۔ شروع تو اچھا کیا مگر تھوڑی دیر کے بعد شاہزادہ صاحب مرعوب ہو گئے۔ سکوت کا زمانہ سخت تکلیف دہ تھا۔ حاضرین کو خیال گذرا کہ سلسلہ تقریر کا ہاتھ سے جاتا رہا۔ مگر شاہزادہ صاحب پر ایسا اثر نہین پڑا اور اُن کو ذرا بھی اضطراب نہ ہوا۔ اُنھون نے خیالات کو جو منتشر ہو گئے تھے پھر جمع کر لیا اور متبسم ہو کر ایستادہ ہو گئے اور جو کچھ کہنا چاہتے تھے اُسکو یاد کر کے پھر بولنے لگے اور چارون طرف سے نعرہ ہائے تحسین بلند ہوئے۔

اسوقت سر چارلس ایسٹ لیک[٥٢] اکیڈمی[٥٣] کے پریسیڈنٹ[٥٤] تھے اور اس واقعہ کا حال اُن کی بی بی نے اپنے روزنامچہ مین لکھا۔

موسم بہار مین شہزادہ صاحب کو وفادار فریڈم[٥٥] شہر لندن کا ہوا۔ اب زمانہ موافقت پر آگیا تھا موسم شگفتہ و جان بخش تھا اور رعایا برایا کی خوشحالی عالم عروج پر پہونچ گئی تھی کہ ماہ مارچ شاہزادہ صاحب کا فرزند ارجمند ڈیوک آف کلارنس[٥٦] پیدا ہوا اور تخت و تاج کے وارث کا وارث اپنی مادر گرامی کے بطن سے عالم ظہور مین آیا۔

یہ ایسا واقعہ تھا کہ جس کی اسوقت تک کسی کو امید بھی نہ تھی۔ اس نعمت غیر مترقبہ کا ظہور کچھ قبل از وقت ہوا اور ولادت اس طرح پر اچانک ہوئی کہ طفل نوزائیدہ کے چھوٹے چھوٹے اعضا پر نرم اونی روئی لپیٹ دی گئی کیونکہ ولادت کے متعلق جو سامان مہیا کرلیا گیا تھا وہ مارلبراہاوس[٥٧] مین تھا اور ولادت محل ونڈسر مین ہوئی

اب ایک قومی مصیبت پیش آگئی وہ ایسی کہ جس نے شاہزادی صاحبہ بلکہ ولیعہد صاحب کے دلون کو ہلا دیا اور رلا یا کیسا کہ نصیب اعدا اُن کو قریب المرگ کر دیا۔ وہ مصیبت یہ پیش آئی کہ ڈنمارک[٥٨] اور پروشیا[٥٩] کے درمیان لڑائی چھڑ گئی اور جب شاہزادی صاحبہ نے اپنے آبائی ملک کی بدنصیبی کا حال سنا تو زار زار آنسو بہانے لگین۔

شاہی خاندان مین اس مہم نے سخت جوش پیدا کر دیا جس کا اندازہ اس

---

٥٢ Sir Charles Eastlake ٥٣ Academy ٥٤ President ٥٥ Freedom

٥٦ Duke of Clarence ٥٧ Marlborough House ٥٨ Denmark ٥٩ Prussia

واقعہ سے ہوسکتا ہے کہ ونڈسر[1] مین ایک راہ گیر نے شاہزادی بٹرس[2] سے سوال کیا کہ دنیا مین سب سے زیادہ اُن کو کس چیز کی تمنا ہے تو خوب غور کرنے کے بعد شاہزادی نے جواب دیا کہ مجھ کو اس سے بڑھکر کوئی تمنا نہین ہے کہ بسمارک[3] کا کٹا ہوا سر ایک رخش جھنڈہ پر جاتا ہوا دیکھون۔

پھر ایک ناعاقبت اندیش افسر اصطبل کے مُنھ سے نکل گیا کہ ڈنمارک کو شکست فاش ہوئی تو شاہزادی ویلز صاحبہ غصہ سے آگ بگولہ ہوگئین اور ایسے درشت الفاظ مین اُس سے گفتگو کی جو جادۂ تہذیب سے ہٹی ہوئی تھی۔

۱۸۶۵ء مین شاہزادہ ویلز نے پہلا سفر ملک آئرلینڈ[4] کا شاہانہ طور پر کیا اور اسی سال مین شاہزادہ جارج آف ویلز[5] کی ولادت باسعادت ہوئی جو اسوقت ہمارے فرمانروا ہین۔

شاہزادہ جارج[6] کی ولادت کے زمانہ ہی کے عنقریب قصر مارلبرا[7] کے اُس کمرہ مین آگ لگ گئی جس کو نرسری فلور[8] کہتے ہین۔ اُس زمانہ مین شاہزادہ ولیعہد صاحب کسی شے سے خوف نہ کرتے تھے پس وہ آگ کے شعلون کو بجھانے لگے اور جب وہ کوشش کر رہے تھے کہ اُس کمرہ کے تختون کو چیر پھاڑ کے آگ کو فرو کرین قریب تھا کہ وہ خود اپنی جان کو کھو بیٹھین۔ شاہزادہ صاحب چھاپنون کی راہ سے نیچے زمین پر گر پڑے مگر حسن اتفاق سے چوٹ نہ لگی۔

اس واقعہ کے ایک سال بعد حضور ملکہ معظمہ نے بعد وفات حسرت آیات نواب دولہ صاحب

[1] Windsor [2] Beatrice [3] Bismark [4] Ireland
[5] George of Wales [6] George [7] Marlborough [8] Nurseyfloor

کے بار اول پارلیمنٹ[۵۱] کا افتتاح فرمایا - اس موقع پر شاہزادہ ولیعہد صاحب ہی
بار اوّل شاہی شاہان کے ساتھ ہاؤس آف لارڈس[۵۲] مین تشریف فرما ہوے-
بقیہ سال اسطرح پر کٹا کہ کبھی تو شاہزادہ صاحب اپنے بچون کو کھلاتے تھے اور کبھی
اپنے اوپر جبر کرکے اُن کامون کو انجام دیتے تھے جو شاہی خاندان کے لوگون کو لابدی
طور پر کرنا ہوتے ہین مثلاً اظہار کرنا اس امر کا کہ بنیادی پتھر اچھا اور ٹھیک رکھا گیا
و یا اُس عمارت کا اب افتتاح کیا گیا۔

بڑا حصہ ایسے کامون کا جو دل خوش کن تو نہین ہوتے مگر ضروری ہوتے
ہین شاہزادہ صاحب پر آن پڑا مگر اُنھون نے ان چھوٹے چھوٹے مصائب کو
بہ کشادہ پیشانی برداشت کیا اور ان چھوٹی تقریبات کے بار گران سے سبکدوش
ہو کر شاہزادہ صاحب بطور سفیر اپنی سلطنت کے ملک روس کو تشریف لے گئے
جہان پہونچ کر شاہزادی ویلز کی ہمشیرہ کی شادی مین شریک ہوے جو والدہ
تھین زار حال کی ۔

اُسی تقریب مین شرکت کرنے سے پادشاہ ایڈورڈ[۵۳] کے دل مین روسیون کیطرف
سے بہت محبت پیدا ہوگئی - جو لوگ شاہزادہ صاحب ویلز کو سینٹ پیٹرس برگ[۵۴]
و ماسکو[۵۵] مین ملے وہ سب مثل شاہزادہ صاحب کے جری اور زندہ دل دکھائی دیے-
وہ ایک ویرانہ ملک تھا جسمین بسنے والے لوگ آباد تھے جن کو اگلے دن کی فکر نہ تھی
اور اُس زمانہ مین ہمارے شاہزادہ ویلز صاحب بھی بظاہر اسی خیال کے معلوم ہوتے تھے

St. Petersburg ۵۴ Edward ۵۳ House of Lords ۵۲ Parliament ۵۱

Moscow ۵۵

کہ زندگی نام ہے زندہ دلی کا - اُس زمانہ کے لحاظ سے اُس پر اعتراض کرنا داخل حماقت ہے - مگر بسا تعجب ہے کہ اُس زمانہ مین بھی ہمارے شاہزادہ صاحب نے اپنے ایک فعل سے ثابت کردیا کہ اُنھون نے مزاج ایسا پایا ہے جو موقع کے مناسب ہو جاتا ہے -

بمقام ماسکو[۱۵] شاہزادہ صاحب نے مٹر اپولیٹن ارک بشاپ[۵۲] سے ملاقات کی جو ملک روس مین سب سے بڑے مذہبی پیشوا ہین - اُنھون نے شاہزادہ صاحب سے ایک ایسے چھوٹے کمرہ مین بیٹھ کر ملاقات کی جسمین فرش نہ تھا اور نہ کچھ زیبائشی سامان تھا - مگر پادری صاحب نوجوان شاہزادہ کے ساتھ عرصۂ دراز تک اُس چھوٹے سے گوشہ مین ہمکلام رہے اور جب شاہزادہ صاحب رخصت ہونے لگے حضور نے پادری صاحب سے عرض کی کہ اُنکو دعا دیوین -

اگلا سال یعنی سنہ ۱۸۶۷ء شاہزادہ صاحب کے لیے بہت اضطراب کا سال تھا - شاہزادی ویلز صاحبہ کے داہنے پیر مین عارضہ وجع مفاصل کا پیدا ہوگیا اور کئی ہفتہ تک وہ اپنے بستر سے مفارقت نہ کرسکین - اب شاہزادہ صاحب کے پاس سلطنت کا کام کثرت کے ساتھ آنے لگا تھا جس کو وہ شاہزادی صاحبہ کے کمرہ مین بیٹھکر انجام دیتے تھے چنانچہ اِس نظر سے کہ شاہزادی صاحبہ کا ساتھ نہ چھوٹنے پاوے اُنھون نے حکم دیا کہ اُن کے دفتر کی میز اور سرکاری کاغذات شاہزادی صاحبہ کے کمرہ مین پہونچا دیے جاوین اور بہت دنون تک وہین بیٹھ کر کام کو انجام دیا اور اپنا اور شاہزادی صاحبہ کی تکلیف کا زمانہ ہنس کر کاٹ دیا - سنہ ۱۸۶۸ عیسوی

[۱۵] Metropoliton Archbishop [۵۲] Moscow

مین بارثانی سرکاری طور پر ملک آئرلینڈ[۵۱] کا سفر کیا۔ اُس زمانہ مین اہل آئرلینڈ[۵۲] ایک طور پر برسر مخالفت تھے مگر شاہزادہ صاحب کے تشریف لیجانے سے اور اُن کے اخلاق حمیدہ سے اور شاہزادی صاحبہ کے جمال جہان آرا پہ مفتون ہوکر وہ قوم اپنی مخالفت کو بھول گئی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ درمیان زوج و زوجہ کے اظہار سچے عشق و محبت کا ایسے انداز سے ہوتا تھا جس کو دیکھ کر ہر متنفس اہل آئرلینڈ[۵۳] کو اُن کی جانب رغبت پیدا ہوتی تھی۔

جب دونون نونہالان خاندان شاہی بمقام کنگس ٹاؤن[۵۴] فروکش ہوے وہان کے باشندون نے ایک سفید رنگ کی فاختہ شاہزادی صاحبہ کے سامنے پیش کی جس سے اشارہ یہ تھا کہ وہ اس فلاکت زدہ ملک مین محبت اور چین اپنے ہمراہ لائی ہین۔

پھر جب ڈبلن[۵۵] کی سیر کو بنیز بطریق سیر گاڑی پر سوار ہوکر نکلے شاہزادہ صاحب نے حکم دیدیا کہ فوج سڑک پر نہ لگائی جاوے بلکہ شاہزادہ صاحب نے بہ کمال رغبت اپنی سلامتی کو قوم آئرش کی نیک نہادی و نیک نفسی پر چھوڑ دیا اور یہی بات اہل آئرلینڈ کو مفتوح کرنے کے لیے کافی و وافی تھی۔ حق تو یہ ہے کہ ہمت بھی مردانہ تھی اور اُس ہمت کا جواب بھی مردانہ وار دوسری جانب سے ہوا۔ تھوڑے عرصہ تک شاہزادہ صاحب کی کشش مقناطیسی کا اثر اہل آئرلینڈ کے قلوب پر بطور سحر کے پڑا۔

---

۵۱ ۵۲ ۵۳ Ireland

۵۴ Kingstown ۵۵ Dublin

اگلے سال موسم خزان مین دورہ براعظم یورپ کا شروع ہوگیا اور اُس کو ختم کرنے کے بعد شاہزادہ صاحب مع بیگم صاحبہ کے حازم ملک مصر ہوے۔

بمقام قاہرہ شاہزادہ صاحب نے جلوس مقدس قالیچہ کا ملاحظہ فرمایا جو مدینہ منورہ کو جارہا تھا اور وہان سے کشتی پر سوار ہوکر دریاے نیل کی سیر فرمائی۔ اس سفر کی اصلی غرض یہ رکھی گئی تھی کہ شاہزادہ صاحب جی بھر کے شکار کھیلین لیکن جہان وہ پورا اسلحہ خانہ بندوقون کا اپنے ساتھ لے گئے وہان حسب عادت قدیمہ مفید کامون کا خیال بھی پیش نظر رکھا یعنی اپنے ہمراہ ایک مشہور مبصر حیوانات کو لے گئے جو کھالون کو بنانے کے ہنر سے بھی کامل آگاہی رکھتا تھا ناظرین کتاب ہذا کو یاد ہوگا کہ جب شاہزادہ صاحب نے یوویہ کا سفر کیا تھا تو بہت تمنا رہی تھی کہ کوئی گھڑیال نظر پڑے تو اُس پر بندوق چلا دینا۔ اُسوقت یہ تھوڑی سی تمنا پوری نہین ہوئی مگر اب وہ تمنا پوری ہوئی جب پچاس گز کے فاصلہ سے شاہزادہ صاحب نے ایک گھڑیال کا شکار کیا جو طول مین نو فٹ اور موٹائی مین چار فٹ تھا۔

بعض اہل انگلستان خوگر اس قبیح عادت کے ہوگئے ہین کہ جہان وہ اپنے ملک کے بندرگاہ سے آگے بڑھے اُنھون نے سمجھ لیا کہ وہ ملک سے کیا دور ہوے ملکی کام سے بھی آزاد ہوگئے مگر شاہزادہ صاحب اس عادت سے بری رہے۔ ہمیشہ دیکھا جاتا تھا کہ وہ اپنے منصب اور اپنے مذہب کا پاس وخیال رکھتے تھے بمقام الیسوان[1] اُنھون نے نماز ادا کی اور تمام سفر مین لحاظ اس بات کا رکھا کہ

[1] Assouan

اتوار کے روز دریاے نیل کے کنارہ پر ٹھہر کر عبادت کرین تاکہ یوم سبت کی توقیر وبرکت مین فرق نہ آوے۔

معاودت کے وقت بمقام سویز[۵۱] شاہزادہ صاحب نے ایم ڈی لیسپس[۵۲] سے ملاقات کی اور آبنائی سے کے کام کو ملاحظہ فرمایا جو اُسوقت تک ناتمام تھا۔

پھر وطن کی جانب معاودت کرنے کے وقت تھوڑی دیر کے لیے شاہزادہ صاحب وشاہزادی صاحبہ نے بمقام قسطنطنیہ قیام کیا اور بہ تبدیل لباس خانگی طور پر اُس شہر کی سیر کی۔ اپنا نام مسٹر و مس ولیمس[۵۳] رکھ کر اُنھون نے بازارون کو ملاحظہ فرمایا اور کسی نے اُن کو شناخت نہ کیا۔

قسطنطنیہ سے روانگی کے قبل اُنھون نے سلطان کے ساتھ چاشت کا کھانا تناول فرمایا۔

اب ایسے سفر کا حال بیان کیا جاتا ہے جو نہایت دلچسپ اور پر از نتائج تھا اُس وقت تک تمام انگلش قوم کے لوگون کے دلون پر جنگ کریمیا[۵۴] کا زخم تازہ تھا اور راس کی یاد سے اُن کے دلون پر نشتر لگ رہے تھے کہ اسی اثنا مین حضور شاہزادہ صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ کریمیا کی سیر کرین۔ وہان پہونچ کر شاہزادہ صاحب نے دیکھا کہ تمام قلعہ جات خالی پڑے ہوے ہین اور شہر کے مکانات کا یہ حال ہے کہ انگلستان کی توپون کی گولہ بازی سے تمام عمارات مسمار وشکست ہوگئے ہین اور آبادی شہر کی جو ساٹھ ہزار تھی اُس کا کثیر حصہ طعمۂ اجل ہوکر

۵۱ Suez ۵۲ M. DeLesseps ۵۳ Mr. and Miss Williams

۵۴ Crimea

بہت تھوڑے لوگ باقی رہ گئے تھے جن کی تعداد قریب پانچ ہزار کے تھی۔
فکر رسا تو خیالات کو کمال درجہ بلند پرواز بنا سکتی ہے لیکن اُس سے قطع نظر کر کے اگر راسے صائب سے کام لیا جاوے تو قرینہ اشارہ کنان ہے کہ اس واقعہ پر نگاہ عبرت و حسرت ڈالکر ہمارے بادشاہ کو یہ جوشش خواہش و رغبت صلح کی پیدا ہوئی جس نے اواخر عمر مین اُن کو تمام دنیا مین مشہور و معروف کر دیا۔ حقیقت حال یہ ہے کہ خود کریمیا[ل] کے باشندون نے جو ہمارے ملک کے جانی دشمن تھے شاہزادہ صاحب کے ساتھ برتاؤ خشونت و عناد کا نہ کیا اور جب حضور اُن کے درمیان سے رخصت ہوئے تو وہ محبت کے خیالات سے یاد کرتے رہے۔

بتاریخ یکم مئی ۱۸۶۹ء حضور شاہزادہ صاحب انگلستان کو واپس تشریف لائے وہ وقت ایسا تھا کہ تمام دنیا مین تردد اور انتشار پھیلا ہوا تھا کیونکہ فرانس[۲] و جرمن نے اپنی اپنی تلوارین نیام سے نکال لی تھین اور ایک قوم دوسری قوم کا گلا کاٹنے کو آمادہ تھی۔

اپنی تمام عمر مین بادشاہ اڈورڈ تین مرتبہ سخت امراض مین مبتلا ہوے پہلی علالت کا زمانہ وہی تھا جو فرانس و پروشیا[۳] کی جنگ کا زمانہ تھا اُسوقت بادشاہ تپ محرقہ مین مبتلا ہو گئے تھے۔ علالت تو انگلینڈ مین پیدا ہوئی تھی مگر اس اندیشہ سے کہ مرض طول کھینچے گا شاہزادی صاحبہ نے اصرار کیا کہ وہ اپنے نارفاک[۴] والے محل مین قیام کرین۔ وہان پہونچ کر اطبا نے تشخیص کیا کہ عارضہ تپ

[ل] Crimea [۲] France [۳] Prussia [۴] Norfalk

محرقہ کا لاحق ہو گیا ہے۔

اسی زمانہ مین وہی مرض لارڈ چسٹر فیلڈ[۱] کو اور نیز بادشاہ کے ایک سائیس کو جسکا نام بلگس[۲] تھا پیدا ہو گیا تھا۔ وہ سب لوگ بمقام اسکار برا[۳] نبا بر ملاقات لارڈ لوڈیس برا[۴] گئے ہوئے تھے۔ لارڈ چیسٹر[۵] و سائیس تو انتقال کر گئے

شاہزادی صاحبہ ویلز و شاہزادی ایلیس[۶] نے ولیعہد صاحب کی تیمارداری نہایت توجہ اور محنت کے ساتھ کی اور ماہ نومبر کی اخیر تاریخ کو ایک شاہی فرمان شائع کیا گیا جس مین شاہزادی صاحبہ ویلز کے تفکرات کا حال قدرے تفصیل کے ساتھ درج تھا۔

لکھا یہ تھا کہ شاہزادی صاحبہ ویلز نے اس مصیبت ناگہانی کو بعنوان شائستہ برداشت کیا اور قابل تحسین انداز سے اپنے حواسون کو قائم رکھا۔ اُن کو بخوبی معلوم تھا کہ شاہزادہ صاحب کو مرض سنگین لاحق ہے مگر شاہزادی صاحبہ نے فکر اور پریشانی کو اپنے پاس تک نہ آنے دیا۔

اس فرمان کے شائع ہونے کے بعد ہی شاہزادہ صاحب کی حالت نہایت نازک ہو گئی۔ حضور ملکہ معظمہ بعجلت تمام سنڈرنگھم[۷] کی جانب روانہ ہوئین اور تمام ملک کے لوگ درد انگیز یاس کی حالت مین تھے۔

ڈچز آف ٹیک[۸] کے روزنامچہ مین جو اس وقت اسٹرلٹ[۹] مین مقیم تھین

۱ Lord Chesterfield ۲ Bleggs ۳ Searborough

۴ Lord Loudesborough ۵ Lord Chester ۶ Alice

۷ Saudringham ۸ Duchess of Teck ۹ Strelitz

مشرح احوال اُس زمانہ کی فکر اور پریشانی کا درج ہے مگر اُس روزنامچہ کے پڑھنے سے بھی کوئی اندازہ اُس خوفناک حالت بیم و رجا کا نہیں ہو سکتا جسمین قوم مبتلا ہو گئی تھی۔ گورنمنٹ مجبور ہو گئی تھی کہ ڈاکٹرون کے دستخطی اعلان نامہ ذریعہ تار برقی ہر شہر کے اخبارون کے پاس روانہ کرتی رہے۔ تمام دن حتی کہ آدھی رات تک ہر قصبہ و قریہ کے لوگ جوق جوق بازارون مین اور مکانات کے باہر خاموش کھڑے رہتے تھے اور خبر کے جویان رہتے تھے۔

دفعتاً حالت شاہزادہ صاحب کی رو باصلاح ہو کر سنبھلنے لگی۔ یہ صورت یکم دسمبر کو پیدا ہوئی۔ شاہزادہ صاحب کے مُنھ سے پہلی بات جو نکلی یہ تھی۔

(آج شاہزادی صاحبہ کی سالگرہ کا دن ہے)

جب شاہزادہ صاحب کو معلوم ہوا کہ حضور ملکہ معظمہ اسکاٹلینڈ[۱] سے سینڈرنگھم[۲] مین تشریف فرما ہوئی ہین اُن کو تعجب پیدا ہوا۔ شاہزادہ صاحب کو مطلق خیال نہ تھا کہ وہ سنگین مرض مین مبتلا ہین۔

جیسا اچانک افاقہ ہوا تھا ویسا ہی اچانک نکس بھی ہوا۔ ایک گھنٹہ ایسا منحوس تھا کہ شاہزادہ صاحب قریب المرگ ہو گئے جیسا کہ ڈاکٹر صاحبان نے سمجھ لیا کہ روح نے جسم خاکی سے پرواز کر دیا۔ حالت یاس مین ایک ڈاکٹر صاحب نے دو بوتلین شراب شیمپین[۳] کی نکالین اور مجنونانہ حالت مین شاہزادہ صاحب کے سرد شدہ اعضا پر شراب کی مالش کرنے لگے اس مجنونانہ امید سے کہ شاید اس ترکیب سے خون مین پھر روانی آجاوے۔

---

[۱] Scotland [۲] Sandringham [۳] Champagne

اس ہمت والے علاج نے جو محض باقتضاے بیم ویاس ذہن مین آیا تھا فوراً اثر پیدا کیا۔ شاہزادہ صاحب کے جسم مین پھر جان آگئی جس سے تمام برطانیہ مین گھر گھر خوشی کے شادیانے بجنے لگے۔

یہ اُسی وقت کا ماجرا ہے کہ شاہزادی صاحبہ نے ایک درد خط بنام پادری قصبہ مذکور کے لکھا کہ جس کا خلاصہ ذیل مین درج کیا جاتا ہے۔

شکر ہے پاک پروردگار کا کہ اب حالت قدرے بہتر ہے اس لیے میرا ارادہ ہے کہ گرجا مین اگرچہ شریک عبادت ہون مگر قبل از نماز رخصت ہوآونگی تاکہ اپنے شوہر کے بستر کے قریب رہ کر اُن کی تیمارداری کرون۔ کیا ممکن نہین ہے کہ نماز کے آغاز مین آپ چند کلمات دعائیہ بیان کرین تاکہ مین بھی اُنکی صحت کے متعلق دعا مین شریک ہوکر پھر اُن کے پاس واپس آؤن۔

اب قادر مطلق نے اپنی قدرت کاملہ سے وہ دن دکھلایا کہ نماز شکرانہ ادا کیجاوے حضور ملکہ معظمہ و شاہزادہ ولیعہد صاحب و شاہزادی ویلز صاحبہ و تمام ارکین خاندان شاہی موجودہ انگلینڈ شاہی جلوس کے ساتھ محل بکنگھم [۵۱] سے سینٹ پال [۵۲] کی گرجا کو تشریف لے گئے جب یہ جلوس گرین پارک [۵۳] سے گذر رہا تھا تیس ہزار نوعمر بچون نے ملکی قومی گیت گایا اور گرجا مین تیس ہزار آدمیون کا مجمع ہوا کہ نیت خالص کے ساتھ حمد و ثنا اُس خالق کون و مکان کی کرین جس نے وارث تخت و تاج کو لقمۂ اجل ہونے سے بچایا۔

---

۵۱ Buckingham ۵۲ St. Paul ۵۳ Green Park

باب ششم

ملک ہندوستان کا دورہ

شاہزادی ویلز صاحبہ کا تردد رفع ہونے کے بعد ۱۸۷۴ء مین حضور شاہزادہ صاحب وشاہزادی صاحبہ نے ایک جلسہ بال[1] کا منعقد کیا جسمین ایسے لوگ شامل تھے جو آج کے روز تمام قلمرو برطانیہ مین نامی وگرامی ہین اور جنھون نے اُس جلسہ بال مین وہ کھیل وتماشہ دکھائے تھے کہ اگر آج وہ بعد مرور زمانہ دراز اُس شب کے افعال پر غور کرین تو خود بیساختہ ہنس پڑین۔

مثلاً لارڈ روزبری[1] نے جو آج کے دن تمام مملکت مین فصیح البیان مشہور ہین لباس بلو برڈ[2] کا پہنا تھا۔ ارل گری[3] جو آج کنا ڈہ[4] کے گورنر ہین پس اِن بوٹس[5] کا بھیس بنائے اُچھل کود رہے تھے ڈیوک آف کناٹ[6] دی بیسٹ[7] کا روپ بھر کر اُن کے ساتھ ساتھ تھے۔

مگر یہ جلسہ بال بطور مشغلہ تفریح بخش کے تھا جو اہم اور ضروری تقریبات کے درمیان مین ہوگیا تھا۔ ایک تقریب یہ ہوئی کہ شاہزادہ صاحب شہر برمنگھم[8] کو تشریف لے گئے جہان اُس وقت جوزف چیمبرلین[9] صاحب عہدہ میر[10] پر سرافراز تھے

[1] Lord Rosebery [2] Bluebeard [3] Earl Grey [4] Canada

[5] Puss in Boats [6] Duke of Connaught [7] Beast

[8] Birmingham [9] Joseph Chamberlain [10] Mayor

اور اُس وقت مسٹر چیمبرلین[۱] کے خیالات ایسے فاسد و لغویانہ تھے کہ اُس کے لحاظ سے تمام اخبارات مین مضامین شائع ہونے لگے کہ بہت احتیاط سے وہان کام لیا جاوے۔ اخبار ٹائمس[۲] نے بھی اپنا خوف ظاہر کیا کہ مبادا مڈلینڈس[۳] کا ملکی بگولہ شاہزادہ کے آئینہ تمثال چہرہ کو غبار آلودہ نہ کر دیوے۔

ایسے خیالات کا ذکر محض اس نظر سے کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین کو ظاہر ہو جاوے کہ مسٹر چیمبرلین[۴] کی جیسی طبیعت کے لوگون مین بسا اوقات خوبیان بھی پائی جاتی ہین

اس بات کے لکھنے مین کوئی مبالغہ نہین ہے کہ شاہزادہ ولیعہد صاحب کو انکے تمام مدت ولیعہدی مین بکثرت میزبانان سے سابقہ پڑا لیکن شاید ہی کسی نے ایسا سچا برتاؤ کیا ہو یا اخلاق اور تعظیم کا ایسا لحاظ رکھا ہو جیسا کہ مسٹر چیمبرلین[۵] نے کیا۔ مسٹر چیمبرلین[۶] نے جو انتظام شاہزادہ صاحب کی مہمانداری کا کیا اُس کو دیکھکر ٹائمس[۷] ایسے متین اخبار کے دماغ مین بھی خوشی ایسی سمائی کہ از خود رفتگی کی نوبت پہونچ گئی اور ایک مضمون مین جس کے ہر لفظ سے تعجب آمیز اور پُرجوش خوشی کی بو آتی تھی یہ لکھا کہ جو برتاؤ مسٹر چیمبرلین[۸] نے کیا وہ مخلصانہ ادب و مردانہ آزادی و شریفانہ خیال کا برتاؤ تھا۔

اس واقعہ کے تھوڑے دنون کے بعد بحث نسبت اس تجویز کے پیش آگئی کہ شاہزادہ صاحب ملک ہندوستان کا دورہ شروع کرین تعجب کی یہ بات ہے کہ اس تجویز پر بھی بعض حضرات نے سخت عناد کے ساتھ اعتراض کر دیا۔ اس زمانہ کے

---

۱ ۴ ۵ ۶–۸ Mr. Chamberlain ۲ ۷ Times

۳ Midland

اہل الراے صاحبان نے چھوٹل[1] انگلینڈر کے نام سے مشہور تھے اُس روز کوتاہ اندیشی کا خاتمہ ہی کر دیا ۔ یہانتک تو کیا کہ ہائڈ پارک[2] مین کثیر جماعت عوام الناس کو جمع کر کے سخت اعتراض کیا کہ مجوزہ دورہ نہ صرف حماقت پر مبنی ہے بلکہ جو صرفہ کثیر اس دورے مین پڑے گا وہ بیکار ضایع جاوے گا۔ اجلاس پارلیمنٹ مین بھی لوگون نے اس تجویز پر اعتراض کیا اور گو اس واقعہ کا ذکر ناخوشگوار ہے مگر کہنے مین آہی جاتا ہے کہ مسٹر فاسٹ[3] سا بڑے درجہ کا آدمی جو بعہدہ انگلینڈ[4] کے نابینا پوسٹ[5] ماسٹر جنرل کے لقب سے مشہور ہوئے پر پرُزہ جھاڑ کر اس تجویز سے مخالفت کرنے کو اٹھ کھڑے ہوے۔

خوش نصیبی یہ ہوئی کہ ہاوس[6] آف کامنس نے اپنے ہوش و حواس کو درست رکھا اور مصلحت اور دور اندیشی کو پیش نظر رکھا۔

صرف تینتیس ۳۳ نفر اعتراض کنندگان بسرکردگی مسٹر فاسٹ شریک مباحثہ ہوے اور انجام کار اس سفر کے لیے روپیہ منظور ہو گیا۔

اب وزراے سلطنت کے درمیان یہ بحث پیش آگئی کہ شاہزادہ صاحب کس حیثیت سے عازم اس سفر کے ہون ۔ آیا حضور ملکہ معظمہ کے سفیر کی حیثیت یا ولیعہد کی حیثیت سے جاوین ۔ بادی النظر مین ان دونون حیثیتون کے درمیان فرق کچھ بھی معلوم نہین ہوتا مگر درحقیقت فرق ہے اور بہت بڑا فرق ہے۔ اگر سلطانہ زمان کے سفیر کی حیثیت سے شاہزادہ صاحب ہندوستان کو تشریف

---

[1] Little Englanders [2] Hyde Parke [3] Mr. Fawcett

[4] England [5] Post Master General [6] House of Commons

لیجاتے تو اُن کو پابندی نہایت پیچیدہ و تکلیف دہ ضوابط کی چار و ناچار کرنا پڑتی - ایک عظیم الشان دربار کے بعد دوسرا عظیم الشان دربار کرنا پڑتا اور وہ آزادی نقل و حرکت کی جس سے اُن کو لطف آتا تھا اُنسے منزلون دور رہتی علاوہ برین شاہزادہ صاحب صرف ظاہری نمایش کو دیکھ سکتے قیصرہ ہند کے سفیر کے لیے شایان نہوتا جس وقت جہان جانا چاہتے بلا ضابطہ پُر از شان و شکوہ جا سکتے - اور یہی ایسی بات تھی جس کو شاہزادہ صاحب پسند نہ کرتے - اُن کی خواہش یہ تھی کہ ظاہری چمک دمک اور پُر از شوکت جلوس کے علاوہ اندرونی حالت کو بھی ملاحظہ کرین -

خلاصہ یہ ہے کہ شاہزادہ صاحب کا منشا یہ تھا کہ اپنی والدۂ ماجدہ کی رعایا کے ہندوستان کے درمیان وہ شاہزادہ ہو کر نہ گھومین بلکہ معمولی آدمی بنکر اُنسے ملین - آخر کار فیصلہ یہ ہوا کہ وہ بحیثیت ولیعہد ہندوستان کا سفر اختیار کرین -

با ایں ہمہ ضرورت لاحق ہوئی کہ بڑی بڑی طیاریان کیجاوین اور انتظامات کی تکمیل مین ایک سال کے قریب زمانہ صرف ہوا - اُس وقت یہ بھی سمجھا گیا کہ صرفہ کثیر پڑا جاتا ہے - صیغہ امیر البحری نے حساب لگا کر بتایا کہ جس جہاز پر سفر ہوگا اُس کے مصارف کی تعداد باون ہزار پاونڈ ہو گی جو سات لاکھ اسی ہزار روپیہ کے برابر ہے -

لارڈ نارتھ بروک[۱] نے جو اُس وقت کے وائسراے[۲] تھے تخمینہ کیا کہ اوّل درجہ تیس ہزار پاونڈ شاہزادہ کے استقبال کے انتظام مین صرف ہونگے اور ساٹھ ہزار

۱ Lord Northbrook ۲ Viceroy

پاؤنڈ صرفہ جیب خاص کے لیے درکار ہونگے یہ دونون رقمین برابر ہوئین تیرہ لاکھ
پچاس ہزار روپیہ کے۔

انجام کار جب شاہزادہ صاحب کے جہاز نے لنگر اُٹھایا تو چالیس ہزار پاؤنڈ[1] کے
تحائف بیش بہا ممدوح الشان کے ہمراہ تھے۔ دورہ کا اصول طے ہوجانے
کے بعد بھی صرفہ کی بابت بحث مباحثہ ہوتا رہا۔ اصول شاہنشاہی کے لحاظ سے
یہ بحث کوتاہ نظری پر دلالت کرتی تھی اور معمولی طور پر دیکھنے سے یہی معلوم
ہوتا ہے کہ ایسی بحث قطعاً ناروا تھی۔ جیسا بیان ہوچکا ہے چالیس ہزار
پاؤنڈ کے تحائف شاہزادہ صاحب کے ہمراہ تھے۔ علاوہ برین ہندوستان
کے شاہزادون و عمائد نے جو اشیا شاہزادہ صاحب کو نذر کرنے کی غرض سے
ولایت مین خرید کیئے تھے اُن کا صرفہ ڈھائی لاکھ پاؤنڈ پڑا تھا۔

شاہزادہ صاحب کی ہمراہی کا شرف جن صاحبان کو حاصل ہوا تھا اُن کے
اسمائے گرامی پر نظر ڈالنے سے دلچسپ باتون کا خیال دل مین پیدا ہوتا ہے۔
شرف رفاقت سفر ایسے لوگون کو عطا ہوا جو تا دم واپسین بادشاہ کی خدمت مین
رہے اور آج تک خاندان شاہی کی خدمت کرتے ہین اور اس واقعہ سے
پتا اس بات کا چلتا ہے کہ بادشاہ خود قدر شناسی ایسے لوگون کی کرتے تھے
جو نمک حلالی کے ساتھ بجا آوری خدمات کرتے تھے۔

سر بارٹل فریر[1] جنکو ہندوستان کا بہت تجربہ تھا اس سفر شاہی کے خاص
منتظم مقرر ہوئے اور اُن کے علاوہ ڈیوک آف سدرلینڈ[2] اور حال کے لارڈ سفیلڈ[3]

Lord Suffield ۳ Duke of Sutherland ۲ Sir Bartle Frere ۱

بھی ہمراہ نہ کاب ہوئے۔

جماعت ہمراہیان مین لارڈ[1] کیرنگٹن بھی شامل تھے جو بعدہ شاہزادہ صاحب کے خالص دوست بن گئے تھے اور جو حال مین عہدہ لارڈ[2] گریٹ چیمبرلین پر ممتاز ہین ونیز سر[3] ڈائٹن پروبن جو حال مین مہتمم جیب خاص کے ہین نیز فرینسس[4] نولس جو آخر وقت تک بادشاہ کی پرائیوٹ سکریٹری رہے۔

شاہزادہ صاحب کی رخصتی کے وقت کوئی رو رہا تھا اور کوئی ہنس رہا تھا۔ روانگی کے وقت شاہزادہ صاحب نے ایک جوڑی کار[5] سیکن ٹانگنون کی شاہزادی صاحبہ ویلز کو بطور تحفہ عنایت کی۔

مگر قطع نظر اس امر کے کہ اہل خاندان کو انواع واقسام کے خیالات پیش آتے تھے اور عارضی طور پر رشتہ اتحاد خاندانی کا شکست ہوتا تھا۔ اس سفر کے خیال سے قلوب پر ایک خاص کیفیت طاری ہوتی تھی اور بادشاہ نے باقتضاے شعار قدیمانہ پہلے نماز خاص طور پر ادا کرلی تب اُن کے جہاز نے لنگر اٹھایا۔

مجمع کثیر وانبوہ غفیر نے نعرہ خوشی کے بلند کیئے جب شاہزادہ صاحب لندن کی سڑکون پر ہوکر نکلے تاکہ جہاز سر[6] اپس تک پہونچ جاوین سراپس ایک پرانہ گنجایشی جہاز ہندوستانی افواج کا تھا جو بغرض سفر شاہی کے بعد تبدیل

ف[1] Lord Carrington ف[2] Lord Great Chamberlain

ف[3] Sir Dighton Probyn ف[4] Sir Francis Knollys ف[5] Corsican

ف[6] Seropis

و تجدید ایسا بنا لیا گیا تھا کہ وہ پانی پر بہتا ہوا ایوان شاہی معلوم ہوتا تھا۔

زمانہ سفر مین کوئی واقعات ایسے پیش نہین آئے جو قابل ذکر ہوتے یا جنسے لطف سفر مین فتور پڑتا۔

لارڈ نارتھ بروک[۵۱] وائسرائے ہند جن کا لقب بعد مین ارل آف نارتھ بروک[۵۲] ہو گیا تھا سب سے پہلے جہاز پر سوار ہو کر اندر سمندر کے شاہزادہ صاحب سے ملنے گئے اور بمبئی کو واپس آگئے تاکہ بروقت نزول اجلال ساحل ہند وہ رسم استقبال مین شریک ہون۔

اس بات کے کہنے مین کوئی مبالغہ نہین ہے کہ تمامی بلاد ہند مین ہمالیہ سے تا راس کامورن[۵۳] شاہزادہ صاحب کی تشریف آوری سے جوش عظیم پیدا ہو گیا تھا۔ ساتھ ہی اس کے حال ہی کا واقعہ بغاوت لوگون کی یاد مین تازہ تھا اور ہندوستان کے بعض ذمہ دار افسران کے دلون مین لرزہ پڑ گیا تھا۔ شاہزادہ صاحب کی ذات والاصفات کی حفاظت کا کام سپرد میجر براڈفورڈ[۵۴] کے ہوا جو بعد مین سر ایڈورڈ براڈفورڈ[۵۵] کے لقب سے موسوم ہوے اور جو لندن پولیس کے چیف کمشنر بھی مقرر ہوے۔

یہ کام انھین پر ڈالا گیا کہ رات دن شاہزادہ صاحب کی حفاظت کرین اور انھون نے اس عظیم الشان بار کو بہت خوبی کے ساتھ اٹھا لیا۔ خود ہندوستان مین جو گھر ضوابط و مراسم کا ہے شاہزادہ صاحب کی تشریف آوری کے قبل

۵۱ Lord Northbrook ۵۲ Earl of Northbrook ۵۳ Cape Comorin

۵۴ Major Bradford ۵۵ Sir Edward Bradford

بحث مباحثہ پیش آگئے ۔ دو مثالین درج کیجاتی ہین جن سے خلاصہ اُن مباحث کا معلوم ہوجاویگا ۔

پہلی بحث یہ پیش آئی کہ فرودگاہ سے گورنمنٹ ہاؤس[1] تک حضور شاہزادہ صاحب کس سواری پر تشریف لیجاوین ۔ بعض لوگون کی راے تھی کہ اس فاصلہ کو طے کرنے کے لیے ہاتھی کی سواری مناسب ہوگی لیکن بعد از بحث کامل یہ راے متروک ہوئی اور یہ تجویز ہوا کہ ایشیائی شان وشکوہ کے ساتھ سجی ہوئی اور آراستہ گاڑی زیادہ مناسب ہوگی ۔

پھر یہ بحث پیش آئی کہ دربار مین لارڈ نارتھ بروک[2] کہان نشست کرین ۔ چونکہ لارڈ نارتھ بروک[3] کا عہدہ وائسرائے[4] یعنی نائب السلطنت کا تھا اسلیے وہی اصلی جانشین بادشاہ کے تھے اور بہ نظر آئین قدیم یہ لازم آیا تھا کہ اُنکو شاہزادہ صاحب پر سبقت حاصل ہو ۔ مگر لارڈ نارتھ بروک[5] ایسے حاکم نہ تھے کہ اپنے آپ کو آہنی جکڑبندون سے اسیر خیال کرتے ۔ اُن کو داب وآداب شاہانہ کا امتیاز تھا اور عقل سلیم رکھتے تھے اور جن لوگون نے اُن کو مشورہ دیا تھا کہ اپنے حقوق ومناصب پر بلاجنبش کرنے کے قائم رہین ۔ اُن کو انھون نے جواب نمایان طریقہ پر اس طرح دیا کہ جب وہ استقبال کے لیے بڑھے تو معلوم ہوتا تھا کہ خادم اپنے مخدوم وفرمانروا کے سامنے حاضر ہوا ہے بمبئی مین استقبال نہایت شان وشوکت کے ساتھ ہوا ۔ شاہزادہ صاحب نے

[1] Government House [2] Lord Northbrook [3] Lord Northbrook [4] Viceroy [5] Lord Northbrook

خاص سرداروں و ہندوستانی مشاہیر کو شرف ملازمت کا افتخار بخشا جو جڑاؤ زیور سے آراستہ تھے جس کی قیمت اتنی کثیر تھی کہ اگر ایک ہزار بادشاہ بندی جنگ ہو جاتی تو وہ رقم سب کے زر فدیہ کے لیے کافی ہوتی - میرے نزدیک اس موقع پر کوئی شرم کی بات نہین ہے اگر مین ایک ایسے شاہد کی تحریر کا خلاصہ لکھون جو رسمیات کے وقت موجود تھا - اور جو باتین پیش آتی جاتی تھین اُن پر غور و تامل کی نگاہ ڈالنا چاہتا تھا کیونکہ اُس خلاصہ سے معلوم ہوگا کہ اسوقت بھی جس کو زمانہ دراز گذر چکا ہے شاہزادہ صاحب کو انمول گوہر شعور و سلیقہ کا حاصل ہو چکا تھا - لکھتے ہین -

مرہٹہ سرداران بھی جنکے پاس سوا ے حال کے وقار کی کوئی جوہر ذاتی بروے تاریخ ایسا نہین ہے جس پر وہ افتخار و ناز کر سکین شرف حضوری کے ساتھ ہی ہندوستان کے ہونے والے شہنشاہ کا انداز تبسم دیکھ کر دل دادہ ہو گئے اور جس وقت شاہزادہ صاحب باری باری ہر ایک سے ہمکلام ہوتے تو معلوم ہوتا تھا کہ ہر ایک کا اُن کو قلق اور درد ہے - نوبت با ینجا رسید کہ مہارانا صاحب اُودے پور نے اپنے ابرو کی شکن کو دور کر دیا اور گائیکوار کو اُن پر سبقت و ترجیح دیئے جانے سے جو شکایت گورنمنٹ کی طرف سے اُنکو پیدا ہو گئی تھی اُس کو بالکل بھول گئے - میرے نزدیک کوئی ہندوستانی رئیس ایسا نہ ہوگا جس کو ایوان شاہی سے رخصتی کے وقت فخر اس بات کا نہ ہو کہ اُسکا خاص لحاظ کیا گیا اور اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک چھوٹی سی لفظ (شعور)

Gackwar گائکوار Oodypoor اودیپور

کے اندر کیسی عظیم الشان قوت پنہان ہے کہ محض مخلصانہ تبسم یا نوازش آمیز تکلم سے ایک آن واحد مین یاد تک باقی نہین رہتی اُن بشیار جفاکاریون کی جو کوتاہ اندیش اور خود درایانہ حکام کے ہاتھون رؤسا پر آن پڑتی ہین ۔

زمانۂ قیام بمبئی مین وہانکے انگریز باشندون نے انتظام کیا کہ انگریزی بیڑہ جہازات کے ملاحون کی ضیافت کرین ۔ شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ خود بھی شریک ضیافت ہون گے ۔ اور جس وقت قدم رنجہ فرمایا لوگون نے خوشی کے نعرہ بلند کیئے۔ اس دعوت مین ایک چھوٹا سا واقعہ ایسا پیش آیا جس نے ثابت کیا کہ یہ بات بادشاہ کے اختیار مین تھی کہ متانت کو چھوڑ کر آن واحد مین ظرافت کا طریقہ اختیار کرین اور یہ ایک خاص صفت قدرت کی طرف سے ہمارے بادشاہ کو عطا ہوئی تھی ۔

موقع ایسا آنکر پڑگیا صورت ایسی پیدا ہوگئی کہ شان وشوکت شاہی کو بالاے طاق رکھ کر ہمارے شاہزادہ صاحب کو یہ کرنا پڑا کہ ایک معمولی تخت پر چڑھ کر اپنا گلاس اونچا کرکے باآواز بلند فرمانے لگے ۔

[اے میرے لڑکو ۔ تم سب سے آج ملکر مین بہت خوش ہوا ۔ مین تمھاری تندرستی کا جام نوش کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ بعافیت اپنا سفر ختم کرکے اپنے وطن کو واپس ہون] خیال توکیجیے کہ ایک حیثیت مین وہ بادشاہون کا بادشاہ اپنی اصلی حیثیت کو خیرباد کہکر معمولی ملاحون کے مجمع مین آکر مساوات کے ساتھ شریک ہوگیا۔

اسکے بعد بمقام پونا فوج کا ملاحظہ ہوا ۔ پھر بمقام بردوہ گایکوار سے ملاقات ہوئی

یہان پہلے تو مراسم شاہانہ بجالائے گئے لیکن بعدہ چڑیون کے شکار و چیتا و سور کے شکار و دیگر مشاغل سے دلچسپی ہوئی۔

تھوڑے عرصہ کے بعد شاہی جماعت نے بمبئی کو مراجعت کی اور جہاز پر سوار ہوکر مندراس[۵۱] کی جانب روانہ ہوئی۔ یوم کلان کی تقریب مین شاہزادہ صاحب کلکتہ پہونچ گئے اور وہان بکثرت مراسم شاہی ادا کیئے گئے۔

شاہزادہ صاحب کو خاص مسرت اُس وقت ہوتی تھی جب تار تہ آب کے ذریعہ سے انگلستان سے خبرین آتی تھین۔

سب سے زیادہ پر اثر تقریب جو نہایت شان و تکلف کے ساتھ ادا ہوئی مجمع تھا اُن حضرات کا جن کو تمغہ اسٹار آف انڈیا[۵۲] کا عطا ہوا تھا۔ ایسے صاحبان جو اس شرف سے سرافراز ہو چکے تھے کثرت کے ساتھ جمع ہوئے گرینڈ کمنڈر[۵۳] کا جدید تمغہ پانے والی بیگم صاحبہ بھوپال تھین اور انگریزون مین لارڈ نیپیر اف مگڈالا[۵۴] تھے۔ ہر ایک تمغہ عطا ہونے کے بعد سترہ توپین سلامی کی سر کی جاتی تھین اور لوگون نے کہا ہے کہ یہ مجمع ایسا پر شکوہ تھا کہ اسکا مثل نہین ہو سکتا۔

اب ریل کا سفر شروع ہوا اور سب سے پہلے داخلہ بنارس مین ہوا لکھنؤ مین لارڈ کیرنگٹن[۵۵] کو یہ حادثہ پیش آیا کہ سور کے شکار مین اُن کے شانہ کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اتفاق وقت سے اُسی روز اسی قسم کی افتاد

---

۵۱ Madras ۵۲ Star of India ۵۳ Grand Commander

۵۴ Mogdola of Lord Napier ۵۵ Lord Carrington

لارڈ نپیر آف مگڈلا[1] کو پیش آگئی۔

اس کے بعد دہلی کی سیر کی۔ پھر کاپنور کو تشریف لائے۔ یہان بادشاہ کو نہایت قلق گذرا جب اپنے ہمراہیان کو سنانے کے لیے اُنھون نے باواز اُس کتبہ کو پڑھا جس مین حال مشہور و معروف قتل عام کا لکھا تھا۔ عبارت یہ تھی [یہ مقام ہے یادگار کثیر جماعت عیسائیون خاص کر عورات و معصوم بچون کا جو بیرحمی کے ساتھ یہان پر ہلاک کیے گئے]

کیسی سرعت کے ساتھ شاہزادہ صاحب ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جاتے تھے اور کیسے جوش کے ساتھ ہندوستان کے لوگ متردد ہوتے تھے کہ ایک نگاہ حضرت کی زیارت کرلیوین اور اس تمنا مین اپنے ایشیائی انداز سے کبھی آہستہ آہستہ چلتے تھے کبھی ٹھہر جاتے تھے اور کبھی کچھ سوچنے لگتے تھے مگر حضور شاہزادہ صاحب سبکروی کے ساتھ گذر جاتے تھے کہ تمام رعایا کا مجمع اُن کو دیکھ لیوے۔

ایک ہندوستانی ریاست کے سن رسیدہ رئیس نے اپنے وزیر سے شکایت کے لہجہ مین کہا۔ خیال تو کرو کہ کتنی دور سے ہم شاہزادہ صاحب کو دیکھنے کی غرض سے آئے ہین۔ غور تو کیجیے کہ کتنا فاصلہ ہمنے طے کیا ہے اور ہم کو صرف اسقدر اجازت ملتی ہے کہ ایک لمحہ کے لیے اُن کی صورت دیکھ لیوین۔ وزیر نے جواب دیا۔ آپ نے درست و بجا ارشاد فرمایا مگر غور تو فرمائیے کہ خود شاہزادہ صاحب کتنی دور سے آپکو دیکھنے کے لیے تشریف لائے ہین۔

اس جواب کو سنکر ضعیف رئیس کی تسکین ہوگئی۔

[1] Mogdola of Lord Napier

دوسرے موقع پر بہت سے ہندوستانی سپاہیان جو ایام غدر مین خیر خواہ رہے تھے شاہزادہ صاحب کے سامنے پیش کیے گئے بعض تو ان مین ایسے تھے کہ میلے کپڑے پہنے ہوے تھے بعض ایسے تھے کہ ان کے کپڑے پھٹے ہوے تھے مگر شاہزادہ صاحب نے ایسی باتون پر ذرا لحاظ نہ فرمایا۔ ایک ضعیف العمر آدمی سامنے لایا گیا جس کی بصارت بوجہ اُس زخم کے جا چکی تھی جو انگریزون کے عوض لڑنے مین لگ گیا تھا۔ وہ بوڑھا شاہزادے صاحب کے نزدیک پہونچ گیا تھا مگر صاف طور پر امتیاز نکر سکتا تھا۔

بوڑھے سپاہی نے چلا کر کہا۔ مجھکو دیکھ لینے دو۔ مجھکو دیکھ لینے دو۔

شاہزادہ صاحب نے حکم دیا کہ وہ سپاہی اور قریب بلایا جاوے۔

وہ بوڑھا سپاہی ہاتھ کے اشارہ سے سلام بجا لایا اور اُفتان و خیزان آگے بڑھا اور بغور شاہزادہ صاحب کی طرف دیکھا۔

اُس نے آہ سرد بھر کر کہا۔ اللہ تیرا شکر ہے کہ مین آجتک زندہ رہا اور مین نے شاہزادہ کی صورت دیکھی۔

ہندوستان کے سفر مین بہت وقت شیر کے شکار مین صرف ہوا شاہزادہ صاحب نے پہلا شیر جے پور مین مارا اور جب وہ نیپال مین شکار کھیلتے تھے ایک روز مین چھ شیر شکار کیے۔

شروع سفر سے آخر سفر تک ہندوستان کے دورہ مین شاہزادہ صاحب نے اٹھ ہزار میل کی مسافت خشکی کی اور ڈھائی ہزار میل مسافت تری کی طے فرمائی۔

Nepal نیپال Jeypur جے پور

کمال اطاعت و ادب کے خیالات کو پیش نظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ بہت بڑے مبصر ناٹک و تماشہ کے تھے - اُن کی سوانح مین بکثرت مثالین دستیاب ہون گی جن سے معلوم ہوگا کہ ہر واقعہ سے وہ کوئی نیا خیال پیدا کر لیتے تھے جو آیندہ کو فائدہ مند ہوتا تھا اور اسی ہندوستان کے دورہ سے اُن کو خیالات تزک و احتشام کے اور شوق پابندی ضوابط و آداب شاہانہ کا پیدا ہوا جس کی بجا آوری کے لیے ہر تقریب شاہی مین وہ مبصر ہوتے رہے -

مگر ہندوستان کے سفر کا صرف یہی نتیجہ نہین ہوا کہ ظاہری نمایش کو دیکھکر شاہزادہ صاحب کے دلمین خوشی پیدا ہوئی ہو بلکہ شروع دورہ ہی سے اُن کی نگاہ مین عظمت و شان برطانیہ اعظم کی سمندر پار ممالک کے جچنے لگی جس کا ثبوت کامل طور پر اُس اسپیچ سے ہوتا ہے جو بمبئی مین انھون نے دیا - فرمایا -

[مجھ کو ہمیشہ سے خواہش رہی بلکہ تمام عمر مجھکو شوق رہا کہ ہندوستان کی سیر کرون اور اب کہ میری وہ خواہش پوری ہوئی مین کہ سکتا ہون کہ مجھکو بہت خوشی ہوئی کہ اپنی چونتیسوین (۳۴) سالگرہ کا دن مین نے بمبئی مین بسر کیا - مین بہت خوشی کے ساتھ تمام عمر اُس مدارات کو یاد رکھونگا جو گورنمنٹ نے اور اُن صاحبان نے جو کہ یہان موجود ہین کی ہین - مین نے جو کچھ بمبئی مین دیکھا ہے اُس کے لحاظ سے مین یقین کرتا ہون کہ میرا آیندہ دورہ اس ملک کا اسی طرح خوشگوار ہوگا - یہ ملک ملکہ معظمہ کی وسیع مملکت کا نہایت ضروری حصہ ہے - اس بات کا پتہ کہ اہل ہند نے کس طور پر رائے نسبت شاہزادہ صاحب کی قائم کی میر شہامت علی

کی مختصر مگر شاندار ریمارک سے ہوسکتا ہے۔ اُنھون نے کہا [ہم لوگون کا خیال تھا کہ قیصرہ ہند کا بیٹا کم اخلاق اور متکبر ہوگا کیونکہ بہت سے لوگ جو ہن ملک مین فرمانروا ہین بدتہذیب اور خودپسند ہین۔ مگر یہ دیکھکر ہم لوگ متعجب اور خوش ہوے کہ اُنھون نے ہم کو شریف اور ملکہ معظمہ کی رعایا سمجھا۔ اُنکا تشریف لانا ہمارے لیے ایسا مبارک ہوا جیسا خشک زمین پر ابر رحمت کا نازل ہونا مبارک ہوتا ہے] اس ذکر کے بعد یہ بات رکیک معلوم ہوتی ہے کہ اس بات کے خاتمہ پر کچھ دلچسپ حال اُس کوشش کا بیان کیا جاوے جو گائکوار بروده نے شاہزادہ کے اعزاز کے لیے کی۔ نیت تو اچھی تھی مگر فکر مین بداسلوبی ضرور تھی۔ دل بےتحاشا چاہتا ہے کہ وہ نقل بیان کردون اور مین التجا کرتا ہون کہ رُوساے ہندوستان جو یہ روایت کو دیکھین مجھ کو معاف فرمادین۔ بااینہمہ یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ خود کچھ نہ لکھون بلکہ سرہنری برُوٹ[۵۱] کے قول کو نقل کردون۔ وہ لکھتے ہین۔

ایک نتیجہ ملاقات کا جو اس قدر پولٹیکل نہین ہے جیسا کہ دلچسپ ہے یہ ہوا کہ گائکوار بروده اچانک پندرہ سو سپاہیون کو لے کر آپہونچے۔ تمام سپاہی ہائے لینڈرس[۵۲] کی پوشاک پہنے ہوے تھے مگر ٹانگون پر پٹیان باندھے ہوے تھے شاید یہ خیال کیا گیا ہو کہ کالی ٹانگون پر ہائے لینڈ کی گھگلیان خوشنما نہ معلوم ہون گی۔

---

۵۱ Sir Henry Burdett

۵۲ Highlanders

باب ہفتم

مشاغل کثیرۂ زمانۂ ولیعہدی

۱۸۷۶ء مین شاہزادہ صاحب نے ہندوستان سے مراجعت فرمائی اور اب پھر دورۂ تسلسل اُن کامون کا شروع ہو گیا جو صدی کے چہارم حصہ تک بحیثیت ولیعہدی انجام دیتے رہے تھے۔

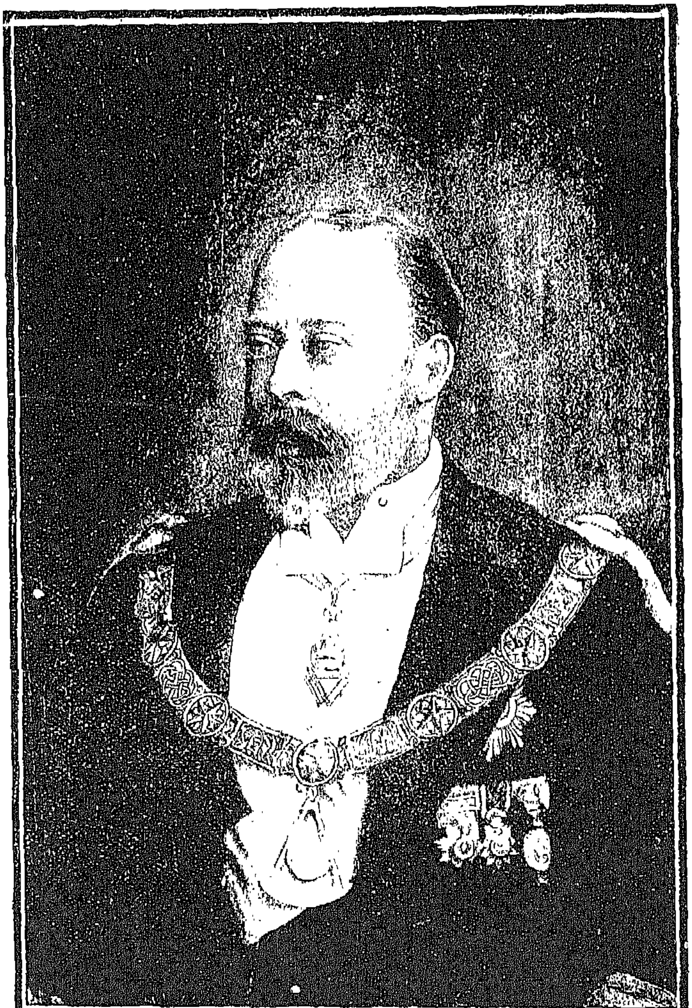
کام ایسا تھا جو مکلف تھا اور ایسا بھی تھا جس کا کوئی غلبہ ہو مگر ان مشاغل مین پچیس سال اور مصروف رہ کر شاہزادہ صاحب کو شعور و حلم و سخن رسی مین ملکہ حاصل ہو گیا۔ کام کا شوق دل مین پیدا ہو گیا۔ رعایا کے درمیان نہ صرف ہر دل عزیز ہو گئے بلکہ برطانیۂ اعظم کی تمام رعایا ممدوح الشان کی معرف بنگئی بلکہ اُن سے محبت بھی کرنے لگی اور اُن کو وہ بات حاصل ہو گئی جو شاہزادگان کو کمتر حاصل ہوتی ہے۔

ایک وقت ایسا آیا کہ بعض صاحبان کو خیال پیدا ہو گیا کہ ولیعہد صاحب کا وقت محض ان مشاغل مین بسر ہوتا ہے کہ تفریح طبع کی غرض سے غیر ممالک کا سفر کرین یا وطن مین قیام پذیر ہو کر دعوت و جلسون کو ذریعۂ حظ نفس کا بناوین شاہزادہ صاحب ہمیشہ سفر مین رہتے تھے۔ نئے ممالک کی سیر کرتے تھے اور نئے لوگون سے روابط اتحاد بڑھاتے تھے۔ مگر غور کیجئے تو معلوم ہو گا کہ ایسے سفر بغرض سیر و شکار نہوتے تھے بلکہ جہان شاہزادہ صاحب تشریف فرما ہوتے تھے وہان

اُن کو سخت کام انجام دینا ہوتے تھے اور قبل وہان پہونچنے کے بہت وقت اُن لوگون کے دریافت کرنے مین صرف ہوتا تھا جن کے درمیان جانے والے ہوتے تھے۔

حالات سے معلوم ہوگا کہ شاہزادہ صاحب نے تمام مملکت مین بطور ایک تجارتی سیاح کے دورہ کیا۔ لفظ فصیح البیان کے معنی پر اگر سختی کے ساتھ لحاظ رکھا جائے تو اطلاق اس لفظ کا شاہزادہ صاحب پر نہین سکتا تاہم ہر موقع پر آپ سپیچ کرنے مین انحضرت نے اس لیاقت سے کام لیا کہ جس مضمون پر کلام کیا سامعین کو تسلیم کرنا پڑا کہ اُس مضمون سے اُن کو بدرجہ کمال واقفیت ہے خواہ وہ مضمون کسی وسیع نوآبادی کے کارخانہ جات کے متعلق ہو یا کسی غیر معروف قصبہ کی دستکاری سے اُس کا تعلق ہو۔ اس امر مین کسی شخص کو مجال سخن نہین ہے کہ جہان کہین شاہزادہ صاحب نے تقریر کی سامعین کے قلوب پر یہی بات منقش ہوگئی کہ اُن لوگون کی فلاح مین جو جو اُن کے سامنے حاضر ہین شاہزادہ صاحب کو دلچسپی ہے اور یہی وجہ ہوئی کہ رفتہ رفتہ جماعت الشیائی کے جملہ طبقہ جات و گروہون مین شاہزادہ صاحب کو درجہ محبوبیت کا حاصل ہوگیا۔

مدبران سلطنت کے خیال مین آنے لگا کہ شاہزادہ صاحب ذی شعور مشیر ہین اور نوآبادیون کے منتظان ماننے لگے کہ وہ ہمدردی کرنے والے ناصح اور شفیق ہین صنعت و دستکاری کے ماہران ۔ فنون مصوری و انشا پردازی کے کاملان و کشف قریسری کے پیروان دستکاریان و ادنی اقسام کے پیشہ وران الغرض جملہ صاحبان فہم اور تمیز کو تسلیم کرنا پڑا کہ قوم کے ہر طبقہ و گروہ کے مشاغل سے شاہزادہ صاحب کو قلبی دلچسپی ہے۔



شاہ ایڈورڈ بطور فرامشن

اور ان جملہ مشاغل مین مبتلا ہوکر اور دیگر تکلیف دہ کامون مین مصروف رہکر مثلاً عمارات کے بنیادی پتھر رکھکر و عجائب خانہ جات کا افتتاح کرکے باہر قسم کے جلسون کی صدر نشینی کرکے بھی شاہزادہ صاحب سلیم الطبع و خوش مزاجی کو کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے -

شاہزادون مین یہ صفت اللہ نے انہین کو عطا کی تھی کہ وہ کبھی نہ کسلمند معلوم ہوتے تھے اور نہ کبھی مزاج مبارک مین برہمی پیدا ہوتی تھی - ہر حالت مین وہ تبسم کنان رہتے تھے اور اُن کو دیکھ کر جملہ حاضرین ذکور و اناث متبسم ہو جاتے تھے -

معمولی لوگ سمجھ بھی نہین سکتے کہ بعض اوقات ایسے پیش آجاتے تھے جنمین شاہزادہ صاحب پر کام کثرت کے ساتھ پڑ جاتا تھا - ایک مرتبہ خیال کرکے لوگون نے دیکھا کہ چھ ماہ کے عرصہ مین اُن کو پورے دو سو سرکاری و نیم سرکاری جلسون مین شریک ہونا پڑا - ایک سال کا عرصہ ہوا کہ اخبار ٹائمس[ل] مین شاہزادہ صاحب کے باافراط فرائض پر نگاہ کرکے لکھا تھا کہ بحیثیت قائم مقامی ملکہ معظمہ کے اُن کو اتنا کام کرنا پڑتا ہے - کہ سخت سے سخت کام کرنے والے انگریز کو بھی اتنا کام نہین پڑتا -

ایک صاحب مستحق مسٹر ٹامس پال[۵۲] نے ایک کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے برٹنس کنگ وکوئین[۵۳] - اس مین شاہزادہ صاحب کی مستعدی کی بابت قابل تعریف خلاصہ یادداشت قلمبند کی ہے اور وہ حسب مندرجہ ذیل ہے -

---

ل Times ۵۲ Mr. Thomas Paul ۵۳ Britain's King and Queen

کوئی دن ایسا ہوتا ہے کہ شاہزادہ صاحب کو کارنوال[1] مین یا دریون کے جلسہ مین شریک ہونا پڑتا ہے دوسرے روز یہ کام کرنا پڑتا ہے کہ کسی غیر ملک کے بادشاہ کو لنڈن[2] کا پورلیشن[3] کے سامنے پیش کرین تیسرے دن یہ کام ہوتا ہے کہ بمقام ہولی ہڈ[4] ایک بندرگاہ کا افتتاح کرین ایسے مواقع یہ صدہا پیش آجاتے ہین شاہزادہ صاحب کا کام قابل اطمینان نہین کہا جاتا جبتک اُن کی ذات سے ایک طرف پوری شان شاہی نہ ہویدا ہو دوسری طرف پوری کیفیت معمولی انسان کی اُن مین پائی نہ جاوے شاہزادہ کی حیثیت سے اُن کو ایسی برتاؤ سے یہ دکھانا چاہیئے کہ اس تقریب سے اُن کو اُسی قدر مسرت حاصل ہوئی جس قدر دیگر حاضرین کو - اُن کا یہ بھی فرض ہے کہ لوگون کے ذہن نشین کردیوین کہ کام جو ہو رہا ہے اُس سے ساری قوم کو تعلق ہے مگر ساتھ ہی اُس کے یہ بھی فرض ہے کہ ثابت کردین کہ اُس خاص مقام کے لیئے وہ کام زیادہ مفید ہے - جب یونان کے بادشاہ کو باشندگان لندن کے سامنے بمقام گلڈہال[5] پیش کرین تو لحاظ اس بات کا رکھین کہ جو شخص خود اُن کا اور شہر کا مہمان ہے وہ نہ صرف نزدیکی اور پیارا رشتہ دار ہے بلکہ جس قدر صفات شاہی ہین وہ سب اُن کی ذات والاصفات مین موجود ہین -

بمقام ٹرورو[6] جب اُن کو بنیادی پتھر خانقاہ کا رکھنا پڑا تو اُن کو دکھانا

---

[1] Cornwall [2] London [3] Corporation [4] Holy-head

[5] Guild-hall [6] Truro

پڑا کہ وہ ڈیوک[۵۱] آف کارنوال بھی ہین اور انگلستان کے تخت و تاج کے وارث بھی ہین۔

جب ہولی ہڈ[۵۲] مین صدارت فرمائی تو اُن کو نام اُن تمام جماعتون کے یاد کرنا پڑے جن کو تعلق اُس نام سے تھا جو اُن کو اختیار کرنا پڑا اور ساتھ ہی اُس کے اس خیال کو بھی پیش نظر رکھنا پڑا کہ جس کام کو وہ کر رہے ہین وہ بہت ہی مفید ہے کیونکہ اسی کی وجہ سے ممالک متحدہ کے دو بڑے حصہ ملکر ایک ہوے جاتے تھے۔

جس سال ہندوستان سے مراجعت فرمائی اسی سال لوگون کو معلوم ہوا کہ شاہزادہ صاحب کو شفا خانون سے زیادہ دلچسپی ہے۔ شفا خانہ نارفک[۵۳] کی عمارت خطرناک حالت مین تھی۔ شاہزادہ صاحب نے نہ صرف اُس کاونٹی[۵۴] بلکہ تمام ملک کے لوگون کو خواب غفلت سے چونکایا اور ایک پر زور تقریر کے ذریعہ سے وہ پُر اثر جوش پیدا کر دیا کہ چند دن کے عرصہ مین تیس ہزار پاونڈ چندہ سے جمع ہو گئے۔

دوسرے موقع پر دیکھا گیا کہ چارنیگ کراس[۵۵] ہاسپٹل[۵۶] کے بازو کے کمرون کا افتتاح کیا۔ الغرض اُن کا شوق شفا خانون کی طرف سال بسال بڑھتا ہی گیا حتی کہ وہی موجد اُس فنڈ کے ہوے جسکا نام ایڈورڈ ہاسپٹل فنڈ[۵۷] ہے

---

۵۱ Duke of Cornwall ۵۲ Holy-head ۵۳ Norfolk ۵۴ County

۵۵ Charing Cross ۵۶ Hospital

۵۷ Edward Hospital Fund

سنہ ۱۸۷۸ء مین لائی سنیس یافتہ وٹلرس اسایلم کی جوبلی کی تقریب ہوئی جس مین شاہزادہ صاحب کو شرکت کرنا پڑی ۔ (یہ وہ مقام ہے جہان شراب ہی فروخت ہوتی ہے) اس چھوٹی سی بات پر اس قدر زور و شور کے ساتھ قیل و قال ہوئی کہ اگر صنعت تلمیح سے کام لیا جاوے تو کہا جا سکتا ہے کہ لوگون نے رسّی کا سانپ بنا لیا ۔

شاہزادہ صاحب ہمیشہ تارکان شراب کے حامی و سرپرست رہے اور اس موقع پر صوفی مشرب لوگون نے غصہ مین آکر بہت بڑا شور و شغب برپا کر دیا اور ہر طرف سے شاہزادہ پر بوچھار طعن و تشنیع کی کر دی ۔

شاہزادہ نے اس جوش و خروش پر ذرا بھی لحاظ نہ کیا بلکہ تقریب کے موقع پر اپنی اسپیچ کے ذریعہ سے طرفین پر اپنا منشا ظاہر کر دیا ۔

اونھون نے فرمایا کہ انھون نے جلسہ مین شرکت اس وجہ سے نہین کی کہ وہ فروخت شراب کے حامی ہون بلکہ وہ حامی ہین ایک خیراتی کام کے جس کی سرپرستی ہر شخص کو کرنا چاہیئے ۔

دوسرے سال مین لوگون نے دیکھا کہ شاہزادہ صاحب کمال رغبت کے ساتھ انتظام نمایش کا کر رہے ہین اور نمایش کا شوق اُن کو نواب دولہ صاحب سے ارث مین ملا تھا ۔

سب سے پہلے سنہ ۱۸۷۸ء مین شاہزادہ صاحب نمایش پیرس مین اپنے ملک کے کمیشن کے افسر ہو کر تشریف لے گئے ۔ اس کمیشن کے کامون پر انھون نے پوری

Victuallers Asylum License ۵ل

توجہ فرمائی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جو شاخ برطن کے سامان کی نہ تھی اُس مین نہایت کامیابی ہوئی ۔

اُسی سال مین ڈیوک آف کلارنس[۵۱] تپ محرقہ مین مبتلا ہوے اور حالت اُن کی نہایت نازک ہوگئی ۔خوش نصیبی سے اُن کو صحت حاصل ہوگئی اور بعد غسل صحت کے وہ امیدوارانہ جنگی جہاز برطانیہ پر بھیجے گئے جہان اُنکے چھوٹے بھائی شاہزادۂ جارج موجود تھے اور جس سے جہاز پر ہر شخص کو الفت تھی جو اسوقت سلطان زمان ہین ۔شاہزادہ صاحب کو باپ ہونے سے اور شاہزادی صاحبہ کو ماں ہونے سے کمال فخر ہوا جب اُنھون نے دیکھا کہ جو ہنبوئی اُن کو جہاز برطانیہ تک لیجانے کے لیے آئی تھی اُسمین اُنکا ایک لڑکا چلا رہا ہے اور دوسرا لڑکا اُس کی پتوار کو ہاتھ مین لیے ہوے ہے ۔

اسی سال مین شاہزادہ صاحب کی ایک بہن شاہزادی ا‍لس[۵۲] کا انتقال ہوگیا جو نیک نفسی کی گریڈ ڈچز تھین ۔ اُن کا انتقال عارضہ خناق سے ہوا اور یہ مرض پیدا ہوا جب وہ تیمارداری اپنے ایک بچہ کی کررہی تھین ۔

۱۸۷۹ء مین دوسرا صدمہ پہونچا جب شاہزادہ کے دوست خاص فرانس کے شاہزادہ صاحب جنگ زولو[۵۳] مین لڑتے ہوے میدان کارزار مین کام آئے ۔ اُسی سال مین ملک آئرلینڈ مین قحط پڑا اُس کے بعد ولیعہد صاحب کے دو چھوٹے صاحبزادہ جہاز بکانٹی[۵۴] پر سوار ہوکر دنیا کے سفر کے لیئے روانہ ہوے اور اسی

---

۵۱ Duke of Clarence ۵۲ Princess Alice ۵۳ Zulu

۵۴ Boochante

سال مین اُن کے بھائی ڈیوک[۱] آف کناٹ کی شادی ساتھ شاہزادی میری[۲] لوی آف پروشیا[۳] کے ہوئی۔

مدت العمر بادشاہ ایڈورڈ[۴] کو شوق رہا کہ اپنی رعایا کو امراض سے بچاوین اور اسی وجہ سے وہ ہمیشہ لوگون کو سمجھاتے رہے۔ کہ پارک[۵] بناوین اور مکانات کے سامنے میدان رکھین۔

۱۸۸۰؁ء اُنھون نے بمقام وہائٹ چیپل[۶] تفریح گاہ کا افتتاح فرمایا جس سے الیسٹ انڈ[۷] کے نو آباد لوگون کو نہایت خوشی ہوئی۔

بہت سے صاحبان کو ناموری حاصل ہو چکی ہے۔ کہ اُنھون نے لوگون کو آمادہ کرکے نو آبادیون مین بسایا۔ لیکن درحقیقت اس معاملہ مین سب سے زیادہ مستحق تعریف کے بادشاہ ایڈورڈ[۸] ہین جنھون نے اس کار خاص مین نمایان کامیابی حاصل کی تھی۔

۱۸۸۱؁ء مین سر جارج میک ارتھر[۹] جو بہت پرانی نو آبادی کے قائم کرنے والے تھے بمقام کلونیل انسٹیٹوٹ[۱۰] ایک جلسہ کے صدر نشین ہوئے بعد ختم دعوت کے شاہزادہ ولیعہد نے ایک اسپیچ کہا جسمین بیان فرمایا کہ اس سے پہلے کبھی کوئی جلسہ ایسا نہین ہوا جسمین جملہ نو آبادیون کے قائم مقامان شریک ہوئے ہون۔

ف۱ Duke of Connaught ف۲ Marie Louise ف۳ Prussia

ف۴-۸ King Edward ف۵ Park ف۶ Whitechapel ف۷ Eest End

ف۹ Sir George McArthur

ف۱۰ Colonial Institute

شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ کانیڈا[1] و نیو فونیڈ لینڈ[2] مین اُن کی مدارات نہایت جوش و خروش سے ہوئی اور افسوس کیا کہ وہ دعوت اسٹریلیا[3] و جنوبی افریقہ کی قبول نہ کرسکے جہان اُن کے لڑکے ہو آئے تھے۔

اس واقعہ کے پانچ برس بعد جب کالونیل[4] نمایش گاہ ہو رہی تھی ایک خط وکتابت درمیان ولیعہد صاحب و لارڈ میر آف لنڈن[5] کے ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک فہرست چندہ کی کھولی گئی تاکہ یہ یادگار جبلی حضور ملکہ معظمہ ایک کلونیل و انڈین اسٹیوٹ[6] کھولا جاوے ۱۸۸۱ء کا دوبارہ ذکر کرنے مین افسوس پیدا ہوتا ہے کیونکہ اُسی سال مین شاہزادہ کے تین دوست راہی ملک عدم ہوئے۔ سٹی ڈین[7] اسٹانلی جو اُن کے لڑکپن کے مشیر تھے اور الگزنڈر سوم ملک روس[8] و لارڈ بیکنسفیلڈ[9] ۱۸۸۲ء مین شاہزادہ صاحب کو سخت صدمہ ہوا تھا جب کسی شخص نے بمقام ڈبلن فنکس پارک[10] مین لارڈ فریڈرک کوینڈس[11] کو ہلاک کر ڈالا۔

دوسرے سال نمایش ماہی گیران و ۱۸۸۴ء مین حفظ صحت و صفائی کی نمایش منعقد ہوئی۔ اُس کے بعد ایک منحوس دن مین بوقت سہ پہر یہ دردناک منحوس خبر آئی کہ خرطوم خالی ہو گیا۔ اور جنرل گارڈن[12] مارے گئے

[1] Canada [2] Newfoundland [3] Australia [4] Colonial

[5] Lord Myor of London [6] Colonial Indian Institute

[7] Dean Stanley [8] Alexandar III of Russia [9] Lord Baconsfield

[10] Dublin Phoenix [11] Lord Frederick Cavendish

[12] General Gordon

جو شاہزادے صاحب بلکہ تمام ملک کے لوگ جنرل گارڈن[۱] کو بہادر سمجھتے
تھے اس لیے فوراً تجویز کیا گیا کہ اس عیسائی سپاہی کے اعزاز مین کوئی
قومی یادگار قائم کیجاوے۔

شاہزادہ صاحب نے اس تجویز سے اختلاف کیا اور یہ راے دی کہ بجاے
اس کے مصر مین ایک اسپتال قائم کیا جاوے جس سے سب قومون کے
آدمیون کو فائدہ پہونچے۔

شاہزادہ صاحب کسقدر محبت گارڈن[۵۲] سے کرتے تھے۔ اور کسقدر اعزاز
اُن کا کرتے تھے اُس کا اندازہ اُس اسپیچ[۵۳] سے ہو سکتا ہے جو شاہزادہ صاحب
نے اُس کمیٹی مین کیا جو یادگار کے معاملہ پر غور کرنے کے لیے جمع ہوئی تھی
شاہزادہ صاحب نے فرمایا سپاہی ہوکر جو خدمات ملکی اُنھون نے انجام دیے
اور انسانی ہمدردی کا جو ظہور اُن سے ہوا اور پاس مذہب عیسائی کا جو
اُنھون نے رکھا یہ سب ایسے معاملات ہین کہ تواریخ مین لکھنے کے لایق
ہین۔ بہت صاحبان چاہین گے کہ اُن کا بت بناکر رکھا جاوے۔ بعض
صاحبان کہین گے کہ کوئی عمارت اُن کی یادگار مین تعمیر کیجاوے۔ لیکن
ہم لوگ جو گارڈن[۵۴] کو پہچانتے تھے یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ اگر گارڈن[۵۵]
زندہ ہوتے تو وہ نہایت درجہ ناپسند کرتے کہ اُن کی یادگار مین کوئی بت
بنایا جاوے یا بڑی عمارت تعمیر ہو۔

اُن کے شوق بہت سادہ طریقہ کے تھے اور ہم سب جانتے ہین کہ اُنکو بہت

---

۱ General Gordon ۵۲ ۵۴ ۵۵ Gordon ۵۳ Speech

فکر تھی کہ اُن کا نام کسی امتیاز کے ساتھ عوام الناس مین نہ لیا جاوے حالانکہ تمام زندگی مین کام وہ ایسے کرتے رہے کہ اُن کے نام کی شہرت قوم مین اسی طرح ہوتی رہی جیسے کہ کسی اور اہل انگلینڈ[51] کی ہوئی ہو جس کو زمانہ حال مین ہم لوگ جانتے ہین -

اُس سال باوجود اس امر کے کہ لارڈ فریڈرک آف کاوندش[52] قتل ہو چکے تھے - یہ بات تحریر کی گئی کہ شاہزادہ صاحب و شاہزادی صاحبہ سرکاری طور پہ آیرلینڈ[53] مین جاوین - جماعت نیشنلشٹ[54] نے غصہ کے ساتھ اختلاف اس تجویز سے کیا اور مسٹر ولیم اوبرین[55] نے جو بمد مسٹر ٹموتھے ہیلی[56] کے اخبار یونائیڈ آیرلینڈ[57] نکالتے تھے - ایک خاص پرچہ اخبار کا نکالا جس مین ہر طبقہ کے مشہور و معروف اہل آیرلینڈ[58] کی راے نسبت اس معاملہ کے درج کی -

ایسی باتون کا ایک طولانی ضمیمہ ہو گیا اور سب نے ایک زبان ہو کر اس تجویز سے مخالفت کی مگر زیادہ تر جماعت اخبار نویسیان نے یہ راے دی کہ شاہزادہ کے آنے پہ لوگ کوئی التفات نہ کرین اور ہر قسم کی مدارات سے اجتناب و گریز کرین -

باد مخالف کے ایسے جھونکون سے شاہزادہ صاحب کو نہ کوئی پریشانی ہوئی اور نہ اُن کے عزم سفر مین فتور پڑا بلکہ دریا اُتر کر وہ ڈبلن[59] مین جا پہونچے - گروہ

---

[51] England [52] Lord Frederick of Cavendish [53] Ireland

[54] Nationalist [55] Mr. William O'Brien [56] Mr. Timothy Healey

[57] United Ireland [59] Dublin

یونینسٹ[ل] کے لوگون نے جوش وخروش کے ساتھ استقبال کیا اور عوام الناس کی خوشی کا اظہار اس طور پر کیا کہ گروہ نیشنالسٹ[۲] کے لوگون نے یہ تدبیر اختیار کی کہ مخالفت کے سامان کو دکھادین - اور اسی وجہ سے شاہزادہ صاحب وشاہزادی صاحبہ حصۂ مغربی مین پہونچے تو انھون نے غیر مرغوب سامان دیکھا جس سے عداوت وبغاوت کا رنگ آشکارا ہوتا تھا۔

دو برس کے بعد تقریب گولڈن جُبلی[۳] درپیش ہوئی - اس تقریب مین شاہزادہ صاحب پر بہت کام پڑگیا اور سخت ذمہ داری اُن کے اوپر آپڑی - اُس جفاکشی کے زمانہ مین اُنھون نے نہایت شعور اور جرأت سے کام لیا۔ غیر ملک کے اکابر وخاندان شاہی کے لوگ بکثرت آئے اور شاہزادہ صاحب نے ہر ایک صاحب کا استقبال بہ نفس نفیس کیا - جملہ مراسم کی سرانجام دہی اور جملہ مہمانون کی مدارات کی نگرانی شاہزادہ صاحب نے بہ نفس نفیس فرمائی - اور اُن سب باتون سے ثابت ہوتا تھا کہ شاہزادہ صاحب کو خاص لیاقت انتظامات کے کرنے کی حاصل ہے۔

۱۸۸۸ء؁ بھی ایسا سال تھا کہ رواج وقدیمہ کے لحاظ سے اُس مین بھی ایسی ہی دھوم دھام ہوتی جیسی کہ جوبلی[۴] والے سال مین ہوئی تھی - کیونکہ اُسی سال شاہزادہ وشاہزادی کی سلور ویڈنگ[۵] کی تقریب ادا ہونے والی تھی (یعنے وہ تقریب جو اُن کی شادی سے پچیس[۲۵] سال گذر جانے کے بعد منعقد ہوتی) مگر

[ل] Unianist [۲] Nationalist [۳] Golden Jubilee

[۴] Jubilee [۵] Silver Wedding

اتفاق سے وہ وقت نہ آنے پایا تھا۔ کہ ایک سایہ ایسا پڑ گیا جس نے تاریکی پھیلا دی یعنی جرمنی[1] کے شاہنشاہ ولیم اول کا انتقال ہو گیا۔

ضرور ہوا کہ تمام شاہی خاندان ماتم نشین ہوجاوے مگر با ایں ہمہ دسویں مارچ کو تقریب کے متعلق خاص انتظام کیا گیا۔ ایک دن کے لیے ماتم اُٹھا دیا گیا اور تمام ارکین خاندان شاہی نے ایوان مارلبرا[2] میں آکر شاہزادہ وشاہزادی کو مبارکباد دی۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اُس روز ملکہ وکٹوریہ نے باوصف اُس صدمہ کے جو شاہنشاہ ولیم[3] کے انتقال سے پیدا ہوا تھا بمقام مارلبرا[4] اپنے بیٹے اور بہو کے ساتھ بار اول طعام تناول فرمایا۔

اُسوقت جو اثر خوشی نے رنج اور رنج نے خوشی کے ساتھ ملکر پیدا کیا اُسکی کیفیت ارک بشپ[5] سیک گی نے جو اُسوقت پیٹر بارا[6] کے لشپ[7] تھے حسب مندرجہ ذیل کینن میکڈانل[8] کو لکھی جو مؤرخ تھے اور کاتب کے دوست تھے وہو ہذا۔

"کیا آپ نے اپنی ناموری کے ساتھ معزز حیات میں کبھی سخت بٹی ہوئی رسّی پر رقص کیا ہے اور کیا آپ نے کبھی ایسا رقص خاندان شاہی کی موجودگی میں کیا ہے۔ آپ یہی جواب دینگے کہ ایسا اتفاق کبھی پیش نہیں آیا۔ اگر آپ کا یہی

---

[1] Germany William I. [2] Marlborough [3] William [4] Marlborough
[5] Archbishop Mcgee [6] Peterborough [7] Bishop
[8] Canon McDonnell

جواب ہے تو مین بلا تکلف عرض کرتا ہون کہ مین آپ سے سبقت لے گیا۔ کیونکہ آج مین نے اُس مشکل تماشے کو انجام دیا ہے اور اُس کو ختم کرکے مین دیکھتا ہون کہ مین بالکل پست ہوگیا ہون۔ تمام اخبارون مین مشتہر ہوچکا تھا اور غالباً آپنے بھی پڑھا ہوگا کہ آج کا دن اس کام کے لیے مقرر ہوا تھا کہ حضور شاہزادہ صاحب[۱] بہ یادگار اپنی سلور وڈنگ[۲] کے بمقام وہائٹ ہال[۳] بموجودگی اپنے خاندان کے عبادت کرین۔ اور بشپ آف پیٹر برا[۴] وعظ کہے کسی صورت مین یہ کوئی آسان بات نہین ہے کہ کسی خاص موقعہ پر جب خاندان شاہی کے لوگ سامنے بیٹھے ہون اور متوسط درجہ کے لوگون کا مجمع ادھر اُدھر ہو تو پادری دونون کو مخاطب کرکے وعظ کے لیے کھڑا ہو۔

پھر اس بات کا بھی خیال کیجیے کہ اس وعظ مین بیچارہ پادری شاہنشاہ جرمنی[۵] کے انتقال کا حوالہ دے اور بادشاہ حال کی تخت نشینی کا بھی تذکرہ کرے اور یہ سب کام چالیس منٹ مین ختم کردیوے کیونکہ اس سے زیادہ عرصہ تک حضور شاہزادہ صاحب کو ساعت وعظ کی تکلیف دینا داخل بدتہذیبی ہے۔ ساتھ ہی خیال کیجیے کہ کیا حال بیچارہ پادری کا ہوگا اگر اُس سے خواہش کی جاوے کہ وہ وعظ کے ذریعہ سے گارڈن بائز ہوم[۶] کیلیے چندہ دوران وعظ مین طلب کرے اور اُس سے یہی حکم ہو کہ اس کام کا تذکرہ بھی کردیا جاوے پس اندر چالیس منٹ کے مجھکو خیرات کا وعظ اور شادی کا وعظ اور سوگ و ماتم کا وعظ سب طرح کا وعظ کہنا پڑا۔ اگر ہوسکے تو اس سے آپ ازنہ میری مشکل کا کرلیوین

[۱] Silver Wedding [۲] Whitehall [۳] Bishop of Peterborough

[۴] Emperor of Germany [۵] Gordon Boy's Home

باب ہشتم

شاہزادہ کا تخت کے زینون پر چڑھنا

بادشاہ ایڈورڈ[1] کی تخت نشینی کو اب بارہ سال باقی رہ گئے تھے اور اس زمانہ کو اُنھون نے اس طرح بسر کیا کہ اپنے سرکاری فرائض انجام دیتے رہے اور پبلک تقریبات مین نہایت خوشی اور سرگرمی کے ساتھ مشارکت کرتے رہے۔

۱۸۸۹ء مین خاص شاہزادہ صاحب کے امور خانہ داری مین ایک سنگین اور ضروری معاملہ پیش آگیا کیونکہ اُس موقع پر اعلان کیا گیا کہ بادشاہ کی سب سے بڑی شاہزادی یعنی شاہزادی لوئیس[2] کی شادی ساتھ لارڈ فایف[3] کے جواب ڈیوک آف فایف[4] کے لقب سے موسوم ہین زمانہ قریب مین منعقد ہوگی۔

یہ ایسی شادی تھی جس سے تمام دنیا کو تعجب پیدا ہوگیا کیونکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ ڈیوک آف کلارنس[5] و ڈیوک آف یارک[6] (نام ہین ولیعہد صاحب کے صاحبزادون کے) کے حالات تندرستی اچھے نہ تھے علاوہ برین دونون شاہزادون مین کسیکی شادی نہ ہو چکی تھی اور قرینہ ایسا پیش آگیا تھا کہ یہ بات ممکن ہوتی تھی کہ کسی اور شاہزادی لوئیس سے کہا جاوے کہ وہ بطور ملکہ زمام حکومت اپنے ہاتھ مین لیوین۔ شاہی حلقہ مین خیال کیا جاتا تھا کہ جب عرصہ دراز سے اتحاد چلا آتا ہے

---

[1] King Edward
[2] Princess Louise
[3] Lord Fife
[4] Duke of Fife
[5] Duke of Clarence
[6] Duke of York

تو ممکنات سے ہے کہ اس طور پر نسبت کا تعین ہو جاوے۔

کئی سال سے شاہزادہ ولی عہد صاحب نے لارڈ فایف[۱] کے اعزاز کو بڑھا رکھا تھا۔ جب لارڈ فایف نے اجلاس ہاوس آف لارڈس[۲] مین نشست کی تو ولیعہد صاحب نے اُن کو منصبی کام کی تعلیم دی۔ تمام مملکت مین ناکتخدا سردارون مین صرف اُنھین کا ایک گھر ایسا تھا جہان شاہزادی ویلز صاحب[۳] مہان ہو کر تشریف لے گئین۔ کوئین وکٹوریہ[۴] کی عادت تھی کہ اراکین خاندان شاہی کی شادیون مین بہت چھان بین فرماتی تھین لیکن اس شادی کو ممدوحہ نے بھی خوشی کے ساتھ منظور فرمایا تھا اس امر کے اظہار کے لیے کہ ممدوحہ نے رضا و رغبت کے ساتھ شادی کو منظور فرمایا وہ بہ نفس نفیس سینڈرنگھم[۵] کو تشریف لے گئین۔

جیسا کہ کمتر ہوتا ہے اور ممدوحہ کے اشارہ سے ارونگ[۶] کو شاہی حکم ملا کہ تماشا مرچنٹ آف وینس و بلس[۷] کا دکھلا دین۔

اُسی سال مین ولیعہد صاحب نمایش فرانس مین برٹش کمیشن[۸] کے کرسی نشین ہوئے اور اپنی مستعدی سے پیرس[۹] مین انگریزی اشیا کی نمائش کے وقت دوسری مرتبہ کامیابی حاصل کی۔ جس وقت نمائش کا افتتاح ہوا شاہزادہ صاحب نیم سرکاری طور پر پیرس مین تشریف فرما ہوے۔ اور ایفل ٹاور[۱۰] پر چڑھے۔ تجویز کیا گیا تھا کہ شاہزادہ صاحب مناسب موقع پر اسپیچ فرماوین۔ لیکن

[۱] Lord Fife [۲] House of Lords [۳] Princess of Wales

[۴] Queen Victoria [۵] Sandringham [۶] Irying

[۷] Merchant of Venice and the Bells

[۸] British Commission France [۹] Paris [۱۰] Eiffel Tower

ہوا ایسی زور کے ساتھ چل رہی تھی کہ آپ نے صرف چند الفاظ بطور ضابطہ ارشاد فرما دیئے۔

اب ہم ایسے واقعہ کا ذکر کرتے ہین جس کا لکھنا کسی قدر دشوار ہے بعض صاحبان کا خیال ہے کہ اس واقعہ کا ذکر مطلق نہ کیا جاوے لیکن چونکہ ہماری غرض یہ ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ[۵۱] کے حالات کو مختصراً بلا کم و کاست بیان کرین اور جو کچھ سوانح قلم بند کرین انمین غلط مداحی کے حالات نہ ہون اس لیے ہم اس واقعہ کا ذکر ضرور لکھین گے۔

وہ مشہور معاملہ قمار بازی کا ہے اور جن حالات کو مین بیان کرنا چاہتا ہون وہ ایسے ہین کہ عرصہ دراز کے بعد بھی جب ان پر غور کیا جاتا ہے تو ان سے بادشاہ کی تعریف ہی نکلتی ہے کوئی الزام ان پر عاید نہین ہوتا۔

سنہ ۱۸۹۱ء مین گھر گھر تذکرہ ایک مقدمہ کا ہو رہا تھا جسمین ممکن تھا کہ حضور شاہزادہ صاحب کو بطور گواہ عدالت مین جانا پڑے۔ اس مقدمہ کی تحقیقات اپریل سنہ ۱۸۹۱ء مین ہوئی اور وہ مقدمہ پیدا ہوا تھا تاش کے کھیل سے جو ٹرنبی کرافٹ[۵۲] مین بمکان مسٹر آرتھر ولسن[۵۳] ہوا تھا۔ جن کے مکان پر شاہزادہ صاحب بزمانہ ولیعہدی اکثر تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔

ایک جماعت مہمانان کی جس مین خود شاہزادہ ویلز[۵۴] و مسز ولسن[۵۵] و مسٹر و مسز لائیٹ گرین[۵۶] و مسٹر برکلی لویٹ[۵۷] و سر ولیم کارڈن کمنگ[۵۸] شریک تھے

[۵۱] Edward [۵۲] Tranby Craft [۵۳] Mr. Arthur Wilson

[۵۴] Prince of Wales [۵۵] Mrs. Wilson [۵۶] Mr. and Mrs. Lyeett Green

[۵۷] Mr. Berkley Levett [۵۸] Sir William Gordon Cumming

اور مسٹر[۵۱] ولمیس کے ساتھ تاش کھیل رہے تھے - سر ولیم[۵۲] برابر بازی جیت رہے تھے - انجام کار مہمانان نے بسر گروہی مسٹر[۵۳] برکلی لویٹ علانیہ طور پر انکو الزام دغا دہی کا لگایا -

صورت معاملہ کی نازک ہوگئی اور خود شاہزادہ صاحب کو یقین ہوگیا - کہ مہمانان کو جو اشتباہ سر[۵۴] ولیم پر ہے وہ غلط نہین ہے پس آیندہ کی دقّت کو بچانے کی غرض سے سر[۵۵] ولیم کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ایک دستاویز لکھین جس مین اپنے قصور کا اعتراف کرین -

مسٹر[۵۶] ولیم نے غصہ کے ساتھ اس دستاویز لکھنے سے انکار کیا اور اُن پر جو الزام تاش کے کھیل سے بے ایمانی کرنے کا لگایا جاتا تھا اُس سے بریت حاصل کرنے کی نیت اور اپنی شہرت اور عزت کو برقرار رکھنے کی مصلحت سے اُنھون نے عدالت ہائی کورٹ مین پانچ مہمانون پر نالش دائر کردی -

شاہزادہ ولیعہد صاحب بمثل معمولی آدمیون کے سفینہ بطور گواہ تعمیل کیا گیا لیکن جب اجلاس کا وقت آیا تو شاہزادہ صاحب کے رتبہ کا قدرتی طور پر حاکمان عدالت کو لحاظ آیا اُنھون نے اجازت دی کہ ججان کے برابر نشست کرین - اُس تحقیقات کے وقائع نگارون نے لکھا ہے کہ سامان زیادہ تر مثل تھیٹر کے تھا عدالت کا سا سامان نہ تھا -

عدالت کا دالان اور چارون طرف کی شہ نشین وضعدار خواتین سے

---

۵۱ Mrs. Wales ۵۲ ۵۳ ۵۴ ۵۵ Sir William ۵۳ Mr. Berkley Levett

۵۶ Mr. William

بھری ہوئی تھی۔

جو برابر دوربین لگا لگا کر کارروائی کو دیکھ رہے تھے۔ بارسٹران[۱] ووکلا[۲] بھی کثرت کے ساتھ حاضر عدالت تھے۔ سر ایڈورڈ کلارک[۳] مع سی ایف گل[۴] اپنے جونیر کے منجانب سر ولیم[۵] حاضر عدالت ہوئے اور سر چارلس رسل[۶] جو بعدہ لارڈ چیف جسٹس[۷] کے عہدہ پر ممتاز ہوئے بہمراہی مسٹر السکویتھ[۸] حال وزیر اعظم انگلستان منجانب مدعا علیہم حاضر ہوئے۔ مسٹر ایڈورڈ کلارک[۹] نے جو اُس وقت سالسٹر جنرل[۱۰] تھے اپنے موکل کی جانب سے بڑی شد و مد کے ساتھ حالات مقدمہ کے بیان کیئے اُنھوں نے پورا زور مدعا علیہم کی جانب سے اس واقعہ پر دیا کہ سر ولیم گارڈون کمنگ[۱۱] معمولی قاعدہ کے ساتھ کھیل رہے تھے اور مرتکب اُس قبیل چالاکی کے نہین ہوئے جس کو تاش کھیلنے والوں کی اصطلاح سے بھی داؤں کو لگا بولتے ہین یعنی یہ ہے کہ تاش کھیلنے والا جب دیکھے کہ پتہ اُس کی موافقت کر رہا ہے وہ بازی کے اختتام پہ داؤں بول دیوے۔

جب سر ولیم[۱۲] شہادت ادا کرنے آئے تو اُنھون نے لاابجسٹ ہوکر شہادت مطابق بیان اپنے کونسلی کے ادا کی اور حالانکہ سر چارلس رسل[۱۳] نے کوئی دقیقہ جرح کرنے کا اُٹھا نرکھا وہ برابر یہی کہتے رہے کہ اُنھون نے کبھی ناجائز طور پر اپنے داؤن کو

---

[۱] Barristers [۲] Vakils [۳] Sir Edward Clarke

[۴] Mr. C. F. Gill [۵، ۱۲] Sir William [۶، ۱۳] Sir Charles Russell

[۷] Lord Chief Justice [۸] Mr. Asquith [۹] Mr. Edward Clarke

[۱۰] Solicitor General [۱۱] Sir William Gordon Cumming

نہین بڑھایا۔

دوسرے روز ولیعہد صاحب گواہون کے کٹہرے مین مثل معمولی لوگون کے کھڑے ہوے اور سر[51] ایڈورڈ کلارک نے جب اُن کو مخاطب کیا تو سر یا حضور کہکر مخاطب کیا۔ سر[52] چارلس رسل نے بھی اُسی الفاظ سے شاہزادہ صاحب کو مخاطب کیا۔

شاہزادہ صاحب نے اپنی شہادت نہایت صفائی کے ساتھ ادا کی۔ مگر تمام حاضرین عدالت کے دلون مین انتشار پیدا ہو گیا جب شاہزادے صاحب نے بیان کیا کہ جس وقت وہ بطور بنکر[53] (تحویلدار) کام کر رہے تھے تو اُنھون نے سر ولیم[54] سے کہا تھا کہ وہ افراط کے ساتھ جیت رہے ہین۔ یہ بھی بیان کیا کہ اُس وقت اُنکی سمجھ مین یہ نہین آیا کہ وہ دغابازی کر رہے ہین بجواب سوال سر[55] چارلس رسل شاہزادہ صاحب نے بیان کیا کہ جب مین نے سر ولیم کو مشورہ دیا کہ وہ دستاویز پر دستخط ثبت کرین۔ مین سمجھتا تھا کہ میری راے اسی کے واسطے مفید ہے قبل اس کے کہ شاہزادہ صاحب گواہون کے کٹہرے سے باہر جاوین ایک چھوٹی حیثیت کا جوری والا آدمی اُٹھ کھڑا ہوا اور اُس نے دو ضروری سوالات شاہزادے صاحب سے کیے۔

(الف) آیا شاہزادہ صاحب نے کبھی سر ولیم[56] گارڈن کمینگ کو دغابازی کرتے دیکھا تھا۔

(ب) کیا شاہزادہ صاحب کی راے مین وہ مجرم ہین۔ بجواب سوال اوّل

[51] Sir Edward Clarke [52] Sir Charles Russell [53] Banker

[54] Sir William [55] Sir Charles Russell [56] Sir William Gordon Cumming

کے شاہزادہ صاحب نے فرمایا کہ جب مین تحویلدار کے طور پر کام کر رہا تھا مین بے ایمانی کرتے دیکھ نہ سکتا تھا اور امید نہ تھی کہ احباب کے حلقہ مین بے ایمانی کی جاوے بجواب دوسرے سوال کے کہا کہ سر ولیم[1] پر الزام لگانے والون کی تعداد ایسی کثیر ہے کہ اُن کے اقوال کو باور کرنا ہی قرین عقل ہے۔ شہادت مین یہ بات معلوم ہوئی کہ وہ شب متواتر جو قمار بازی ہوتی رہی اُس مین داؤن بڑے بڑے نہ لگائے جاتے تھے تاہم سر ولیم[2] نے پچیس ہزار دو سو پاؤنڈ کی رقم جیتی۔

سات روز تک تحقیقات ہوتی رہی اور پھر دس منٹ غور کرنے کے بعد جوری نے اپنی رائے موافق مدعا علیہ کے ظاہر کر دی۔

جن صاحبان کو اپنی تحقیقات کی کیفیت یاد ہے اُن کو یہ بھی یاد ہوگا کہ نہ صرف ہمارے ملک مین بلکہ تمام بر اعظم اور امریکہ مین بھی ایک جوش پھیل گیا تھا۔

بعض صاحبان نے شاہزادہ صاحب پر سخت اعتراضات کیئے۔ مگر جب لوگون نے دیکھ لیا کہ ایک ناخوشگوار معاملہ مین شاہزادہ صاحب نے جو کچھ بیان کیا وہ راست تھا اور اُن کا انداز بھی شریفانہ رہا تو اُنکی زبانون سے تعریف ہی نکلی الزام کسی نے نہ لگایا۔

خود شاہزادے صاحب کا خیال اس معاملہ کی نسبت کیا ہوا اس کا اندازہ اُنکے خاص الفاظ مین اُس چِٹھی[3] سے ہو سکتا ہے جو اُنھون نے اپنے پرانے دوست ڈاکٹر بنسن[3] کو لکھی جو اُسوقت کنٹربری[4] کے ارک بشپ[5] تھے۔

---

[1] و [2] Sir William [3] Dr. Benson

[4] Canterburry [5] Archbishop

اتفاق ایسا ہوا کہ یہ چھٹی چند سال تک ظاہر نہ ہوئی بلکہ جب آرک بشپ[1] کی سوانح عمری لکھی گئی تب اُن لوگون کو اپنی چھٹی کے وجوہ سے اطلاع ہوئی۔

چھٹی یہ ہے

آپ کے عنایت نامہ مورخہ دس ماہ حال کو پڑھکر میرے دل پر بہت اثر ہوا کیونکہ مین سمجھتا ہون کہ محض بہ اقتضاء محبت آپ نے نسبت اُس واقعہ کے لکھا ہے جس پر ہمارے اور آپ کے درمیان مباحثہ ہوچکا ہے اور جس واقعہ سے آپ کو معلوم ہے کہ مجھکو بہت تکلیف اور تکدّر پیدا ہوگیا تھا۔ حالانکہ تحقیقات کا کسی کو اس قدر افسوس نہوگا جسقدر مجھکو ہوا۔ میرے امکان مین نہ تھا کہ مین اُس کو روک سکتا مگر اخبار نویسان کو موقع مل گیا کہ وہ میرے اوپر جگر خراش اور غیر منصفانہ حملہ کرین یہ جانکر کہ مین اپنی صفائی نہین کرسکتا گو مین یقین کے ساتھ نہین کہہ سکتا مگر قرین قیاس ہے کہ ایسی نکتہ چینیون کے اعتراضات پولیٹکل[2] وجوہ سے ہون اب وہ تمام معاملہ درگور ہوگیا۔ مین سمجھتا ہون کہ اب خلاف موقع ہوگا کہ مین عام طور پر پھر کوئی ذکر اس دردناک معاملہ کا کرون جس کی وجہ سے میرے اوپر درشت فقرات کی بوچھار نہ صرف اخبار نویسان کی طرف سے بلکہ لو چرچ[3] خصوصاً غیر مقلدین کی طرف سے ہوگئی۔

مین خوب واقف ہون کہ ہمارے ایسے آزاد ملک مین ہر شخص کو کامل اختیار ہے کہ اظہار اپنی راے کا کرے لیکن مین خیال کرتا ہون کہ عوام الناس کو یہ حق حاصل نہین ہے کہ واقعات کو جاننے کے بغیر میری نسبت نتائج اخذ کرلیوین۔

---

[3] Low Church [2] Political [1] Arckbishop

مین قمار بازی سے وحشت کرتا ہون اور اپنے امکان بھر کوشش کر کے دیگر لوگون کو
ہمیشہ قمار بازی کی طرف راغب ہونے سے باز رکھتا ہون۔ کیونکہ میری راے مین مثل
شراب خوری کے قمار بازی بھی عظیم ترین بلا ہے جو کسی ملک پر نازل ہو سکتی ہی۔ ممکن ہے
کہ گھوڑ دوڑ قمار بازی ہو جاوے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ قمار بازی نہ ہو جاوے
مین نے ہمیشہ سمجھا ہے کہ وہ ایک شجاعت کا کھیل ہے جس کا ہر طبقہ کے انگریزون
کو شوق ہے اور کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ داخل قمار بازی سمجھا جاوے۔
ارک بشپ[۵۱] صاحب نے جو کچھ لکھا ہے ساتھ صدق دلی کے لکھا ہے کیونکہ
مین آپ کو کئی سال سے اچھی طرح جانتا ہون۔
مین مکرر شکریہ آپ کے عنایت نامہ کے لیے ادا کرتا ہون اور مین امید کرتا ہون
کہ جو رخصت آپ نے لی ہے وہ آپ کے لیئے مفید ثابت ہو۔

مین ہون
آپکا صادق نیازمند
البرٹ ایڈورڈ

اس معاملہ کے متعلق ایک واقعہ معنی خیز یہ ہے کہ جس روز جوری نے فیصلہ موافق
مدعا علیہم کے سنایا اُس کی صبح کو سر ولیم گارڈن کمنگ[۵۲] کی شادی کا اعلان ہوا۔
اسی سال بار اول ولیعہد صاحب کی اولاد کی اولاد ہوئی یعنی بمقام ایسٹ
سین لاج[۵۳] ڈچز آف فایف[۵۴] کے بطن مبارک سے لڑکی پیدا ہوئی۔

۵۱ Archbishop ۵۲ Sir William Gordon Cumming
۵۳ East Sheen Lodge ۵۴ Duchess of Fife

اُس سال ولیعہد صاحب کی پچاسوین سال گرہ ہوئی اور کسی شخص نے جس کو ہندسہ بازی کا شوق تھا حساب کرکے بتایا کہ عیسائی گرجاؤن مین ولیعہد صاحب کے لیے ایک سنکھ مرتبہ دعا مانگی گئی۔

مرض تپ محرقہ کا جس سے شاہی خاندان کے ارکین ہمیشہ خوف کرتے تھے ماہ دسمبر مین پھر پیدا ہوا۔ شاہزادہ جارج[۱] جواَب بادشاہ جارج ہین سخت علیل ہوگئے اور قریب مرگ ہوگئے۔ خاندان شاہی کو پسندیدہ نہ معلوم ہوا کہ ان کی بیماری کو پوشیدہ رکھا جاوے اور اسوجہ سے جب تک اُن کا مزاج روبصحت ہوا عوام الناس کو برابر معلوم ہوتا رہا کہ اُن کی علالت بہت سخت ہے۔

اگلے سال اعلان کیا گیا کہ شاہزادی وکٹوریہ میری آف ٹک[۲] کی شادی ساتھ ڈیوک آف کلارنس[۳] کے قرار پائی ہے۔ اس تقریب کو عوام الناس نے بہت پسند کیا کیونکہ سب لوگ اُن کو شاہزادی مئے[۴] کہتے تھے اور اُن سے محبت کرتے تھے پھر بعد تیوہار کرسمس[۵] کے حادثہ انتقال ڈیوک آف کلارنس کا دفعتاً آگیا۔ وہ بمقام سینڈرنگھم[۶] اپنی والدین کے ساتھ تیوہار کرسمس کے شاغل یعنی مصروف تھے کہ دفعتاً زکام پیدا ہوا اور اُسی کی وجہ سے مرض انفلوانزا پیدا ہوگیا اور وہ ایک ہفتہ کے اندر رہگرائے عالم جاودانی ہوئے۔ اس واقعہ سے صدمہ جانکاہ نہ صرف خاندان شاہی کو بلکہ تمام ملک کو ہوا۔

خود شاہزادے کے دل پر جو گذرا اُس کا حال اُس چٹھی کے خلاصہ سے

---

۱ George ۲ Princess Victoria Mary of Teck

۳ Duke of Clarence ۴ Princess May ۵ Christmas

۶ Sandringham

معلوم ہوگا جو بعد اس حادثہ کے اُنھون نے ارک بشپ بنسن[1] کو لکھی مضمون یہ تھا۔ اُن کو اٹھائیسوان سال شروع تھا۔ آج ہی کے روز ایک مہینہ کے بعد اُن کی شادی ایک نوجوان شریف لڑکی کے ساتھ ہوتی اور اُن کو امید پڑتی کہ اُن کی آیندہ زندگانی خوشی کے ساتھ اور بابل مین صرف ہوگی۔ مگر افسوس صد افسوس اُن کا خاتمہ ہوگیا۔ اُن کی دلھن اب اُن کی بیوہ سنگیٹی بلا اس کے کہ کبھی اُن کی زوجہ بنی ہو۔ اللہ کی باتین سمجھ مین نہین آتین اور شان عبدیت سے بعید ہے کہ بندہ ہوکر ہم آہ و زاری کرین کیونکہ وہ جو کچھ کہ کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے اور مین سمجھتا ہون کہ میرا پیارا بچہ اب زیادہ خوش ہے بہ نسبت اس کے کہ وہ دنیا مین رہتا اور دنیا کی تکالیف و ہوا و ہوس مین مبتلا ہوتا۔

ہم کو اس بات سے بھی صبر آتا ہے کہ نہ صرف ہمارے مہربان احباب بلکہ ہر گروہ کے لوگ ہمسے ہمدردی کرتے ہین۔

انچہ نصیب ست بہ ہم می رسد
ورنہ ستانی بہ ستم مے رسد

انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس صدمۂ عظیم پڑ جانے کے بعد شاہزادہ صاحب اپنا غم غلط کرنے کے لیئے بدل و جان مصروف ہوکر کام شاہی کمیشن مین کرنے لگے جو محتاجین کی سکونت کے حالات دریافت کرنے کی غرض سے مقرر ہوا تھا۔ اس کمیشن مین شاہزادہ صاحب نے بہت محنت کے ساتھ کام کیا مگر اُس کا کسی سے ذکر تک نہ کیا اور وہ چلتے تھے

[1] Archbishop Benson

کہ اسیطرح کے دیگر کمیشنون مین بھی وہ کام کرین مگر ضابطہ سرکاری نے ہارج ہوکر اُن کے ارادہ کو پورا نہ ہونے دیا۔ خیال یہ کیا گیا کہ جب ولیعہد صاحب کسی کمیشن کے ممبر ہوکر اجلاس فرماتے ہین تو اُن کے افعال قریب بہ سرکاری افعال ہونے کے پہونچ جاتے ہین اور یہ بات خطرہ انگیز تصور ہوئی ۔ یہ بات قابل ہزار افسوس کے ہے کیونکہ ولیعہد صاحب کو ہر طرح سے ایسی لیاقت و طاقت حاصل تھی کہ وہ ہر شاہی کمیشن کے بہمہ وجوہ قابل ممبر ہو سکتے تھے ۔

اُن کا علم دنیا و اہل دنیا و اشیاء دنیاوی کا کامل اور پختہ تھا اور زود فہم ایسے تھے کہ ہمیشہ ضروری اور اصلی بات کو جلد سمجھ جاتے تھے ۔

سنہ ۱۸۹۳ء مین لوگون کو تعجب سا ہوگیا جب بار اول یہ خبر شائع ہوئی کہ شاہزادی مے[۱] (جو پہلے ڈیوک آف کلارنس سے منسوب تھین) کی شادی ساتھ ڈیوک آف یارک[۲] سے ہونے والی ہے مگر بجائے تعجب اب ایک جوش پھیل گیا کیونکہ جہاز ران شاہزادہ سے تمام رعایا کو دلی انس تھا اور شاہزادی مے[۳] کی بابت سب لوگون کو عقیدہ تھا کہ اُن مین پوری قابلیت بادشاہ بیگم ہونے کی موجود ہے ۔ تمام انتظامات شادی کے سادگی کے ساتھ ہوئے ۔ جس کا حال اُس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے ۔ جو ڈچز[۴] نے لکھی ۔ لکھا کہ مین نے ارادہ کرلیا ہے کہ جتنا ریشم صرف ہوگا انگلینڈ[۵] سے لیا جاوے فلالین ویلس[۶] سے آویگی کل کل اسکاٹ لینڈ[۷] سے لیجاوے گی ۔ اور جتنا لچکہ ٹھپہ مطلوب ہوگا وہ

حاشیہ ۱ و ۳ Princess May ۲ Duke of York ۴ Duchess ۵ England

۶ Wales ۷ Scotland

پورا پورا آئرلینڈ[۵۱] سے لیا جاوے گا اسپیٹل فیلڈ[۵۲] کے نوربافان نے لباس عروس بُن کر تیار کیا جو کمخواب نقرئی کا اور سفید رنگ کا تھا اور جس پر پھول گلاب اور دیگر اقسام کے موقع کے مناسب نکالے گئے تھے۔

نکاح سینٹ جیمس[۵۳] کے شاہی گرجا مین پڑھا گیا۔ اور حاضرین مین روس[۵۴] کے زار و ڈنمارک[۵۵] کے بادشاہ و بادشاہ بیگم موجود تھے۔ بعد شادی کے جب نوشاہ مع اپنی دُلھن کے سڑکون پر ہو کر گذرا رعایا نے ہر چہار جانب سے شور مبارک و سلامت کا برپا کیا۔

شاہزادہ صاحب ملک روس کو تشریف لے گئے تا کہ زار الگزنڈر[۵۶] تجہیز و تکفین مین شریک ہون اور جب مراجعت فرمائی تو روس و انگلستان کے تعلقات مین جو پیچیدگی عرصہ دراز سے پڑی ہوئی تھی اس مین علانیہ طور پر اصلاح شروع ہوئی اور کہا جا سکتا ہے کہ اس مقام سے ہمارے بادشاہ نے جہاد صلح و آشتی کا شروع کیا۔

اسکے بعد شاہزادے صاحب نے ٹاور برج[۵۷] کا افتتاح فرمایا اور بمقام کارنروان[۵۸] ویلش ایسٹڈفاڈ[۵۹] مین شریک ہوئے۔ یہان ولیعہد صاحب کو خطاب لارڈ وتھ ڈیہاگ[۶۰] کا اور شاہزادی صاحبہ کو خطاب ہافڈر پریڈون[۶۱] (باعث نشاط برٹن) اور شاہزادی صاحبہ کلان کو خطاب بڈگ[۶۲] کا ملا۔ اور آجکل اہل ویلش[۶۳] ملکہ بڈوسیا کا نام

۵۱ Ireland ۵۲ Spitalfield ۵۳ St. James
۵۴ Czar of Russia ۵۵ Denmark ۵۶ Czar Alexander ۵۷ Tower Bridge
۵۸ Carnarvon ۵۹ Wales Eisteddfod ۶۰ Lordwith Dyingsog
۶۱ Hoffder Prydoin ۶۲ Buddug ۶۳ Boadicea Welsh

اسی طور پر لیتے ہین۔

دو برس کے بعد شاہزادہ صاحب نے چاہا کہ برطانیہ مین کہ جس ملک سے انھون نے خطاب حاصل کیا ہے اُس کے ساتھ محبت رکھتے ہین لہذا وہ رضامند ہوگئے کہ جو ویلش[۵۲] یونیورسٹی بمقام کارنروان[۵۲] قائم ہوئی تھی اُس کے اول چانسلر[۵۳] مقرر ہون۔ دوسرے سال موقعہ ڈائمنڈ جوبلی[۵۴] کا آگیا اور چونکہ ۱۸۸۷ء کی جوبلی مین تمام مراسم کے انصرام مین نمایان کامیابی حاصل کی تھی اس لیے اس مرتبہ اُن سے کہا گیا کہ جو تقریبات ہونیوالی تھین اُن کا سرانجام کرین۔

پھر اُنھون نے نمایان کامیابی حاصل کی اور بمقام اسپاٹہیڈ[۵۵] جو ریویو[۵۶] افواج بحری کا ہوا اُس مین وہ بطور قائم مقام ملکہ معظمہ کے شریک ہوے۔ جوبلی کی یادگار مین جو خطابات عطا ہوئے اُن مین شاہزادہ صاحب کو بھی انعام ملا۔ بہ اقتضاے الطاف خسروانہ حضور ملکہ معظمہ نے ولیعہد صاحب کے لیے ایک جدید و خاص اعزاز تجویز فرمایا اور اُس کا اعلان سرکاری طور پر حسب ذیل کیا گیا۔

بہ تقریب ڈائمنڈ جوبلی[۵۴] علیہ حضرت ملکہ معظمہ نے براہ الطاف خسروانہ فیلڈ مارشل[۵۸] ہز رائل ہائی نس پرنس آف ویلز کے ۔جی و جی ۔سی ۔بی۔[۵۹] کو گرینڈ ماسٹر[۶۰] و پرنسپل نائٹ[۶۰] میوسٹ آنریبل آرڈر آف دی باتھ[۶۱] کا گرینڈ کراس[۶۲] مقرر فرمایا۔

---

۵۱ Welsh University ۵۲ Carnarvon ۵۳ Chancellor

۵۴ Diamond Jubilee ۵۵ Spithead ۵۶ Review

۵۸ His Royal Highness the Prince of Wales. Field Marshal

۵۹ K.G., G.C.B, ۶۰ Grand Master ۶۰ Principal Knight

۶۱ Most Honourable Order of .. Bath ۶۲ Grand Cross

یہ یادگار ڈائمنڈ جوبلی شاہزادہ صاحب وشاہزادی صاحبہ دونون نے عوام الناس کے فائدہ کے لیے ایک ایک تجویز پیش کی۔

شاہزادہ صاحب کی تجویز یہ تھی کہ ہاسپٹل فنڈ[۵۱] قائم کیا جاوے جس کا تعلق لنڈن کی اسپتالون کی مالی حالت سے ہو جو عرصہ دراز سے بگڑی ہوئی تھی۔

ہر شخص واقف ہے کہ اُس فنڈ مین بہت بڑی کامیابی ہوئی اور ہزارہا غریب لوگ شاہزادے کے فیاضانہ اور نیک خیال کے شکرگذار ہین جس کے اقتضاء سے جوبلی کے موقع پر ایک ایسا فنڈ قائم کیا جس سے اُن کے تکالیف دور ہوے۔

شاہزادی الگزنڈرا[۵۲] کی یہ تجویز تھی کہ لنڈن کے غربا و مساکین کی دعوت کرین بدنصیبی سے وقت ایسا تھا کہ فیاض طبع صاحبان کے کیسون پر بڑا بار پڑچکا تھا اور چند روز تک خطرہ رہا کہ یہ تجویز کامیاب ہوگی مگر اس نازک وقت مین مسٹر لپٹن[۵۳] جن کا بعد کو لقب سر ٹامس لپٹن[۵۴] ہو گیا اس تجویز کے حامی ہوگئے اور انھون نے پچیس ہزار پاونڈ بطور عطیہ دیدیا۔

اسٹریلیا[۵۵] کی نوآبادیون نے بتیس ۳۲ ہزار بھیڑین بدینوجہ دیدین اور آخر کار چھپن ۵۶ مختلف مقامات پر دعوت کا انتظام کیا گیا۔ آخیر نتیجہ اس تجویز کا یہ ہوا کہ الگزنڈرا ٹرسٹ[۵۶] قایم ہوا جس کا فیض آجکے دن یہ نمایان ہے کہ سٹی روڈ[۵۷] پر ایک وسیع عمارت تیار ہوگئی ہے۔ جہان کام کرنے والی لڑکیون کو نہایت ارزان قیمت پر کھانا ملتا ہے۔ بحیثیت شاہزادی ویلز[۵۸] و بعدہ بحیثیت ملکہ الگزنڈرا اس

---

۵۱ Hospital Fund ۵۲ Alexandra ۵۳ Mr. Lipton
۵۴ Sir Thomas Lipton ۵۵ Australia ۵۶ Alexandra Trust
۵۷ City Road ۵۸ Wales

فیاضانہ تجویز کی بانی نے اُس عمارت اور وہان کے انتظامات کو وقتاً فوقتاً ملاحظہ کرکے ثابت کردیا کہ اُس کی کامیابی مین اُن کو ذاتی دلچسپی ہے ـ

اس کے بعد ولیعہد صاحب کینس[1] کو تشریف لے گئے اور اثناء راہ مین پریسیڈنٹ فیر[2] سے ملاقات کی ـ بمقام کینس[3] شاہزادہ صاحب نے ایک جدید گھاٹ کا بنیادی پتھر رکھا اور محبت آمیز اسپیچ کہا جسمین یہ پیشین گوئی فرمائی کہ آٹھ برس کے بعد اخلاص باہمی کو بہت ترقی ہوگی ـ

شاہزادے صاحب نے فرمایا ـ اس بنیادی پتھر کو رکھنے کے وقت مجھکو آپ سے خاصکر یہ کہنا ہے کہ میرے دل پر بہت بڑا اثر پڑا کہ آپ نے میرے نام سے اس عمارت کو موسوم کیا ہے ـ مجھکو بھروسہ ہے کہ آپ صاحبان نے متفق اللفظ ہوکر عاقلانہ تجویز کیا ہے ـ کہ کشتی چلانا کینس[4] مین آسان کردیوین تو آپ کی اس تجویز کا اچھا اثر پیدا ہو آپ میری امداد پر پورا بھروسہ کرلین کیونکہ دوستانہ مقابلہ جو ہمارے دو ملکون مین ہوگیا ہے اُس کو دیکھ کر مجھکو خالص خوشی پیدا ہوئی ہے ـ اور آپ نے جیسا براہ دانشمندی فرمایا ہے مین آپ سے اس امید مین شریک ہون کہ رابطہ باہمی اتحاد کا جو درمیان فرانس و انگلستان کے پیدا ہوگیا ہے وہ اور مضبوط ہوجاوے

اس واقعہ کے تھوڑے روز کے بعد مسٹر گلیڈ اسٹون[5] جو بادشاہ کے پرانے دوست تھے مرگئے ـ اور جب اُنکا جنازہ اُٹھا تو شاہزادہ صاحب تابوت شاہیانہ کی چوب تھامے ہوے تھے ـ چند ایسی باتین ہوئین جنکا بہت لوگون کے دل پر بہت اثر پڑا مثلاً لیونجھیر

[1] [3] [4] Cannes — [2] President Faure

[5] Mr. Gladstone

وتکفین کے شاہزادہ ولیعہد صاحب اور اُن کے صاحبزادہ شاہزادہ جارج نے مسز[1] گلیڈ اسٹون کے ہاتھ کو چوم لیا۔

ماہ جولائی مین شاہزادہ کو ایک سخت حادثہ پیش آگیا جب وہ بیرون فرڈننڈ[2] راتھس چائلڈ کے مکان وڈشڈن منبر[3] کے زینہ پر چڑھ رہے تھے پانون پھسل گیا اور ولیعہد صاحب گر پڑے پہلے لوگون نے سمجھا کہ چوٹ خفیف آئی ہے۔ اور شاہزادہ صاحب کو ایوان مارلبرا[4] مین پہونچا دیا۔ وہان مضروب پیر بہت تکلیف دینے لگا اور سر فرنسس[5] لیکنگ وسر ولیم میگ کارمک[6] نے سر ٹامس[7] اسمتھ کو طلب کیا جنھون نے بہ امداد رنٹگن[8] ریز کے چوٹ کو ملاحظہ کیا۔ تاہم شاہی مریض کیحالت نہ سنبھلی حتی کہ لارڈ لسٹر[9] کی طلبی ہوئی۔

شاہی مریض کی حالت کے متعلق وطن مین اور نیز بیرونی مقامات پر سخت تردد پیدا ہوگیا نہایت بیہودہ اقسام کی فضول خبرین مشہور ہوگئین اور چونکہ عوام الناس کے قلوب کو تسکین نہ آتی تھی شاہزادہ صاحب نے ایک فرمان کے ذریعہ سے اپنے حادثہ کے مشرح حالات سے مطلع و آگاہ فرمایا۔ اس فرمان سے عوام الناس کا کلی اطمینان ہوگیا۔ شاہزادہ صاحب کو جلد صحت ہوگئی اور وہ کوس[10] کی کشتی رانی کے جلسہ مین شریک ہوے۔

یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب ایوان مارلبرا مین شاہزادہ صاحب بستر علالت پر پڑے تھے اپنے کمرہ مین ایک برقی آلہ لگا لیا تھا جس کے ذریعہ سے

[1] Mrs. Gladstone [2] Baron Ferdinand Rothschild
[3] Waddesdan Manor [4] Marlborough [5] Sir Francis Laking
[6] Sir William Mac Cormoc [7] Sir Thomas Smith
[8] Rontgen Rays [9] Lord Lister [10] Cowes

ایک اتوار کو حضور اُس وعظ کو سماعت کر سکے جو چسٹر اسکوئر[۵۱] مین سینٹ مائکل کے گرجا مین ہو رہا تھا اور مین بعد شام کو جو مقدس راگ گاے گئے اُن کو بھی سنا۔

تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شاہزادہ صاحب اپنے معمولی فرایض کو ادا کرنے لگے اور اُس کی یادگار مین شاہزادہ صاحب نے ایک جماعت اظہار رحم کی قائم کی جسکا منشا یہ تھا کہ لندن ہاسپٹل فنڈ[۵۲] کے لیے چندہ وصول کرنے کا باقاعدہ طریقہ قائم ہو جاوے

اس سال کے موسم خزان مین جنوبی افریقہ کی لڑائی شروع ہوئی اور اس زمانہ مین جو لوگ موجود تھے سب کو بخوبی یاد ہوگا کہ ۱۸۹۹ء کے آخر زمانہ مین ایک مصیبت کے بعد دوسری مصیبت نازل ہونے لگی۔

جرمنی[۵۳] مین خیالات عناد بجانب انگلینڈ[۵۴] پیدا ہوگئے جنھون نے یاد اُس مشہور خبر برقی کی دلائی جو قیصر جرمنی نے جملہ جیمسن[۵۵] کے بعد پریسیڈنٹ کروگر[۵۶] کو بھیجی تھی انگلینڈ کے لوگ بھی جرمنی کی طرف خون آلود نگاہون سے دیکھتے تھے مگر باینہمہ قیصر نے ارادہ کیا کہ ملکہ معظمہ سے بمقام ونڈسر[۵۷] ملاقات کرین - یہ ملاقات بالکل خانگی تھی لیکن جو اخلاق قیصر نے اپنی نانی صاحبہ کے ساتھ کیا جن کا وہ ہمیشہ سے ادب ولحاظ کرتے رہے تھے اُس نے ان دونون ملکون کی آتش عناد پر پانی ڈالدیا

اس واقعہ کے اگلے سال بار اول کوشش کی گئی کہ ولیعہد کو ہلاک کیا جاوے اور اس معاملہ کے نہ صرف حالات ہی عجیب وغریب تھے بلکہ اُس کے متعلق ایک اور عجیب بات بھی پیش آئی۔

---

۵۱ St. Michael's, Chester Square ۵۲ Hospital Fund ۵۳ Germany

۵۴ England. ۵۵ Jameson ۵۶ President Krugar ۵۷ Windsor

ملکہ معظمہ نے ارادہ کیا تھا کہ شاہانہ طریقہ سے آیرلینڈ[۱] مین تشریف لیجاوین اور بتاریخ ۴ اپریل ممدوح الشان کا جہاز بمقام کنگس ٹاؤن[۲] لنگر انداز ہوا۔ اُن کا استقبال نہایت تزک و احتشام سے بلکہ تعجب انگیز طریقہ سے ہوا جب کہ ممدوحہ کنگس ٹاؤن[۳] سے براہ ڈبلین[۴] وہائٹ لاج[۵] کی طرف روانہ ہوئین جو فنکس پارک[۶] مین تھا۔

سڑکون پر ہنوز ازدحام آدمیون کا تھا۔ جو گیت گا رہے تھے اور خوشی کے نعرے بلند کر رہے تھے جب کہ اچانک تار زیر آب کے ذریعہ سے یہ برقی خبر آئی کہ بمقام بروسل[۷] شاہزادہ ولی عہد پر گولی چلائی گئی گھنٹون تک ڈبلین[۸] مین یہ خبر مشہور رہی۔ کہ شاہزادہ صاحب کام آئے۔ اور حقیقت حال یہ ہے کہ خود شہر لنڈن مین کچھ عرصہ تک لوگون کا یہی خیال رہا۔ مگر ہوا یہ کہ معجزہ کے طور پر ولیعہد صاحب بال بال بچگئے شاہزادہ صاحب بہمراہی شاہزادی صاحبہ کوپن ہگن[۹] کو جا رہے تھے۔ اور جس وقت اُنکا ٹرین[۱۰] بروسل[۱۱] مین نارتھ اسٹیشن[۱۲] سے نکل رہا تھا۔ ایک لڑکا جس کا نام سیپیڈو[۱۳] تھا شاہی سالون[۱۴] کے پادان پر چڑھ آیا اور اس نے گاڑی کے اندر ایک طپنچہ سے دو فیر کر دیے۔

شاہزادہ صاحب کو اصلاً پریشانی نہ پیدا ہوئی اور انھون نے ٹرین کو اس غرض سے روکا کہ ایک اطمینان وہ تار اپنی والدہ مکرمہ کے نام بھیجدیوین۔

---

۱ Ireland — ۲و۳ Kingstown — ۴و۸ Dublin — ۵ White Lodge

۶ Phoenix Park — ۷ Brussels — ۹ Copenhagen

۱۰ Train — ۱۱ Brussel — ۱۲ North station — ۱۳ Sipido

۱۴ Royal saloon

سیپیڈو[1] گرفتار کیا گیا اور بعدہ اُس کی تحقیقات کی گئی - اور اس ملک کے لوگون کے غصہ کی کوئی حد نہ تھی جب اُنھون نے سنا کہ اُسنے جو ارادہ شاہزادہ کی جان لینے کا کیا تھا اُس کی پاداش مین اُسکو یہ حکم سنایا گیا کہ وہ گورنمنٹ کی نگرانی و اختیار مین رہے جب تک اُس کی عمر اکیس سال کی نہووے -

جنوبی افریقہ کی لڑائی جاری رہی وجگر خراش واقعات پیش آتے رہے اور شاہزادہ صاحب حالات کو بغور ملاحظہ فرماتے رہے - جب سنہ ۱۹۰۱ع قریب اختتام کے پہونچا یہ لڑائی ختم ہوئی اور بتاریخ ۲ جنوری سنہ ۱۹۰۱ع جہاز کناڈہ[2] بندرگاہ سولینٹ[3] پر لنگر انداز ہوے جس پر سوار ہو کر لارڈ رابرٹس[4] نے وطن کو معاودت کی تھی -

اُسوقت کوئن وکٹوریہ[5] محل اسبرن[6] مین تشریف فرما تھین اور اُن کی نسبت مشہور تھا کہ وہ کامل طور پر تندرست نہین ہین - مگر ایسے اخبارات پر کسی نے کوئی اعتنا نہ کیا اس لیے رعایاے مملکت برطانیہ کے قلوب پر سخت چوٹ لگی - جب دفعتہً اُنکے کانون مین یہ خبر پہونچی کہ علیاحضرت بہت علیل ہین -

شاہزادہ صاحب بہ زودی تمام اُن کے بستر کے قریب پہونچے اور شاہی خاندان کے جملہ اراکین فاصلہ قریب وبعید سے آکر اسبرن[7] مین جمع ہوگئے - شاہنشاہ جرمنی[8] بھی موجود تھے -

ایک ہفتہ تک تمام قوم کے لوگ وفور الم مین بحالت زندہ در گور رہنیوالی

---

[1] Sipido [2] Canada [3] Solent [4] Lord Roberts
[5] Queen Victoria [6، 7] Osborn [8] Germany

ملکہ کے بستر کو حسرت و یاس کی نظر سے تکتے رہے۔

آخر کار بتاریخ ۲۲ر جنوری ۱۹۰۲ء عیسوی بوقت ساڑھے ۶ بجے شام ایک سفید بالون والا بڈھا آدمی محل سے نکلکر ایوان السبرن[ا] کے پھاٹک پر آیا اور وہ اپنی ٹوپی اپنے ہاتھ مین لیے ہوئے تھا۔

مجمع کثیر رعایا کا خاموشی کے ساتھ پھاٹک پر انتظار کر رہا تھا اُنکو مخاطب کر کے سفید بالون والے بڈھے آدمی نے کہا [اعلحضرات مین کمال افسوس کے ساتھ آپ کو مطلع کرتا ہون کہ حضور ملکہ معظمہ ۶ بجکر ۳۰ منٹ گذرے کہ راہی ملک بقا ہوئین]

بادشاہ ایڈورڈ[۲] بجاے مرحومہ کے سریر سلطنت پر متمکن ہوے۔

سکندر آیا زمین ناپتا جو تالب گو
صدا یہ کان مین آئی وہان تربت سے
کہ اب نہ کیجیے گام و رسن سے پیمایش
یہان کی ہوگی مساحت جریب قامت سے

[ا] Osborn
[۲] King Edward

باب نہم

بادشاہ ایڈورڈ کا تخت نشین ہونا

کوئن وکٹوریہ کی رحلت کا نہ صرف عام بلکہ خاص دلی ماتم تمام مملکت مین ہوا بلکہ اس واقعہ سے سخت انتشار بھی پیدا ہو گیا۔

زمانہ نہایت نازک تھا۔ لارڈ رابرٹس[1] جنوبی افریقہ سے واپس آ گئے تھے مگر جنگ بوئر[2] کا سلسلہ چلا ہی جاتا تھا اور جبتک کہ لڑائی قائم رہی ہر گھنٹہ مین دیگر ممالک کے لوگون کی ناراضی نسبت اس ناہنجار جنگ کے بڑھتی جاتی تھی جس کا بار برطانیہ اعظم کو بدرجہ مجبوری اٹھانا پڑا تھا۔

خود علیاحضرت ملکہ معظمہ بھی اپنے زمانہ حیات مین شرمناک بدنامیون اور درشت و قبیح الزامات سے بری نہ رہ سکین۔

اقلیم یورپ کی نصف دارالسلطنتون کے اخبارات مین زہر آلود ونا پاک مضامین و جگر خراش غلط خبرین بھری رہتی تھین۔ برلن[3] و پیرس[4] یا بروسلز[5] یا امسٹرڈم[6] مین اس زمانہ مین نسل انگریزی سے ہونا اسیقدر تذلیل کیلئے کافی تھا جیسا کہ کوئی بلا باعث تذلیل ہوتی ہے۔

برٹش گورنمنٹ[7] کو عرصہ دراز سے ایک نازک اور مشکل کام تکلیف دے رہا تھا لیکن

---

[1] Lord Roberts [2] Boer War [3] Berlin [4] Paris

[5] Brussels [6] Amsterdam [7] British Government

مملکت کو بہت بڑا اطمینان اس علم سے تھا کہ انگلستان کو کوئی شخص کسی قدر بھی اشتعال کیون نہ دیوے ملکہ معظمہ کا نام ہی ضامن اس بات کا ہے کہ انتظام پختگی کے ساتھ قائم رہے گا قوت مین کمی نہ آیگی اور امن وچین برقرار رہے گا۔

اب کیا ہو گا

لازم ہے کہ سچی بات کہی جاوے اور سچی بات یہ ہے کہ جب بادشاہ[۱] ایڈورڈ تخت نشین ہوئے تو ابتک اظہار لیاقت کا محدود موقع اُن کو حاصل ہوا تھا اُس کے لحاظ سے لوگ قیاس کرتے تھے کہ وہ مثل دنیا کے ایک معمولی آدمی کے ہین بادشاہی کرنے کا دماغ نہین رکھتے ممکن ہے کہ یہ ایسا دخل گستاخی سمجھا جاوے مگر سچ یہ ہے کہ ہر وقت کے حالات پر نگاہ ڈالنے سے ماننا پڑے گا کہ ابتک حیرت انگیز طلسماتی طریقہ سے بادشاہ ایڈورڈ[۱] نے زمام حکومت کو اپنے دست قدرت مین لیا اور نو برس کے زمانہ مین وہ شہرت حاصل کر لی جو ایسے بادشاہون کو بھی کمتر نصیب ہوتی ہے جن کی حیات طویل ہوتی ہے اور جو اپنے عہد کی جوبلی دیکھنے کے لیے زندہ رہتے ہین۔

ان نو برسون مین جو محنت شاقہ بادشاہ ایڈورڈ[۱] نے کی اُس کے حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ تیز روی کے ساتھ مسلسل اور باشوکت ترقی ہوتی رہی۔

جب وہ تخت نشین ہوے ایک بات اُن کو حاصل ہوچکی تھی وہ یہ ہے کہ ہردلعزیز ہو چکے تھے مگر ایک بات اُن کی رعایا کے قلوب مین شک کے ساتھ کھٹک رہی تھی اور وہ یہ تھی کہ آیا وہ جلالت مآب بادشاہ ہونگے یا نہونگے۔

کیونکہ ہمارے ملک کے لوگون کے اعتقادات جوشکی وربا کاری کے ہین

---

[۱] ادوارد Edward

اُن مین ایک یہ بھی اعتقاد ہے کہ بادشاہ جو ہمارے اوپر حکمران ہے اپنے وزرا کے ہاتھ مین مثل ایک کھلونے کے ہے لیکن مدتون کا یہ جما ہوا خیال کہ ہمارا جلیل القدر بادشاہ سلطنت مین مثل ایک تصویر کے ہے جس کو مخالف فریق جس طرف چاہین پھیر لیوین غلط ہے اور لغو بھی ہے۔

ممکن ہے کہ پارلی منٹرائی حکومت کی وجہ سے اختیارات شاہی محدود ہون مگر بانہمہ بادشاہ ایڈورڈ اُن معنون مین مسند نشین اورنگ شہریاری ہوے جس کو سچی بادشاہت کہتے ہین اور جس کو سرمایہ ناز کہنا نامناسب نہین ہے۔

چند گذشتہ سالون مین کون ایسا ہے جس نے سمجھا ہو کہ انگلینڈ ایسا ملک ہے کہ جسمین وزرا حکمران ہین۔ کرۂ ارض کے ہر حصہ مین مملکت کی قوت و شان کا اظہار ایک ذات سے ہوا اور وہ مقدس ذات حضرت سلطان المعظم کی تھی گو وہ اپنی والدۂ مکرمہ سے بڑے مانوس تھے مگر بدرجہ مجبوری بادشاہ ایڈورڈ نے تمام ذاتی رنج و صدمہ کو بالاے طاق رکھدیا اور یہ سمجھا کہ مقدم بات یہ ہے کہ مین بادشاہ بنون اور پھر یہ کرون کہ بیٹا ہو کر مان کا غم کرون۔

ملکہ معظمہ کی وفات کے دوسرے دن اُنھون نے باراول اپنی کونسل کو سنیٹ جمیس کے دربار ہال مین جمع کیا اور ایسا اسپیچ ارشاد فرمایا جس سے تمام دنیا پر فوراً روشن ہو گیا کہ وہ اُس ذمہ داری سے کماینبغی واقف ہین جو اُن پر آپڑی ہے اور وہ ہمت کے ساتھ کمربستہ ہو گئے ہین کہ اپنے فرض کو ادا کرین۔

سلطان المعظم نے ارشاد فرمایا۔ مین ہمیشہ کوشش کرونگا۔ کہ اپنی والدۂ محترمہ کے

سینٹ St. James انگلینڈ England

نقش قدم پر چلون - اس بار عظیم کو اٹھانے مین جو اب میرے اوپر آپڑا ہے مین پورے طور پر آمادہ ہون کہ ثابت کردون کہ مین ایسا بادشاہ ہون جس کے ملک مین پارلیمنٹ[۱] ہے اور اپنے اعمال سے دکھا دون کہ جو معنی کانسٹی ٹیوشنل ساورن[۲] کے ہین جسکا اطلاق مجھپر ہوتا ہے - میرا یہ بھی ارادہ ہے کہ جب تک میرے جسم مین جان ہے اپنی رعایا کی بھلائی اور انکی فلاح کے لیے کوشش کرون - مین نے تجویز کر لیا ہے کہ ایڈورڈ کے نام سے موسوم ہون اور میرے اجداد مین چھ بادشاہ ہون کا بھی نام تھا - ایسا کرنے سے میرا یہ منشا نہین ہے کہ میری نگاہ مین نام البرٹ کی کوئی کم وقعتی ہو - جو نام مین نے ارث مین پایا ہے اپنے نامور اور عقیل متوفی باپ سے جن کو لوگ متفق اللفظ البرٹ[۳] نیک نہاد کے نام سے ملقب کرتے ہین اور لاریب ایسا کہا جانا حق بجانب ہے اور میری خواہش یہ ہے کہ ان کا نام مجھسے علیحدہ ہو کر بجاے خود قائم رہے -

خاتمہ پر مجھکو یہ کہنا ہے کہ مین بھروسہ کرتا ہون کہ پارلیمنٹ[۱] اور قوم میری مدد کرے گی اس دشوار فرائض کی ادائی مین جو بذریعہ وراثت میرے ذمہ لاحق ہوئے ہین اور مین نے عزم مصمم کر لیا ہے کہ اپنی حیات کے ماباقی ایام مین ان فرائض کی ادائی کے لیے مین اپنی تمام قوت کو صرف کرون -

ایڈورڈ

نئے بادشاہ کا نام ایڈورڈ ہفتم ہونے والا تھا اور اس نام سے اہل انگلستان کے کان آشنا تھے اور اس نام سے جھنکار بادشاہی اور انگریزیت کی آتی تھی - اسکے

[۳] Albert [۲] Constitutional Sovereign [۱] Parliament

معنی یہ بھی ہوتے ہین کہ ایک عہد ختم ہو گیا۔
ایک دور گذر جاتا ہے اور بجاے اُس کے دوسرا دور شروع ہو جاتا ہے۔
اور اب کوئن وکٹوریہ[1] کی وسیع و باشکوہ سلطنت کا زمانہ ختم ہو چکا۔
جنگ بوئیر[2] سے برطانیہ اعظم کو ظاہر ہو چکا تھا کہ دنیا کے اقوام کے مقابلہ مین اسکا درجہ کیسا ہے اور اہل انگلستان کو محسوس ہونے لگا تھا کہ اُنکی قومی زندگانی چنر ثبات نہین ہے انگلینڈ[3] پر واجب ہو گیا تھا کہ آفتون اور حریفون کا سامنا کرے جو لاحق اسکے ہو گئے تھے کہ اُن پر توجہ کی جاوے اور جلد اس لائق ہونے والے تھے کہ فولاد کے ذریعہ سے اُن کی جانب توجہ کی جاوے۔
لیکن ملک جنگ سے تنگ آگیا تھا اور بادشاہ ایڈورڈ کو جنگ سے نفرت تھی ابتدائی عہد سے اُنھون نے قومی چھیڑ چھاڑ سے تنفر کیا اور واضح طور پر ظاہر کر دیا کہ اُن کی خواہش یہ ہے کہ برطانیہ اعظم اپنی برّ اعظمی ہمسایگان کے ساتھ آشتی کا برتاؤ رکھے جنگ بوئیر[4] کے زمانہ مین جرمنی[5] نے خاصکر اظہار تنفر کا انگلینڈ کی جانب کیا تھا۔ اب یہ ہوا کہ ادنی سے اعلی تک سب کو ماننا پڑا کہ ہمسایگان مین سب سے زیادہ اظہار اخلاق و اتحاد کا جرمنی کی جانب سے ہونے لگا۔ ملکہ معظمہ کی خواہش تھی کہ تمغہ گارٹر[6] کا ولیعہد جرمنی کو عطا کرین مگر قبل اس کے کہ معظمہ اپنی خواہش کو پورا کرین رحلت کر گئین۔ اور بادشاہ ایڈورڈ نے اُن کے منشا کو بکمال مستعدی پورا کیا۔
ملکہ معظمہ کی تجہیز و تکفین مین قیصر شریک ہوئے اور صدہا چھوٹی چھوٹی باتون سے بادشاہ ایڈورڈ نے اپنی رعایا پر ظاہر کر دیا کہ قیصر اُن کے معزز دوست ہین۔

---

[1] Queen Victoria [2،4] Boer [3] England [5] Germany
[6] Garter

ساتھ ہی اُسکے بادشاہ ایڈورڈ نے زیادہ وضاحت کے ساتھ دکھلادیا کہ اُنکی خاص رغبت یہ ہے کہ مملکت کی شان کو قائم رکھین۔

اُنھون نے تین پیغام اپنی رعایا کے نام جو ساری دنیا مین پھیلی ہوئی ہین روانہ فرمائے پہلا پیغام یہ تھا۔

میری رعایا کے نام

ابکی اخیر ورق میری پیاری والدہ کوئن وکٹوریہ کے نیک نہاد و پرجلالت عہد کا الٹ چکا مجھکو فکر پیدا ہوئی ہے کہ کوشش کر کے اپنی تمام مملکت پر ظاہر کرون کہ مین بحد ہی مشکور ہون کہ ہر جگہ اُنکی یاد صادق محبت اور دل گدار پیرایہ مین کی گئی۔ مین جانتا ہون کہ مین یہ بھی ظاہر کرون کہ مین نہایت گرمجوشی کے ساتھ قدر کرتا ہون اُس صادق وفاداری اور فرمانبرداری کی جو عام طور پر شاہی خاندان کے دور غم واندوہ کے زمانہ مین میرے ساتھ کی گئی ہے۔ ایسی خیرخواہی کا اظہار میری وسیع مملکت کے ہر حصہ سے ہوا ہے اور میرے وطن مین جس رنج وادب و دل سنجی جوش کے ساتھ باشوکت اظہار بحر و بر پر کیا گیا ہے۔ اُسنے میرے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے۔

اس علم سے کہ میری کہ ور بار رعایا نے اظہار اطاعت و فرمانبرداری کا فیاضانہ طریقہ سے کیا اور اس لحاظ سے کہ ہم سب لوگ ایسے رنج مین شریک ہوئے ہین جو سب کو پہونچا ہے۔ مجھکو گذشتہ چند دنون کی سخت آزمایش وغم واندوہ کے زمانہ مین جرأت وامید پیدا ہوئی ہے۔

اس خیال سے جرأت پا کر کہ قوم نے ہمیشہ اپنی مرحوم ومتوفی فرمانروا سے محبت

گی ہے اور اُنپر بھروسہ کیا ہے مین کوشش کرونگا کہ مین مرحومہ کے نقش قدم پر چلون اور جہانتک مجھکو طاقت ہے مصروف ہو جاؤن کہ اپنی رعایا کے فواید کو برقرار رکھون اور اُنکو ترقی دون اور محبت اور خوشی کے ساتھ پورا کرون اُن پاک و مقدس ذمہ داریون کو جو خدا کی مرضی سے میرے ذمہ لاحق ہوگئی ہین۔

دستخط شاہنشاہ ایڈورڈ

دوسری تحریر کا مضمون حسب مندرجہ ذیل ہے۔

بنام رعایائے آن روے بحرین

بیشمار پیغامات فرمانبرداری و ذاتی ہمدردی کے جو میرے پاس میرے سمندر پار کی مملکت کے ہر حصہ سے آئے ہین اُنسے پتا چلتا ہے اُس عالمگیر رنج کا جس کے ساتھ تمام مملکت میری پیاری والدہ کے انتقال پر افسوس کر رہی ہے۔

مملکت برطانیہ اعظم کے اندر اپنی رعایا کی بحالی اور سرسبزی پر ہمیشہ ملکہ معظمہ کو قلبی دلچسپی بدرجہ غایت رہی۔

ممدوحہ نے بکمال مسرت کے ساتھ اُس پایدار ترقی کو ملاحظہ کیا جو رعایا نے بوجہ وسیع ہو جانے حکومت خود اختیاری کے اُن کے عہد مین حاصل کی تھی۔ ممدوحہ گرمجوشی کے ساتھ قدر اُس قایم رہنے والی فرمانبرداری کی کرتی تھین جو رعایا کو اُنکے تخت اور اُن کی ذات کے ساتھ تھی اور فخر کرتی تھین خیال کر کے اُن لوگون کا جو شریفانہ طور پر لڑائی مین شریک ہوے اور جنھون نے جنوبی افریقہ مین قوم پر اپنی جانین نثار کر دین۔

مین نے ابھی بیان کیا ہے کہ مین ہمیشہ کوشش کرونگا کہ اُس عمدہ مثال کی تقلید

گردن جو مجھکو ورثہ مین پہونچی ہے۔ ان کوششون مین کامل بھروسہ اپنی رعایا کی فرمانبرداری وہمدردی پر اور اُن کی قائم مقام جماعتون پر رکھون گا جو میری وسیع نوآبادیون کی ممالک مین قائم ہین۔

ایسی خیرسگالانہ امداد سے مین بفضل خداوند کریم اپنے ایمان کے ساتھ کوشش کرونگا کہ عوام الناس کو میری اُس وسیع مملکت مین جسپر خدا نے اب مجھکو فرمانروا کیا ہے امن و عافیت نصیب ہو۔

دستخط شاہنشاہ ایڈورڈ

تیسرے بنام کام طلب حسب مندرجہ ذیل تھا۔

بنام شاہزادگان و رعایاے ہندوستان

بوجہ انتقال پرملال اپنی پیاری مرحومہ والدہ کے اب مین وارث تخت کا ہوا جو بوجہ کنبہ و قدیم سلسلہ کے مجھکو ارث مین پہونچا ہے۔

اب مین ہندوستانی ریاستون کے والیان ملک اور اپنے ہندوستانی مملکت کے باشندون کو تحفۂ سلام بھیجتا ہون اور اُنکو یقین دلاتا ہون کہ مین خالص دل کے ساتھ اُنکا بہی خواہ ہون اور اُنسے محبت کرتا ہون اور میری دلی خواہش یہ ہے کہ وہ امن مین رہین۔

میرے ماقبل کا نامی و مرحوم شاہنشاہ پہلا فرمانروا انگلستان کا ہوا ہے جس نے ہندوستان کی حکومت کو باراول اپنے ہاتھ مین لیا اور لقب شاہنشاہ اس وجہ سے لیا کہ اس وسیع ملک کی حکومت سے اُن کو زیادہ تر تعلق پیدا ہو جائے۔

تمام معاملات مین جنکا تعلق ہندوستان سے تھا قیصرہ ہند دلی اور ذاتی دلچسپی کا ہمیشہ اظہار فرماتی تھین اور مین پورے طور پر واقف ہون اُس فرمانبرداری اور

محبت کے خیال سے جو ہندوستان کی کرور ہا رعایا کو اُن کے تخت اور اُن کی ذات کے ساتھ تھا۔ اس خیال کا اظہار نمایاں طور پر اُن کے طویل و باشان عہد حکومت کے اخیر سال میں ہوا جب کہ والیان ملک و شاہزادگان نے جنوبی افریقہ کی لڑائی میں شرافت و ہمدردی کے ساتھ امداد دینے پر آمادگی ظاہر کی اور اُن بہادرانہ خدمات سے بھی ہوا جو ہندوستانی فوج نے اپنے ملک کے حدود کے باہر انجام دیں۔

یہ بات ممدوحہ کی خواہش اور اُن کی منظوری سے ہوئی کہ میں ہندوستان کو گیا اور میں نے ذاتی تعارف اُس قدیم اور مشہور مملکت کے والیان ملک و رعایا کے ساتھ پیدا کیا۔

میں کبھی اُن زیرپا خیالات کو جو اُس وقت قائم ہوئے نہ بھولونگا اور میں کوشش کرونگا کہ تقلید اُس بڑی مثال کی کروں جو شاہنشاہ اول نے قائم کی یعنی اپنی ہندوستانی رعایا کے ہر طبقہ کی فلاح کے لیے کام کروں اور اُس کے ذریعہ سے اپنے آپ کو مستحق اُن کی فرمانبرداری اور محبت کا بناؤں۔

دستخط شاہنشاہ ایڈورڈ

کوئی وجہ نہ تھی کہ مملکت کو کوئی اور خیال پیدا ہو بجز اس کے کہ وہ فخر کرے ایسے شاہنشاہ پر جو فرامین حسب مذکورہ بالا جاری کر سکے اور برطانیہ اعظم نے اُن کی تخت نشینی پر مبارکباد ادا کی جب کہ ملکہ معظمہ کے انتقال کے تین ہی ہفتہ کے بعد بادشاہ ایڈورڈ شاہانہ جلوس کے ساتھ ایوان[1] بکنگھم سے سمت[2] وسٹ منسٹر بنا بر افتتاح پارلیمنٹ[3] شاہی گاڑی پر سوار ہو کر تشریف فرما ہوئے۔

---

[1] Buckingham ۔ [2] Westminister ۔ [3] Parliament

اس موقع پر پورا جلوس اور تزک و احتشام شاہنشاہی دکھایا گیا تھا جس کی رعایا نے نہایت تعریف کی۔

چالیس برس سے پارلیمنٹ کا افتتاح اس طور پر نہ ہوا تھا اور وہ لوگ جو موجود تھے جب جلوس آہستہ آہستہ سڑک مال[1] پر پہونچا ہرگز بھول نہیں سکتے شان و شکوہ بادشاہ ایڈورڈ کی جو شاہانہ ملبوس زیب تن کیے ہوئے تھے اور اُن کے پہلو میں ملکہ الگزنڈرا[2] زیورات و جواہرات میں غرق بیٹھی ہوئی تھیں اور تمام دنیا دیکھ رہی تھی کہ ایک پری تمثال ملکہ طلائی و بلوری گاڑی پر سوار ہے۔

بیشک غم و اندوہ کے ایام میں بھی ایک مسرت و شادمانی کا دن پیش آیا اور بقیہ سال خاموشی میں گذرا اور بادشاہ سلامت اپنی خانہ داری کے انتظامات کرتے رہے مگر دو ایسے معاملات پیش آئے جن کا ذکر کیا جانا ضروری معلوم ہوتا ہے۔

شاہزادہ ولیعہد صاحب مع شاہزادی صاحبہ ویلز بغرض دورہ ملک اسٹریلیا[3] کے روانہ ہوئے - یہ سفر بطور سفارت شاہنشاہی کے ہوا مگر جس بات کا اثر رعایا کے قلوب پر پڑا وہ فقرات تھے جو بادشاہ کی زبان مبارک سے نکلے جو ہیں شاہزادہ و شاہزادی کے جہاز اوفایر نامی نے لنگر اٹھایا - کنارہ پر سے جہاز کی جانب دیکھ کر بادشاہ نے بآواز بلند فرمایا - تردد نہ کرنا - تردد نہ کرنا ہم لوگ بچوں کے خبر گیران رہینگے۔

بادشاہ کو جو صدمہ اپنی والدہ کے انتقال سے ہوا اس کے بعد فوراً ہی دوسرا عظیم صدمہ پیش آنیوالا تھا - بتاریخ پانچ اگست بیوہ سلطانہ جرمنی یعنی بادشاہ کی

---

[1] Mall [2] Alexandra [3] Australia

بڑی بہن جو سابقاً انگلستان کی کلان شاہزادی تھین بمقام کرونبرگ[1] بعد طویل
تکلیف وہ علالت کے فوت ہوئین -
اور بہن کے بستر مرگ کے قریب جو بہت محبت کرنے والی تھی اور جسنے بدو طفولیت
سے سلسلہ خط وکتابت کا جاری رکھا تھا بادشاہ کو پھر قیصر سے ملنے کا اتفاق ہوا -
سلطانہ بمقام پوٹس ڈام[2] سانس سوسی پارک[3] ایسے فوجی جلوس وشان کے ساتھ
جس سے بڑھ کر زیادہ جلوس وشان نہوا تھا دفن کی گئین - اور سوار دن کے بیے
غیر شاہی جلوس کے پیچھے پیچھے ایک سادہ کالی رنگ کی گاڑی تھی جس پر ملکہ الگزنڈرا
و بادشاہ بیگم جرمنی سوار تھین -
جلسہ تاج پوشی کے لیے تاریخ ۲۶ جون ۱۹۰۲ء مقرر تھی - اس مشہور تاریخ
سے پچیس روز قبل بوئر[4] لوگون کے ساتھ صلح ہو گئی اور اس راز کے افشا سے غرض
نہین ہے جب یہ بات بیان کیجاتی ہے کہ بادشاہ کی اس خاص خواہش ہے کہ
پہلے اُن کے ملک کو جنگ سے فرصت ہو جاوے تب اُن کی تاج پوشی ہووے
شرائط صلح کے جیسا ہونا چاہیئے تھا اُس سے زیادہ نرم کرنا پڑے -
رسم تاجپوشی کی تیاریون مین خود بادشاہ نے بہت دلچسپی کی اور ۸ - جون[5] کو
جب بعد صلح نماز شکرانہ ادا ہو چکی بادشاہ ویسٹ منسٹرابی[6] کو تشریف لے گئے تاکہ
خود ملاحظہ فرمالین کہ جملہ سامان تیار ہو چکا ہے یا نہین -
تین دن کے بعد بمقام الڈرشاٹ[7] فوجی نمائش منعقد ہونی تھی اور لوگون
کو کسقدر تردد پیدا ہو گیا جب کہ کسی نامعلوم وجہ سے وہ جلسہ بند کردیا گیا -

[1] Cronberg [2] Pottsdom [3] Sans Souci Park [4] Boer
[5] 8th June [6] Westminister Abbey [7] Aldershot



ہر مجسٹی ملکہ ایلگزنیڈرا کاروفیشن لباس مین

قریب آدھی رات کے معلوم ہوا بلکہ سرکاری طور پر اعلان کردیا گیا کہ بادشاہ کو قدرے زکام کی شکایت ہوگئی ہے اور یہ بات نامناسب معلوم نہ ہوئی کہ رات کی ہوا مین وہ دیر تک باہر میدان مین روکے جاتے۔ دوسرے روز یہ خبر شایع کی گئی کہ مزاج عالی روبصحت ہے۔

اعلیٰ حضرت بمقام اسکٹ[1] تشریف فرما ہونے والے تھے مگر ویسا نہین ہوا اور اُسکی وجہ یہ مشہور رہوئی کہ بہ نظر احتیاط دور اندیشی مناسب سمجھا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت آرام فرماکر ۲۶ تاریخ کے لیے تیار ہوجاوین کیونکہ اُس روز سخت کام پڑنے والا تھا۔ بروز سہ شنبہ تاریخ ۲۴ لندن مین ایسا تماشا پیش آیا کہ خود لندن ایسے مقام پر ویسا تماشا لوگون نے کمتر دیکھا ہوگا۔

دنیا کے کنارہ سے بادشاہان وشاہزادگان آکر جمع ہوگئے تھے کہ بادشاہ ایڈورڈ کی تاج پوشی مین شرکت کا افتخار حاصل کرین اور ہزارہا بلکہ شمار سے زاید لوگ ملک سے اور باہر سے آکر دارالسلطنت مین موجود ہوگئے تھے۔ غیر ممکن تھا کہ کسی ہوٹل[2] مین ایک پلنگ تک ملتا اور ماہ جون کے اُس دن جب کہ آفتاب نکلا ہوا تھا سڑکون پر گذرنا اسی طرح محال ہوگیا تھا جیسا کہ میفکنگ[3] کی رات کو ہوجایا کرتا ہے۔

یکایک ایک بم کا گولہ فیر ہوا۔

اخبار بیچنے والے لڑکے بھیڑ کو چیرتے پھاڑتے اور چیختے چلاتے آپہونچے اور اُنھون نے بہ آواز بلند کہنا شروع کیا ضابطہ سے اعلان ہوا ہے کہ رسم تاجپوشی ملتوی کی گئی مجمع کے لوگ دم بخود استادہ تھے پہلے تو استعجاب سے وہ کانپ گئے اور پھر

[1] Ascot [2] Hotel [3] Mafeking

خوف نے اُن کے جسمون مین رعشہ پیدا کر دیا۔

سوا گیارہ بجے ایک اعلان منجانب ڈاکٹران شایع ہوا جس سے تمام دنیا سہم گئی

یہ عجب دردانگیز خبر تھی

[بادشاہ کے شکم مبارک کے اندر پھوڑا نکلا ہے]

اعلیٰ حضرت کی حالت ہفتہ کے روز ایسی قابل اطمینان تھی کہ امید پڑگئی تھی کہ احتیاط کو کام مین لاکر اعلیٰ حضرت اس قابل ہو جاوینگے کہ رسمیات تاجپوشی کو انجام دے سکین۔ دوشنبہ کی شام کو مرض کا عود ہوا جس سے آج کے دن عمل جراحی کا کرنا ناگزیر ہو گیا۔

اس اعلان نامہ پر دستخط لارڈ لسٹر[۵۱] و سر ٹامس اسمتھ[۵۲] و سر فرنسس لیکینگ[۵۳] و سر ٹامس بارلو[۵۴] اور سر فریڈرک ٹریوس[۵۵] کے تھے۔

ہر شخص کی زبان پر یہی سوال جاری تھا کہ پیری ٹائی فلٹس[۵۶] کس بیماری کا نام ہے اور آجتک معنی اس اسرار کے سمجھ مین نہین آئے کہ شاہی اطبا و جراحون نے بجاے لفظ اپنڈے سیٹس[۵۷] کے پورانی وضع کی لفظ کو استعمال کیون کیا۔ اُس وقت بھی لوگون کا اطمینان نہوا۔ جب کہ اس پورانی وضع کی لفظ کے معنی صاف کر دیے گئے۔

اس روز سر فریڈرک ٹریوس[۵۸] نے عمل جراحی کا کیا اور تمام دنیا محل بکنگھم[۵۹] کے پھاٹک پر منتظر اعلان نامہ ڈاکٹرون کی کھڑی تھی کیونکہ ایک اعلان کے بعد جلد دوسرا

---

۵۱ Lord Lister ۵۲ Sir Thomas Smith ۵۳ Sir Francis Laking
۵۴ Sir Thomas Barlow ۵۵ Sir Frederick Treves
۵۶ Peritvphlitis ۵۷ Appendicitis
۵۹ Buckingham

اعلان شایع کیا جاتا تھا۔

جو مایوسی اور جو نقصان کروڑہا آدمیون کو ہوا اُسکا تخمینہ واندازہ از قبیل محالات ہے۔ تاہم کسی شخص کو ناراضی پیدا نہوئی۔ بلکہ سب کو بہت ہمدردی پیدا ہوئی اور وہ ہمدردی اور بھی بڑھ گئی جبکہ لوگون کو معلوم ہوا کہ منشی دوا کو سونگھنے کے قبل بادشاہ کی زبان مبارک پر یہ الفاظ جاری تھے "کیا میری رعایا مجھکو معافی دیگی" اور یہی کلمہ باربار فرماتے تھے۔

شکر ہے خدا کا کہ اعلیٰ حضرت نے ایسا جثہ پایا تھا کہ عمل جراحی کے صدمہ کو برداشت کرلیا اور تعجب انگیز ترقی کے ساتھ وہ شفایاب ہونے لگے یہانتک کہ پانچ جولائی کو اعلان کردیا گیا کہ اعلیٰ حضرت خطرہ سے باہر ہین۔ اور دس روز کے بعد اُن کو شاہی کشتی پر سوار کیا گیا جو سولینٹ[1] مین بندھی ہوئی تھی۔

جس اعجاز نما طریقہ سے بادشاہ کو نہ صرف شفا ہوئی بلکہ طاقت بھی آگئی اُسنے تمام دنیا کو عالم تحیر مین ڈال دیا۔ صرف ایک ماہ بعد بتاریخ ۱۶ اگست رسم تاجپوشی ویسٹ منسٹر ابی[2] مین ادا ہوئی۔

یہ ضرور ہوا کہ رسم تاجپوشی کے ملتوی ہو جانے کی وجہ سے بہت سے ممتاز مہمان رخصت ہوگئے تھے اور جس قدر مجمع ہونے کی امید تھی اُس مین کمی ہوگئی۔ تاہم یہ رسم ایسی شاہانہ اور پر اثر طریقہ سے انجام پذیر ہوئی کہ ہمارے ملک کی تواریخ مین قابل فخر ہے۔ توپون کی آواز سے شہر گونج رہا تھا اور قرنائین بج رہی تھین جب آرک بشاپ[3] کنٹربری نے بادشاہ ایڈورڈ کے فرق مبارک پر تاج رکھا اور تمام امرا و اکابر

[1] Solent
[2] Westminister Abbey
[3] Archbishop

جو حاضر تھے ادب کے ساتھ استادہ ہوے اور پھر اپنے اپنے سرون پر مندیلین شایان
اپنے منصب کی رکھین پھر وزیر اعظم نے دو زانو ہو کر مجرا عرض کیا لیکن وہ ایسے کمزور
تھے کہ پھر اُٹھ نہ سکے اسلیے اعلی حضرت نے جھک کے سہارا دیا اور اُن کو کھڑا کر دیا۔

پھر ولیعہد نے دو زانو ہو کر حلف اُٹھایا کہ تمام عمر و تا دم مرگ فرمانبردار رہینگے
اور اس کے بعد اپنے قبلہ عالم کے رخسار مبارک پر بوسہ دیا۔

اعلی حضرت نے شاہزادہ صاحب سے مصافحہ کیا اور اپنے قریب لا کر اُنکے مُنھ کو چوم لیا

دسوین کے بعد بمقام اسپائٹ ہیڈ[1] فوج کا جائزہ ہوا جسمین حسب الطلب اعلی حضرت
بویر[2] فوج کے جنرلان بوتھا[3] وڈلاری[4] وڈیوٹ[5] شاہی کشتی پر آکر شریک ہوے اور وہان
اعلی حضرت نے اُن کے ساتھ اخلاق و مدارات کا برتاؤ کیا۔

بماہ اکتوبر اعلی حضرت شاہی جلوس کے ساتھ شہر لنڈن مین نکلے اور دریاے ٹمیس[6]
کے ہر دو جانب سیر فرمائی اور بتاریخ ۲۵ اکتوبر سینٹ پال[7] کی گرجا مین تشریف فرما ہو کر
شکرانہ کی نماز مین شریک ہوے جو غسل صحت کی تقریب مین ادا کی گئی تھی۔

---

[1] Spithead [2] Boer [3] Botha [4] Delarey [5] Dewet
[6] Thames [7] St. Paul

باب دہم

بیان عہد حکومت بادشاہ ایڈورڈ

سنہ ۱۹۰۳ء تا سنہ ۱۹۱۰ء

اب بادشاہ ایڈورڈ کے لیے ضروری ہوگیا کہ یورپ کے نامی گرامی فرمانرواؤن سے ملاقات کرین پس دورہ و تسلسل سفر کا شروع ہوگیا کہ جس سے حصول امن و امان کے متعلق تعجب خیز نتائج پیدا ہونے والے تھے۔

روے زمین کی تمام اقوام ایڈورڈ ہفتم کو بلقب ایڈورڈ صلح کن یاد کر رہے ہین اور یہ بات درمیان سنہ ۱۹۰۳ء و سنہ ۱۹۱۰ء کے ہوئی کہ اُنھون نے اپنی مستقل مزاجی پر ثبات کوشش سے بہ اقتضار جو صلح جوئی کرتے رہے دنیا مین وہ رتبہ حاصل کرلیا جس کو کبھی فنا نہ ہو گی۔

ایک بات کے اندر ان عجیب و غریب چھ سال کی تاریخی حالات کی کوشش کرنا اگر اپنے آپ کو ہدف تشنیع بنانا نہین ہے تو کیا ہے۔ یہ فعل بھی حماقت سے خالی نہین ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ کے لاتعداد اچھی کار ہاے نمایان کی تشریح و توضیح کی کوشش کیجاوے فی الحقیقت شایستہ طریقہ لوگون کے قلوب مین یہ بات حالی کرنے کا کہ بادشاہ ایڈورڈ نے تعجب انگیز بار کام کا اپنے اوپر اٹھا لیا یہ ہے کہ صرف واقعات کے نام ہی بتا دیے جاوین۔ واقعات خود اپنی شہادت دیتے ہین اور جو سلسلہ اتحاد و تعارف و ارتباط کا بادشاہ ایڈورڈ نے قایم کردیا وہ دنیا کی تاریخ مین اپنا نظیر نہین رکھتا۔

بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۰۲ء بادشاہ ایڈورڈ نے شاہنشاہ جرمنی سے ملاقات کی جسکا یہ نتیجہ ہوا کہ دونون ملکون کے تعلقات کی نسبت اب جو تحریر و تقریر ہونے لگی اس مین اخلاص کا رنگ زیادہ دکھائی دیتا تھا۔

بعد اس کے اعلیٰ حضرت بادشاہ پورتگال[51] کی ملاقات کے لیے تشریف لے گئے یہ گویا ابتدا ہوئی۔

۱۹۰۳ء[53] مین بادشاہ لسبن[52] کو اور وہان سے جبرالٹر[54] کو تشریف لے گئے تاریخ مین یہ اول مرتبہ تھا کہ کوئی انگلینڈ کا بادشاہ اس حصص کی سیر کو تشریف لے گیا ہو۔

جبرالٹر سے اعلیٰ حضرت مالٹا[55] و سسلی[56] نیپلیس[57] و روم[58] کو تشریف لے گئے اور وہان پوپ سے ملاقات کے لیے کوہ وٹکن پر پوپ کی دارالامارہ مین قدم رنجہ فرمایا۔

معاودت وطن کے وقت اعلیٰ حضرت پیرس[59] مین قیام پذیر ہوئے اور وہان زبان مبارک سے ایسے نکات ارشاد فرمائے جن کا اثر یہ ہوا کہ بعدہ سلسلہ رابطہ و اتحاد کا قائم ہوگیا۔

اعلیٰ حضرت اپنی ولیعہدی کے زمانہ سے پیرس[60] مین محبت کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے مگر ۱۹۰۳ء مین بھی تعلقات درمیان انگلینڈ و فرانس کے اچھے نہ تھے اور اسی وجہ سے اعلیٰ حضرت کی اسپیچ کو سنکر لوگ خوش بھی ہوئے مگر اُن کو خوش آیند تعجب بھی پیدا ہوا۔

اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا۔ آج مین امید کرتا ہون کہ دونون ملکون کے شر و فساد کے دن خوش نصیبی سے گذر گئے۔ اور میرا خیال ہے کہ زمانہ آیندہ کے مورخین جب

---

[51] Portugal [52] Lisbon [53] [54] Jibraltar [55] Malta [56] Sicily

[57] Naples [58] Rome [59] [60] Paris

انگلستان و فرانس کے تعلقات کا تذکرہ کرینگے تو اُن کو لکھنے کے لیے صرف یہ بات ملیگی کہ دونون کے درمیان ترقی صنعت و تجارت کے میدان مین دوستانہ رقابت ہے اور یہ کہ نسل گذشتہ کے آیندہ زمانہ مین بھی انگلینڈ و فرانس حامی و بانی صلح مندترقی و تہذیب کے سمجھے جاوینگے اور یہ سمجھا جاویگا کہ یہی دونون ملک ملجا و ماوا ہین بہترین برکات کے جو علم ادب و فن مصوری و علوم سے حاصل ہوتے ہین -

استاد ازل کی مشیت مین آیا کہ فرانس ہمارا ہمسایہ ہو بلکہ مجھکو امید ہے کہ یہ مشیت ایزدی ہے کہ فرانس ہمیشہ ہمارا شفیق رہے }

یہ ایسا اسپیچ تھا جسنے آن واحد مین تمام ملک فرانس مین غیر محدود جوش پھیلا دیا اور اعلیٰ حضرت کی ذات اقدس جو طلسم تھا اُس کی بدولت فوراً اُسی طرح کا نمایان اثر انگلستان کے لوگون کے خیالات پر بھی پڑ گیا -

یہ تو ضرور ہوا کہ جرمن بلکہ روس مین اس تقریر پر ایسی نکتہ چینی ہوئی جو کلفت تھی بلکہ بدخواہی کی حدتک پہونچتی ہے - اس بات کا ذکر کسی بُری طبیعت کی وجہ سے نہین کیا جاتا بلکہ اس غرض سے تذکرہ کیا جاتا ہے کہ پوری قدر اس خصوصیت کی ہوسکے جو اعلیٰ حضرت نے ان دونون ممالک مین اپنے لیے پیدا کرلی باوجود اس امر کے ہماری قوم نے دفعتہً فرانس کے ساتھ ضابطہ اتحاد بڑھالیا تھا -

انگلینڈ مراجعت فرمانے کے بعد جلد اعلیٰ حضرت شاہانہ طریقہ سے اسکاٹ لینڈ[۱] کو تشریف لے گئے - یہ بات ماہ مئی مین ہوئی -

جون مین خدیو مصر بطور سیاح کے آئے اور ایسے وقت مین آئے کہ اُنکا آنا سب نے

---

[۱] Scotland

پسند کیا کیونکہ اُسوقت لوگون مین چرچا ہو رہا تھا کہ ملک مصر مین بچینی بڑھتی جاتی ہو جولائی مین پریسیڈنٹ[۱] لوبٹ اعلیٰ حضرت سے بازدید کی ملاقات کرنے کے لیے آئے اور اُنکا خیر مقدم ایسے جوش و خروش کے ساتھ کیا گیا کہ آجتک کسی فرمانروا کے لیے ایسا نہوا تھا۔ اس بات سے پریسیڈنٹ[۲] و باشندگان فرانس[۳] نہ صرف مخصوص ہوے بلکہ سچائی کے ساتھ ہمارے شفیق تحقیق ہوگئے۔ اُسی ماہ مین اعلیٰ حضرت آیرلینڈ[۴] کو تشریف لے گئے اور ہر جگہ اظہار فرمانبرداری و محبت کا ہوا۔

جنوری ۱۹۰۴ء کا آغاز اچھا ہوا۔ اعلیٰ حضرت کی توجہ اور جوش سے تمام ملک کو معلوم ہوگیا کہ اقبال کا ستارہ پائندہ ہے اور امیدین بہت بڑھ گئی ہین۔ لندن کے لوگون کو خاص خوشی حاصل ہوئی تھی اعلیٰ حضرت کے بار بار لندن مین تشریف لانے سے اور دربار شاہی کے تزک و احتشام سے اُن مہینون کی رونق و شان از سر نو تازہ ہوگئی جن کو موسم کے نام سے تعبیر کرتے ہین۔ جدھر دیکھو دھوم دھام و بھیڑ بھاڑ و خرید و فروخت کا بازار گرم تھا۔

ایسا کہنا بڑی جرأت کا کام ہے مگر تاہم سچ زبان پر آہی جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کو ہمت بے پایان عطا ہوئی تھی اور ہر موقع پر اُنکی یہ خواہش ہوتی تھی کہ اُنکی رعایا دنیا کے سامنے خندان و فرحان رہے اور اُس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی تجارت مین ترقی ہوگئی۔

بدبختی سے ماہ مارچ ضعیف العمر ڈیوک آف کمبرج[۵] کے انتقال سے دربار سوگ نشین

[۱] President Lanbet [۲] President [۳] France [۴] Ireland

[۵] Duke of Cambridge

ہوگیا مگر بعد دو ماہ کے عوام الناس مین خوشی نہ صرف اس ملک مین بلکہ فرانس مین بھی پھیل گئی جب کہ انگلستان و فرانس کے فیما بین عہدنامہ پر بمقام لندن[۱] لارڈ لینسڈون[۲] و ایم کمبون[۳] نے اپنے اپنے دستخط ثبت کیے۔

یہ بات آٹھ اپریل کو ہوئی اور اعلیٰ حضرت اُس روز ڈنمارک[۴] مین گھر سے دور تشریف فرما تھے۔ مگر اعلیٰ حضرت ۱۹ر اپریل کو واپس تشریف لائے اور چونکہ لوگون کو معلوم ہوگیا تھا کہ کون موجد انگلستان و فرانس کے عہدنامہ کا ہے اسی لیے اعلیٰ حضرت کا خیر مقدم نہایت شان و شکوہ کے ساتھ کیا گیا۔

اُسی ماہ مین اعلیٰ حضرت بار دوم آئرلینڈ[۵] کو تشریف لے گئے اور پھر رعایا کے ازدحام نے نعرۂ خوش آمدی و خوب آمدی کے بلند کیے۔

۲۴ر مئی کو بار اول تقریب امپایر ڈے[۶] کی رسم ادا کی گئی اور اس اول امپایر ڈے پر دنیا نے معنی خیز نگاہ ڈالی۔ صلح کا شوق تو اعلیٰ حضرت کا خاصہ طبعی تھا مگر حضرت کا یہ بھی مقولہ تھا کہ مملکت کا نقصان کر کے صلح خریدنا اعلیٰ حضرت کے مزاج کے قطعاً خلاف ہے۔

ملک جرمن مین امپایر ڈے[۶] کے متعلق عام طور پر اور آزادانہ نکتہ چینی ہوئی بلکہ اخبار نویسان کے ایک حصہ نے اُسکا مذاق بھی اُڑایا اور دوسرے طبقہ اخبار نویسان نے یہ شور برپا کیا کہ اس رسم سے بھی دھمکی دینا مقصود ہے۔

نکتہ چینی سے لاپروائی کر کے اور اپنے منشا کو صفائی کے ساتھ سمجھانے کی نیت سے

---

[۱] London [۲] Lord Lansdown [۳] M. Cambon [۴] Denmark

[۵] Ireland [۶] Empire Day

اعلیحضرت ایک مرتبہ پھر جرمن کو تشریف لے گئے اور اُس ملک کے شاہنشاہ سے بمقام کیل[1]
ملاقات کی وہان شاہنشاہ جرمنی نے اعلیٰ حضرت سے جہاز ہوہن زولرن[2] پر ملاقات
کی - دعوت نہایت تزک و احتشام سے ہوئی اور کھانے کے بعد کی تقریرین نہایت
دوستانہ ومناسب الفاظ مین ادا ہوئین -

قیصر نے فرمایا [بار اول مین اعلیٰ حضرت کا خیر مقدم ملک جرمنی کے ایک جہاز پر
کرتا ہون - میری دعا ہے کہ ہمارے اور آپ کے جھنڈے ایک دوسرے کے قریب
تا زمانہ بعید اسی طرح اُڑتے رہین جیسے آج اُڑ رہے ہین اور اُن کے ذریعہ سے صلح
قائم ہو اور نہ صرف ہماری اور آپ کی قومون کو بلکہ تمام دنیا کو اُن کی وجہ سے امن
وچین حاصل ہو] یہ بات پچیس[۲۵] جون کو ہوئی - ۲۷ رجون کو قیصر اپنے ہمراہ بادشاہ کو
بمقام کیل[3] لے گئے جہان جہاز استادہ تھے اور بادشاہ نے دوڑ جہاز رانون کی دیکھی
اور یاکٹ کلب[4] کے ممبران کے ساتھ کھانا تناول فرمایا اور جرمنی کے ساڑھے سات سو
جہاز رانون نے انگلستان کے ساڑھے سات سو جہاز رانون کی دعوت کی -

اسکے بعد بادشاہ ہمبرگ[5] کو تشریف لیگئے اور پروشیا[6] کی شاہزادی ہنری[7] کے
ساتھ کھانا تناول فرمایا - اس دعوت مین قیصر نے دوسرا اسپیچ کہا جس سے بوے
بیگانگت زیادہ آتی ہے -

اب پھر انگلستان وجرمنی کے تعلقات مین اصلاح شروع ہوئی اور وہ صلاح
گو ضعیف تھی لیکن پھر بھی اسقدر تھی کہ مخصوص ہونے لگی -

---

[1] [3] Kiel [2] Hohenzollern [4] Yacht Club [5] Hamburg

[6] Prussia [7] Henry

جولائی مین جرمن کے جہازون کا بیڑا پلائی ماوتھ[51] پر آیا اور اس موقع پر افسران و ملاحون کی خوب دعوت و مدارات کی گئی۔

بتاریخ ۸ - ۵ - ۱۲ - انگلستان و جرمنی کے مابین صلحنامہ پر دستخط ہوے اور تمام دنیا کو روشن ہوا کہ بادشاہ ایڈورڈ کی تجویز مصالحت مین یہ جدید کامیابی ہوئی۔

اب ایسے مہینے آئے جن مین بادشاہ کو کام کی کثرت رہی منجملہ کامون کے چند کام یہ تھے مثلاً لورپول[52] گرجا کا سنگ بنیاد رکھنا و سوانسی[53] کے بندرگاہ کا افتتاح کرنا اور برمنگھم[54] مین واٹر ورکس[55] جاری کرنا۔

بتاریخ ۱۰ اگست بادشاہ آرام کی غرض سے جس کی بہت ضرورت تھی میرین باد[56] کو تشریف لے گئے اور تشریف فرمائی سے ایکماہ کے اندر صلحنامہ درمیان گریٹ برٹن[57] و تبت[58] کے تحریر ہوا۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ روس و جاپان کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور اسی جنگ کے درمیان بحر شمالی مین انگلستان کے جہاز ماہی گیران پر روس کی جانب سے وہ زیادتی ہوئی جس کا حال سب لوگون پر ظاہر ہے۔ اس واقعہ کی وجہ سے قریب تھا کہ انگلستان و روس کے درمیان جنگ شروع ہو جاوے۔ اس واقعہ کے متعلق امور سربستہ ہین اُن کا حال تو ابتک افشا نہین ہوا مگر یہ معلوم ہوا کہ اس نازک وقت مین بادشاہ ایڈورڈ کی مستعدی و ذاتی اثر کا یہ نتیجہ ہوا کہ آگ پر جو بھڑکنے والی تھی اُسپر پانی پڑ گیا۔ زار[59] نے جو اظہار رنج و افسوس کا بذریعہ پیغام برقی

[51] Plymouth [52] Liverpool [53] Swansea [54] Birmingham
[55] Water works [56] Marienbad [57] Great Britain [58] Thibet
[59] Czar

کیا اُس سے پتہ اس بات کا بخوبی چلتا ہے۔

اگلے ماہ یعنی نومبر مین بادشاہ پرتگال[۱] بنابر ملاقات بادشاہ ایڈورڈ تشریف لائے اور اُن کے تشریف فرما ہونے کے دوسرے روز مشہور ہوا کہ انگلستان و پرتگال[۲] کے درمیان صلحنامہ پھر ہوگیا۔ اس واقعہ کے بعد ایک ماہ نہ گذرنے پایا تھا کہ صلحنامہ درمیان انگلستان و ممالک متحدہ کے دستخط ہوا۔

اس صلحنامہ کے بعد خاتمہ ہوا اسی سال کا جو تمام و کمال اتحاد و روابط کے قائم کرنے مین صرف ہوا تھا دوسرے سال اپریل کے مہینے مین بادشاہ ایڈورڈ نے اُس اتحاد کو جو فرانس کے ساتھ پیدا ہوا اور گہرا رنگ اس طرح پر دیدیا کہ اولاً مارسیلس[۳] کو تشریف لے گئے اور پھر بحر میڈیٹرین[۴] مین دورہ کیا

بتاریخ ۵ جون بادشاہ الفرڈ انگلستان مین تشریف لائے اور اُن کی تشریف آوری سے دس یوم کے اندر شاہزادی مارگرٹ کناٹ[۵] کی شادی ساتھ ولیعہد ملک سویڈن[۶] کے ہوگئی۔

بادشاہ الفنزو[۷] کے آنے سے سلسلہ قائم ہوا کہ اُنکی شادی شاہزادی وکٹوریہ آنا[۸] کے ساتھ ہو جو صاحبزادی تھین شاہزادی ہنری والی بیٹن برگ[۹] کی اور یہ شادی بمقام میڈرڈ[۱۰] بتاریخ ۳۱ مئی سنہ ۱۹۰۶ء منعقد ہوئی۔

۲۲ جون کو شاہزادہ و شاہزادی آری سوگا[۱۱] الملک جاپان[۱۲] لنڈن[۱۳] مین تشریف

[۱] [۲] Portugal [۳] Morseilles [۴] Mediterranean

[۵] Connaught Margaret [۶] Swedan [۷] Alphonso

[۸] Victoria Ena [۹] Princess Henry of Battenburg

[۱۰] Madred [۱۱] Arisugawa [۱۲] Japan [۱۳] London

فرما ہوے۔ وقت ایسا تھا کہ جب کوئی نامی گرامی شاہی مہمان آتا تھا تو عوام الناس کو انتظار پیدا ہو جاتا تھا کہ ارتباط یا صلح کا رنگ پیدا ہونے والا ہے اور اُن کا اس طور پر انتظار کرنا بے سود بھی نہ تھا۔

۱۲ راگست کو تمام ملک مین جوش پھیل گیا جب انگلستان و جاپان کے درمیان اقرارنامہ تحریر ہو گیا۔ پانچویں دن کے بعد فرانس کے جہازون کا بیڑا بمقام پورٹ ماوتھ[1] داخل ہوا اور جب اُس بیڑہ کے چند صاحبان لندن مین مدعو کیے گئے تو تواضع و مدارات نہایت ہی جوش اور تپاک کے ساتھ کی گئی۔

بماہ نومبر بادشاہ جارج[2] والی یونان بغرض ملاقات بادشاہ ایڈورڈ تشریف لائے اور بتاریخ ۴ ر دسمبر مسٹر بالفور[3] نے وزارت سے استعفا دیا۔

اس استعفا سے یہ تو لازم آگیا کہ وزارت تبدیل ہو مگر یہ ضرورت نہین پڑی کہ بادشاہ ایڈورڈ[4] کی پالسی[5] مین کوئی تبدیلی ہو۔

بماہ جنوری بادشاہ ڈنمارک[6] کا انتقال ہو گیا

اس واقعہ کے بعد ہی بادشاہ بوجہ ضروریات ملکی کے کرونبرگ[7] کو تشریف لے گئے جہان پھر قیصر سے ملاقات ہوئی - یہ بات موجب کمال مسرت کے ہے کہ اس مرتبہ ملک جرمنی کے تمام اخبارات نے اظہار کمال اطمینان کا کیا اور یہ امید قائم کی کہ دونون قومون کے درمیان صلح قائم ہونے کے لیے یہ ملاقات نہایت ہی مبارک مقدمہ ہے۔

---

[1] Portsmouth [2] George [3] Mr. Balfour [4] Edward
[5] Policy [6] Denmark [7] Cronberg

موسم بہار مین اعلیٰ حضرت بار دیگر پیرس[۱] کو تشریف لے گئے اور پریسیڈنٹ فالیرس[۲] نے تپاک کے ساتھ خیر مقدم کیا۔ اس ملاقات سے انگلستان و فرانس کے درمیان رابطہ اتحاد کو اور زیادہ ترقی ہوئی۔ درحقیقت فرانس مین ایسے تپاک و محبت کے ساتھ مدارات ہوئی کہ یونان سے معاودت کے وقت اعلیٰ حضرت پیرس[۳] مین بار دیگر قیام فرما ہوئے۔ بماہ مئی ملک جرمنی[۴] مین قصبہ بقصبہ شادیانہ خوشی کے بجنے لگے جب بادشاہ ایڈورڈ نے بکمال شفقت مدارات اُس ڈپوٹیشن[۵] کی فرمائی جو ممبران مینوسپل ملک جرمنی کا آیا تھا۔

اس واقعہ سے کچھ دن کے بعد ملک ناروے[۶] و سویڈن[۷] کے درمیان شکر رنجی پیدا ہو کر معاملہ نازک ہو گیا۔ اس موقعہ پر بادشاہ ایڈورڈ نے ایسا کام عقل سے لیا کہ نتیجہ اس جھگڑے کا یہ نکلا کہ بادشاہ ہاکن[۸] و ملکہ ماڈ[۹] بی بادشاہ ایڈورڈ کی صاحبزادی زیب دہ تخت ناروے[۱۰] ہوئی۔

موسم خزان مین بادشاہ حسب معمول میرین باد[۱۱] کو تشریف لے گئے۔ اثنار راہ مین قیصر و شاہنشاہ فرنسس جوزف[۱۲] سے ملاقات کی۔

بماہ نومبر بادشاہ ہاکن[۱۳] و ملکہ ماد[۱۴] و خردسال شاہزادہ اولف[۱۵] انگلینڈ کو تشریف لائے۔ اس واقعہ کے بعد ایک اور سال ختم ہوا جس مین بادشاہ ایڈورڈ صلح کے

ہ۱ ہ۳ Paris ہ۲ President Fallieres ہ۴ Germany

ہ۵ Deputation ہ۶ ہ۱۰ Norway ہ۷ Swedan ہ۸ ہ۱۳ Hoakon

ہ۹ ہ۱۴ Maud ہ۱۱ Marienabad ہ۱۲ Francis Joseph ہ۱۵ Olof

کے لیے کوشان رہے۔

سنہ ۱۹۰۷ع کے شروع مین بادشاہ ایڈورڈ پھر پیرس[1] کو تشریف لے گئے وہان سے مراجعت فرما کر افتتاح پارلیمنٹ[2] وجدید عمارت عدالت فوجداری کا فرمایا۔

بماہ اپریل دوسرا دورہ بحر میڈیٹیرین[3] کا شروع کیا۔ بمقام کارٹاگینا[4] بادشاہ الفنسو[5] سے ملاقات کی اور اُسی سفر مین بمقام پالرمو[6] بادشاہ اٹلی[7] سے ملاقات کر کے مالٹا دمنارکا[8] کو تشریف لے گئے۔

بماہ مئی اعلیٰ حضرت پیرس کو واپس آئے اور پریسیڈنٹ فالیرس[9] کے ساتھ کوئی گہرا مشورہ فرمایا۔ اُسی ماہ مین نوآبادیون کے وزراء سیرکنان انگلینڈ مین آئے اور اُنکی مدارات خاص طور پر کر کے بادشاہ نے ثابت کر دیا کہ اُنکا اعزاز کرنے مین اعلیٰ حضرت کو خاص قسم کی خوشی حاصل ہوئی۔

اس کے بعد بادشاہ فریڈرک[10] ہشتم ملک ڈنمارک[11] اور اُنکی بادشاہ بیگم صاحبہ شاہی طریقہ سے تشریف لائے اور بعد اُن کے بادشاہ سیام[12] تشریف لائے۔

بماہ اگست بادشاہ ایڈورڈ نے قیصر سے بمقام ولہم شو[13] ملاقات کی اور اس مابین مین اہل جرمن کو بخوبی تمام معلوم ہوگیا کہ بادشاہ ایڈورڈ کی نیت بخیر ہے اور اسی وجہ سے وہ لوگ نہایت مصر تھے کہ بادشاہ ایڈورڈ شاہی طور پر برلن[14]

ف۱ Paris ف۲ Parliament ف۳ Mediterranean ف۴ Cartagena

ف۵ Alphonso ف۶ Palermo ف۷ Italy ف۸ Malta Minarca

ف۹ President Fallieres ف۱۰ Frederick ف۱۱ Denmark ف۱۲ Siam

ف۱۳ Wilhelmshohe ف۱۴ Berlin

مین تشریف فرما ہون۔

بماہ اکتوبر بادشاہ نے مناسب حال ایک جدید تمغہ طیار کرایا جسکا نام اڈورڈ میڈل[۵۱] رکھا گیا جو ایسے لوگون کو دیا جاتا ہے جو معمولی ایام مین دوسرون کو خطرہ سے بچانے کے لیے اظہار جرأت و شجاعت کا کرین۔

ماہ نومبر تک انگلینڈ و جرمنی کے درمیان تعلقات نے بادشاہ اڈورڈ کی جادو اثر تدابیر کی بدولت یہانتک ترقی کی کہ یہ تجویز قرار پائی کہ قیصر لنڈن کو تشریف لاوین چنانچہ قیصر تشریف لائے اور جملہ حالات پر نگاہ کرکے کہا جاسکتا ہے کہ اُن کی مدارات ایسی ہوئی جس سے ثابت ہوگیا کہ یہانکے لوگ چاہتے ہین کہ اُن کے ساتھ وہ برتاؤ کرین جو ایسی قوم کے فرمانروا کے ساتھ کیا جاتا ہے جس سے تعلقات دوستانہ ہون۔ اس واقعہ کے بعد بادشاہ اڈورڈ کے صلحمند عہد کا چھٹا سال اختتام کو پہونچا۔

۱۹۰۸ء مین بادشاہ اولاً بمقام پیرس[۵۲] وبعدہ بمقام بیارٹس[۵۳] تشریف لیگئے آخرالذکر مقام پر تشریف فرما تھے کہ سرہنری کمبل بانرمین[۵۴] نے استعفا داخل کیا۔ بادشاہ اڈورڈ نے اُس موقعہ پر وہ طریقہ اختیار کیا جن پر پارلیمنٹ کے اصول کے بموجب نکتہ چینی ہوسکتی ہے مگر لوگون نے کسی ناراضی کا اظہار نہین کیا جس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ ملک کو اپنے بادشاہ کی ذات پر پورا و کامل بھروسا تھا۔

۵۱ Edward Medal ۵۲ Paris ۵۳ Biarritz

۵۴ Sir Henry Campbell Bannerman

بجائے اس کے کہ خود لنڈن کو تشریف لاکر تصفیہ اس پولٹیکل[1] خطرہ کا کرتے جو پیش آ گیا تھا بادشاہ نے مسٹر اسکوئیتھ[2] کو بیارٹز[3] مین طلب کیا۔

بتاریخ ۸ اپریل مسٹر اسکوئیتھ عہدۂ وزارت پر مامور ہوئے اور یہ صاحب بادشاہ ایڈورڈ کے چوتھے وزیر اعظم ہوئے۔

کچھ دن بعد موسم بہار مین فرانس و انگلستان کی نمایش کا افتتاح ہوا۔ بادشاہ ایڈورڈ و پریسیڈنٹ فالیرس[4] شاہانہ طریقہ سے نمایش مین تشریف فرما ہوئے اور جو رشتہ اتحاد کا قایم ہو چکا تھا وہ اور زیادہ مضبوط ہو گیا۔

ایسے وقت مین بھی بادشاہ ایڈورڈ اس فکر سے خالی نہ تھے کہ جرمنی کا دعوی بھی ایسا ہے جس سے جرمنی زیادہ اتحاد کا مستحق ہے اور اسی ہفتہ مین بادشاہ نے بمقام محل بکنگھم[5] جرمنی کے برگوماسٹران[6] و پادریان مذہب لوتھر[7] کی مدارات کی۔

اس وقت تک علاوہ چھوٹے چھوٹے عہدناجات کے جو بڑے بڑے کام بادشاہ ایڈورڈ کے ہو چکے تھے وہ یہ ہین۔ انگلستان و فرانس کا اتحاد قائم ہو جانا۔ جاپان کا صلحنامہ ہونا۔ ممالک متحدہ کے ساتھ صلحنامہ لکھا جانا اور جرمنی کے ساتھ بالکل جدید دوستی و روابط اتحاد کا پیدا کر دینا۔

مگر بادشاہ ایڈورڈ انھین باتون پر اپنی سعی جمیلہ ختم کرنے والے نہ تھے انگلستان و جاپان کے درمیان اتحاد قایم ہو جانے کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی کے زمانہ مین اہل انگلستان خیر خواہ جاپان کے رہے

---

[1] Political [2] Mr. Asquith [3] Biarritz

[4] President Fallieres [5] Buckingham [6] Burgomasters

[7] Luther

مگر ڈاگربنک[1] کے واقعہ کو وہ ابتک نہ بھولے تھے چونکہ بادشاہ ایڈورڈ کو ہر حال پر صلح کا خیال غالب رہتا تھا اس لیے وہ چاہتے تھے کہ اُس کا شمار بھی ایسی طاقتون مین ہو جاوے جنسے تعلقات دوستانہ تھے چنانچہ وہ رُوس کو تشریف لے گئے اور بمقام ریوال[2] زار سے ملاقات کی۔

بادشاہ ایڈورڈ کے اس ارادہ پر جس قدر نکتہ چینی ہوئی شاید اُن کے کسی اور فعل پر اسقدر اعتراضات کبھی نہ ہوے ہونگے۔

بعض صاحبان نے تو نہایت مخاصمانہ اعتراضات اعلیٰ حضرت پر کیے مگر بادشاہ کا فعل کسقدر عاقلانہ تھا وہ آجکے دن بخوبی سمجھ مین آسکتا ہے جبکہ رُوس کا شمار نہ صرف دوستانہ طاقتون مین ہوتا ہے بلکہ رُوس خالص دوست سمجھا جاتا ہے۔

بادشاہ ایڈورڈ ہرگز اس مزاج کے نہ تھے کہ کسی کام مین ضرورت سے زیادہ عجلت فرماتے۔ اُنھون نے حصول اُن کے لیے جو چاہا وہ فرمایا اُس کی یہ وجہ تھی کہ اعلیحضرت کے ذہن نشین ہو چکا تھا کہ زمانہ کا رنگ اُنکے منشا کے موافق ہے۔ آٹھ سال تک اعلیٰ حضرت کو شان رہے کہ انگلستان و جرمن کے درمیان یک جہتی کو ترقی ہو مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ آٹھ سال تک جب اعلیٰ حضرت قیصر سے ملے اُس پر نہ صرف اہل جرمن نے شک کی نگاہ ڈالی بلکہ اہل انگلینڈ نے بھی اُن ملاقاتون کو پسند نہ کیا مگر بادشاہ سے بہتر کوئی نہ سمجھ سکتا تھا کہ وقت تیزروی کا کب آنے والا ہے پس آٹھ سال کوشش جاری رکھنے کے بعد اعلیٰ حضرت کو معلوم ہوا کہ اب وہ مناسب وقت آگیا ہے کہ جرمن کا سفر اختیار کرین جو عرصہ تک ملتوی ہوتا رہا تھا۔

---

[1] Dogger Bank [2] Reval

...ے اس ارادہ پر اہل انگلینڈ نے زبان سے تو کچھ نہین نکالا لیکن دلون
مین شکوک پیدا کر لیے مگر جرمن مین تو بعض صاحبان نے آواز بلند اس ملاقات کے
خلاف گفتگو کرنا شروع کر دیا۔ اعلیٰ حضرت کی عادت مین داخل تھا کہ مخاصمانہ نکتہ چینی
کی پرواہ نہ کرتے تھے پس اس موقع پر بھی اعلیٰ حضرت اپنے عزم بالجزم پر قائم رہے
اعلیٰ حضرت برلن کو تشریف لے گئے اور وہان اُن کو وہ بات ہاتھ آئی کہ جس کی مثل کبھی
آجتک کامیابی نہوئی تھی۔ اعلیٰ حضرت کی ذات اقدس مین جو کشش کہربائی تھی اُس نے
اہل پیرس کے قلوب کو اعلیٰ حضرت کی جانب رجوع کر دیا اور جس دھوم کے ساتھ
برلن کی سڑکون پر استقبال ہوا اُس سے زیادہ خلوص کے ساتھ پیرس مین بھی مدارات
کا ہو نا ممکن نہ تھا۔

اعلیٰ حضرت کی بلند نظری و خلوص کا حال اُس اسپیچ سے کھلا جو بعد شاہی دعوت
کے زبان فیض ترجمان سے ادا فرمایا۔ اُس موقع پر حسب ذیل ارشاد ہوا۔ [ہمارے
آنے کی وجہ یہ ہے کہ دونون ملکون کے درمیان رشتہ اتحاد قایم ہو اور اس کے ذریعہ
سے امن پیدا ہو اور میری ساری کوشش یہی ہے کہ امن قائم رہے۔] اس کے علاوہ
اعلیٰ حضرت نے اپنی اہل قوم متوطنان برلن سے صاف صاف الفاظ مین فرما دیا کہ اہل
جرمن کے ساتھ اُن کو کس طرح پیش آنا چاہیئے اور اپنے ملک کا کس طرح خیال رکھنا
چاہیئے۔ فرمایا۔ [آپ لوگ جو اس خوبصورت دارالسلطنت مین ساکن ہین اپنے برتاؤ
سے اہالیان جرمن کو جن کے ساتھ ملکر آپ رہتے ہین بتا سکتے ہین کہ ہم لوگون کو اُنکے
ساتھ خالص محبت ہے اور مین جانتا ہون کہ مجھکو آپ سے امید ہو سکتی ہے کہ حتی الامکان

Berlin سلطنت

آپ سے ایسا ہی ظہور مین آویگا }

اس کے بعد اعلی حضرت لنڈن کو واپس آئے اور یہان پہونچکر سرداران با مدارات فرمائی - بماہ مارچ بیارٹز[۲] کو تشریف لے گئے اور وہان سے بہ سواری موٹر پاؤ[۳] کو تشریف لے گئے کہ رائیٹس[۴] سے ملین اور اُن کی اڑنے والی کل ملاحظہ فرماوین اُس کے بعد پیرس[۵] کو تشریف لے گئے اور بعدہ ملکہ الگزنڈرا[۶] کو ہمراہ لیکر بحر میڈٹیرین[۷] کا دورہ فرمایا -

بتاریخ ۲۶ مئی تیسری مرتبہ دربی[۸] کی گھوڑ دوڑ مین بازی جیتی اور بماہ جون مملکت کے اخبارات کے سفیرون کو گارڈن پارٹی[۹] مین شریک فرمایا -

ماہ جولائی کے اختتام پر کواس[۱۰] کو تشریف لے گئے اور بتاریخ ۲ اگست کو زار بغرض ملاقات بازدید تشریف لائے -

بماہ ستمبر آخر بار مرین باد[۱۱] کو تشریف لے گئے اور یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ وہین ڈاکٹر اوٹ[۱۲] نے کہا تھا کہ عمر کے لحاظ سے اعلی حضرت کا جثہ قابل تعریف ہے اور ابھی تک کوئی کمی نہین آئی ہے -

مراجعت انگلینڈ کے بعد اعلی حضرت نے مسٹر اور مسز ولیم جیمس[۱۳] کی عزت افزائی فرمائی کہ بمقام چکیسٹر[۱۴] اُن کے مکان پر قدم رنجہ فرما کر بمقام مانٹریل[۱۵] شفاخانہ مرض تپ دق

۱ه Basuto ۲ه Biarritz ۳ه Paw ۴ه Wrights ۵ه Paris

۶ه Alexandra ۷ه Mediterranean ۸ه Derby ۹ه Garden Party

۱۰ه Cowes ۱۱ه Moreenbad ۱۲ه Dr. Ott

۱۳ه Mr. and Mrs. William James ۱۴ه Chichester ۱۵ه Montreal

کا افتتاح فرمایا۔

بماہ نومبر اعلیٰ حضرت کے پُرانے دوست مسٹر مانٹیگ گست[۵۱] نے بمقام سینڈرنگھم[۵۲]
دوران شکار میں دفعۃً انتقال کیا جس سے اعلیٰ حضرت کو رنج و افسوس ہوا۔

بماہ دسمبر لفٹننٹ سکلیٹن[۵۳] کو طلب فرما کر سرداری کا اعزاز عطا فرمایا۔

اس سال ماہ جنوری میں اعلیٰ حضرت نے پارلیمنٹ کا افتتاح فرمایا اور اس کے بعد
بغرض آرام جس کی بہت ضرورت تھی بیارٹز[۵۴] کو تشریف لے گئے۔

ماہ اپریل کے اختتام پر وہاں سے مراجعت فرمائی ماہ مئی کے اول ہفتہ میں
یہ ماجرائے صعب و شگرف پیش نظر ہوا کہ اعلیٰ حضرت دفعۃً علیل ہو کر دفعۃً
راہی ملک عدم ہوئے۔

جب کہ یوم پنجشنبہ کی شام کو بتاریخ ۵ مئی دفعۃً ایک اعلان نامہ بلا کسی
قبل کی آگاہی و اطلاع کے محل بکنگھم[۵۵] کے احاطہ آہنی جنگلہ پر چسپان کیا گیا
کہ اعلیٰ حضرت کو زکام و کھانسی کی شکایت پیدا ہو گئی ہے جس کی وجہ سے
دو روز تک خواب گاہ کے کمرہ سے برآمد نہیں ہوئے تو جو تہلکہ اس ناگہانی خبر
سے پیدا ہوا اُس سے جسقدر تعجب پیدا ہوا اُس قدر تشویش نہیں پیدا ہوئی

ظاہر ہے کہ یہ خبر جلد پھیل گئی اور جب رات کے وقت لوگ تھیٹرون سے
نکلے ہر شخص کی زبان پر بادشاہ کی علالت کا ذکر جاری تھا۔

مگر کسی کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ علالت کسی طرح پر سنگین ہے۔ عام طور پر لوگون کا یہ

---

۵۱ Mr. Montague Guest ۵۲ Sandringham

۵۳ Lientenant Shackleton ۵۴ Biarritz ۵۵ Buckingham

خیال تھا کہ اعلیٰ حضرت نے بیاریٹز[51] سے نہ صرف اعلیٰ درجہ کی تندرستی کی حالت مین مراجعت فرمائی ہے بلکہ بہت ہی خوش و خرم آئے ہین - اصلیت تو یہ ہے کہ لوگ اس اعلان نامہ پر مضحکہ کرتے تھے کہ ایک مختصر سی خبر پر لوگون نے التفات اس وجہ سے کر دیا ہے کہ بہت بڑے آدمی سے اُسکا تعلق ہے -

مگر یہ لوگون کی سخت غلطی تھی کیونکہ جب تک کسی بادشاہ کو کوئی سنگین مرض لاحق نہین ہوتا ایسے اعلان نامہ جات شاذ و نادر ہی جاری ہوتے ہین - لنڈن کے اخبار نویسون کو یہ بات معلوم تھی اس لیئے فلیٹ[52] اسٹریٹ مین شروع ہی سے لوگون کو بہت بڑا خوف پیدا ہو گیا تھا -

ثابت ہوا کہ اُن کا خوف حق بجانب تھا جب بوقت ۸ بجے صبح دوسرا اعلان نامہ شائع ہوا جس کی عبارت حسب ذیل تھی -

اعلیٰ حضرت کی حالت شب مین نسبت پیشتر کے اچھی رہی مگر علالت مین اصلاح نہین ہوئی اور اب اعلیٰ حضرت کی حالت سے سخت اندیشہ ہو گیا ہے اس اعلان نامہ پر جن صاحبان کے دستخط ثبت تھے یہ ہین -

الیف[53] - اے - لیکنگ ایم ڈی جیمس[54] ایڈ ایم ڈی وارڈگلس[55] پاول ام - ڈی - وبرٹرنڈ ڈاسن[56] ایم ڈی وسینٹ کلیر ٹامس[57] ایم ڈی -

فلیٹ[58] اسٹریٹ کے اخبار نویسون نے سمجھ لیا کہ مطلب اعلان نامہ کا یہ ہے کہ

Biarritz ۵۱ — Fleet Street ۵۲ و ۵۸ — F. A. Laking M. D. ۵۳

James Reid M. D. ۵۴ — R. Doughlas Powell M. D. ۵۵

Bertrand Dawson M. D. ۵۶ — St. Clair Thomson M. D. ۵۷

خاتمہ ہو چکا۔ دستور کے خلاف ہوتا اگر الفاظ سخت اندیشہ ناک کا استعمال کرجاتا بدون اس کے کہ بادشاہ کی حالت قریب برگ ہونے کے پہونچی ہوتی مگر بادشاہ کی حالت گھنٹہ بہ گھنٹہ اس سے بھی زیادہ خطرناک ہوگئی تھی اور انجام کار ۶ بجے مفصلہ ذیل اعلان نامہ مثل ایک بم کے گولہ کے آپڑا۔

{ بادشاہ کے مرض کے علامات اور زیادہ خطرناک ہوگئے اور اب اعلیٰحضرت کی حالت نازک ہوگئی ہے }

اس اعلان نامہ پر دستخط ڈاکٹران مندرجہ ذیل کے تھے۔

الیف۔ ایچ لیکنگ[۱] ایم ڈی جمس ریڈ[۲] ایم ڈی وار ڈگلس پاول[۳] ایم ڈی و برٹرنڈ ڈاسن[۴] ایم ڈی۔

تاہم لوگ اس خبر کو مشکل سے باور کرتے تھے اور بہت ہی تھوڑے لوگوں نے سنا کہ بادشاہ گیارہ بج کر تینتالیس منٹ گذرنے کے بعد راہی ملک عدم ہوگئے دوسرے روز لنڈن و انگلینڈ کیا تمام ملک کی رعایا کے قلوب پہ ایک سخت دھکا لگا اور تہلکہ عظیم برپا ہوگیا جب مشہور ہوگیا کہ بادشاہ کا انتقال ہوگیا۔ یہ ایک عظیم مصیبت تھی جو اچانک آپڑی اور ایسی عظیم و اچانک تھی کہ مشکل سے اسپر یقین آتا تھا۔ ایوان بکنگھم[۵] کے آہنی پھاٹکوں پر سیاہ کناروں دار چھوٹا سا اشتہار لگا ہوا تھا جو اس دلفگار خبر کی تصدیق کرتا تھا کہ۔

"بادشاہ کا انتقال ہوگیا"

---

[۱] F. H. Laking M. D. [۲] James Reid M. D.

[۳] R. Douglous Powell M. D. [۴] Bertrand Dawson M. D.

[۵] Buckingham

بادشاہ کی آخری بیماری کی بابت بہت کچھ فضول باتین مشہور ہوگئی ہین اور جو اصل حال ہے وہ بہت تھوڑا اور بہت صاف ہے۔ اول اعلان نامہ شایع ہونے کے قبل شام کو ایک لیڈی[1] ایوان بکنگھم[2] مین اعلیٰ حضرت کے ساتھ کھانا کھا رہی تھی۔ اُسنے اعلیٰ حضرت کی طرف دیکھ کر عرض کیا کہ جہان پناہ کچھ علیل معلوم ہوتے ہین۔ اعلیٰ حضرت بیماری کے ذکر سے قدرے کبیدہ خاطر ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ برج کھیل سے طبیعت کو بہلا دین گے۔ واحسرتا کہ وہ برج کا کھیل کھیل ہی نہ سکے۔ اعلیٰ حضرت کے ذہن مبارک مین آیا کہ برج کے کھیل کی جانب طبیعت مائل نہین ہے۔ پس تھوڑی دیر تک قریب کے بیٹھنے والے احباب کے ساتھ بات چیت فرماتے رہے۔ دوسرے روز علالت اعلیٰ حضرت کی بہت بڑھ گئی۔ خود زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ میرا وقت اخیر آپہونچا۔ رات کے وقت اعلیٰ حضرت نے اپنی حالت کو ایسا نازک خیال کیا کہ اپنی ہمشیرہ و ہمراز شاہزادی لوئی ڈچز آف ارگایل[3] کو بلا بھیجا۔

دوسرے روز صبح اعلیٰ حضرت نے اپنی حالت کو بہتر قیاس کیا اور یہ اصرار فرمایا کہ اُن کو اُٹھا کر پوشاک زیب بر کی جاوے۔ گو کہ اطبا نے بہت ہی بلیغ کوشش کی کہ اعلیٰ حضرت بستر سے جنبش نہ فرماوین مگر اعلیٰ حضرت نے نہ مانا۔ اس بات کی صحت مین بھی جاے کلام نہین ہے کہ وفات سے چند

---

[1] Lady

[2] Buckingham

[3] Princess Louise, Duchess of Argyll

گھنٹہ قبل اعلیٰ حضرت نے سگار بنایا اور سیاہ قہوہ کی دو پیالیاں نوش فرمائیں۔ اسکے بعد اعلیٰ حضرت پر غشی طاری ہونے لگی۔

یہ کہنا غلط ہے کہ اعلیٰ حضرت کو کسی جدید مرض نے پکڑ لیا۔ صحیح بات یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت غش میں آگئے۔ جو کچھ ہوسکتا تھا کیا گیا مگر کوئی تدبیر نفع بخش نہ ہوئی۔

گر قضا آید طبیب ابلہ شود
ہم دوا در نفع خود نقصان کند

اعلیٰ حضرت نے اپنے اعزہ کی آنکھوں کے سامنے یعنی بموجودگی ملکہ الگزنڈرا و بادشاہ جارج[۱] و ملکہ میری[۲] و شاہزادی صاحبہ کلاں ڈچز آف فائف[۳] و شاہزادی لویز[۴] ڈچز آف ارگایل[۵] آدھی رات سے کچھ قبل تاریخ ۶ مئی اس دنیاء دون کو چھوڑا سفر آخرت کا اختیار کیا۔

یہ بات کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ بہت ممکنات سے ہے کہ بوجہ کثرت کام کے اعلیٰ حضرت نے اپنی جان عزیز کو اپنی ڈیوٹی[۶] یعنی فرض پر نثار کردیا ذرا غور فرمایئے اور دیکھیے کہ پنجشنبہ کی رات کو آکسیجن[۷] یعنی خالص ہوا سے علاج شروع ہوا۔ جمعہ کو تمام دن اعلیٰ حضرت اصرار فرماتے رہے کہ سرکاری کام انجام دوں صرف اس بات پر رضامند ہوئے کہ علاج ہوتا رہے۔ جس سے پایا جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت کا یہ خیال تھا کہ طبیعت قدرے ناساز ہے۔ پوشیدہ نہیں ہے

Princess Louise ۴ Duchess of Fife ۳ Mary ۲ George ۱

Oxygen ۷ Duty ۶ Duchess of Argyll ۵

کہ اس وقت جو ملکی امور کی نازک حالت پیدا ہو گئی ہے اُس کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کو بہت ملال رہتا تھا خود اعلیٰ حضرت دل مین سمجھتے تھے کہ علالت سنگین ہے مگر یہ طے کر لیا تھا کہ اپنے آپ کو صاحب فراش نہ بنا دین بلکہ کام کرتے کرتے طبیعت کو مرض پر غالب کر لیوین - موت کے ساتھ معاملہ کرتے کرتے اعلیٰ حضرت کو ناکامیابی ہوئی اور تمام مملکت کو اعلیٰ حضرت نہ صرف غمزدہ بلکہ چھوڑ کر چل بسے -

ہر شخص کو یہ امید تھی کہ آجکل وزرا کے درمیان اختلاف آرا پیدا ہو جانے سے جو نازک حالت ہو رہی ہے اُس گتھی کو صرف اعلیٰ حضرت کا ہاتھ سلجھا سکیگا لوگ سمجھتے تھے کہ ایک لفظ سے اعلیٰ حضرت ملک مین صلح پیدا کر دینگے جسطرح دیگر بلاد مین صلح پیدا کر دی اور سب لوگون کے دل مین بس رہا تھا کہ وہ لفظ زبان مبارک سے نکلنے والا ہی ہے - ہاے افسوس وہ بات نہ ہونے پائی اور خاتمہ بخیر ہو گیا - ؎

بیک گردش چرخ نیلوفری
نہ نادر بجا ماند و نے نادری

اب بجاے بادشاہ ایڈورڈ کے بادشاہ جارج[1] مسند نشین حکومت ہین اور اس بات کے کہنے کے لیے وجہ معقول حاصل ہے کہ جن لوگون کو خاندان شاہی کے حالات سے پوری واقفیت ہے اُن کے نزدیک بادشاہ جارج کی ذات ایسی نہین ہے کہ وہ قابل لحاظ ہو جیسا کہ بعض لوگون کا خیال ہے مین یہ فقرہ مصلحتاً لکھتا ہون

[1] George

اور اس لکھنے سے میرا یہ مقصد نہین ہے کہ ادب شاہی سے کسی قسم کا انحراف کرون

بادشاہ جارج سادہ مزاج و معمولی عقل کے کاروباری آدمی ہین مگر سب سے بڑی صفت اُن مین یہ ہے کہ وہ بہادر آدمی ہین - اپنے والد ماجد کے انتقال کے وقت اُنھون نے تمام معاملات کا چارج بمقام محل بکنگھم لے لیا - وہ وقت ایسا تھا کہ تمام محل مین تلاطم برپا تھا لیکن جن لوگون کی وجہ سے یہ پریشانی واقع ہوگئی تھی وہ بھول نہین سکتے - کہ کسطرح سے بادشاہ سلامت اُن کے ساتھ پیش آئے - مین نہین سمجھ سکتا کہ ایسا کہنا باعث گستاخی ہے یا کیا ہے مگر اصلیت یہ ہے کہ جس وقت بادشاہ جارج نے عنان سلطنت کو اپنے دست مبارک مین لیا تو چارج اُسی جانچ و پرتال کے ساتھ اور اُسی تہذیب و طریقہ سے لیا جس طرح وہ کسی جنگی جہاز کا چارج لیتے چند ہی گھنٹے مین بدنظمی جو پیدا ہوگئی تھی دفع ہوئی اور پھر قرینہ جم گیا اور اُس کو ایک کامل شخص کے ہاتھ نے جما دیا -

اسمین بھی کسی کو موجب کلام نہین ہے کہ بادشاہ جارج سلطنت کے کامون کی وقعت کو پیش نظر رکھتے ہین کیونکہ فوراً اعلیٰ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ماتم اس طور پر نہ کیا جاوے کہ میری رعایا کے آرام یا اُن کی خوشی مین بہ یوم عید وہوٹ سنٹ ئیڈ خلل پڑے - اور وہ لباس ماتمی ایسا نہ پہنین جو خوشنما نہ ہو -

یہ مختصر فقرہ عجیب قسم کا تھا اور اس سے اُس وقت سخت بحث پڑ گئی کہ خوشنما ماتمی لباس سے مراد کیا ہے - مگر اعلیٰ حضرت کا کوئی قصور نہین ہے کہ پوری شرح اس فقرہ کی نہ کردی گئی اور یہ بات قابل تاسف ہے کیونکہ مین یقین کے

لہ Buckingham ٹہ سہ George کہ Whitsuntide

ساتھ کہہ سکتا ہون کہ اعلیٰ حضرت کا منشاء یہ تھا کہ مرد سیاہ ٹائی[۱] گلے مین پہنین اور سیاہ رومال بازوؤن پر باندھین اور مستورات سیاہ ٹوپی سر پر رکھین اور سیاہ دستانہ پہنین

اب وقیع معاملات پر غور کیجیے تو معلوم ہوگا کہ بادشاہ جارج[۵] نے جو پیغام اپنی رعایا کے نام بادشاہ ایڈورڈ کی تجہیز و تکفین کے بعد جاری کیئے اُس کا مضمون ایسا پُر درد ہے جس کو پڑھ کر دل تھرّا اُٹھتا ہے۔

یہ ایک قابل تعریف فرمان ہے اور اس سے قبل جتنے فرمان جاری ہو چکے ہین سب اس کے سامنے ہیچ ہین۔ عبارات اسی فرمان کی نہایت سادہ ہے جیسی کہ فرامین شاہی کی عموماً نہین ہوتی اور اُس کو پڑھنے سے جو اثر دل پر پڑتا ہے وہ ایسا نہین ہے جو یہ ہی لکھی ہوئی عبارت سے ہوتا ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ الفاظ کسی زبردست شخص کے زبردست ہاتھ سے قلمبند ہوے ہین۔ وہ عبارت بغرض حوالہ آئندہ ذیل مین ترجمہ کی جاتی ہے۔

" { آواز محبت اور پرجوش فرمانبرداری کی جو میرے شفیق باپ کی یادگاری مین میری مملکت کے ہر حصہ سے بلند ہوئی ہے اور انعقاد محاسن جو خلایق نے اظہار غم والم کا کیا اور خاص کر دار السلطنت مین جو اظہار ہمدردی کا وقت رحلت سے وقت تدفین تک دو مرتبہ کیا گیا اور پھر لکھوکھا رعایا نے جمع ہو کر انتظار کیا کہ آخری فاتحہ اُن کے نام نامی پر پڑھین۔ ان سب باتون نے میرے اور میرے تمام خاندان کے دل پر بہت بڑا اثر ڈالا ہے۔

ممکن تھا کہ ایسا صدمہ جو اچانک اور خلاف امید مجھپر پڑ گیا میرے ہوش و حواس کو

George جارج Tie ٹائی

بجا نرہنے دیتا لیکن جو خیالات کہ اس جادیرسے میرے دل مین پیدا ہوے ہین یہین
کہ میری رعایا بھی اس رنج مین میری طرح نالہ کنان ہے - میری رعایا رنج مین
میری شریک ہے اور مین اکیلا نہین ہون -

ایسے خیالات میری محبت کو برقرار رکھتے ہین اور زمانہ آئندہ پر میری
نگاہ امید کے ساتھ پڑ رہی ہے - میرا اعتقاد اپنے خدا کی طرف مضبوط ہے اور
مین اپنی رعایا پر بھروسہ کرتا ہون اور اپنے پیارے ملک کے قوانین اور آئین
پارلیمنٹ کی توقیر کرتا ہون - لح

دستخط شاہنشاہ جارج

باب یازدہم

وفات تجہیز و تکفین

بادشاہ ایڈورڈ کے انتقال پر ملال سے تمامی مملکت برطانیہ کی رعایا کو وفور غم و الم سے حالت سکتے کی پیدا ہوگئی۔

بادشاہ کی مادر گرامی قدر ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کے وقت بھی رعایا کو صدمہ ہوا تھا اور خبر انتقال کو سنکر لوگون کے دلون پر دھکا لگا تھا مگر گریہ و بکا جو بادشاہ ایڈورڈ کی وفات سے ہوا اسقدر اس حادثہ کے وقت نہ ہوا تھا۔

یہ حادثہ جانکاہ نہایت ہی درجہ دلسوز و جانگزا تھا اور میرا یہ لکھنا خلاف ادب ضرور ہے مگر صحیح بات چھپانے سے بھی نہین چھپتی اور وہ یہ ہے کہ جس روز اعلیٰ حضرت کا انتقال ہوا دوپہر سے قبل تمام لندن کے پارچہ فروشان و خیاطان کی دوکانات پر ایک ٹکڑا بھی سیاہ کریپ کا فروخت ہونے سے باقی نہ رہا۔ اسی قبیل کی چھوٹی چھوٹی باتون سے اندازہ فرط الم کا ہوتا ہے جو لوگون پر طاری ہوا۔

سیاہ پوش لوگ جو سکوت کے عالم مین اپنے کاروبار کے لیے جارہے تھے یا ہزارہا آدمی جو ایوان بکنگھم کے پھاٹکون پر کھڑے تھے۔ یہی سمجھتے تھے کہ اُنکا کوئی قریب ترین عزیز مرگیا ہے۔

ماتمی پرچہ اخبار ٹائمس کا جو تاریخ ۲۲ مئی شائع ہوا اُس مین

لفظ Edward VII کا Buckingham کا Times

سر[1] آسٹن ڈوابسن نے لکھا۔

گھنٹا بھر قبل تھا جو شاہنشاہ

اب شہنشہ نہیں رہا وہ آہ

اور ہم لوگ سب بڑے چھوٹے — ایک قلق کرنے والا کھو بیٹھے

جو کہ تابوت پر ہیں اُس کے جھکے — مالک و مہربان کو رو بیٹھے

شہر کے لوگ ہرگز نہ سمجھ لین گے کہ بادشاہ کے انتقال کے بعد کئی دن تک شہر بالکل اُجڑا ہوا اور ویران نظر آیا۔ تمام تماشہ گاہین بند تھین اور کسی کی زبان پر کلمہ شکایت کا جاری نہ تھا۔ یہان تک کہ جب خود بادشاہ جارج[2] نے فرمایا کہ تماشہ گاہون کے برابر بند رہنے سے لوگون کا نقصان پسند خاطر عاطر نہین ہے تب بھی لوگون کو معمولی طور پر خوشی کے جلسون مین شریک ہونے سے اکراہ رہا۔ اس تمام زمانہ سوگ نشینی مین ملکہ الگزنڈرا[3] پر غم و الم بحدے طاری رہا اور حضور عالیہ نے تنہائی کو پسند کیا گو کہ بہت سے اعزہ ماتم پرسی کے لیے جمع ہو گئے تھے اور کلمات تسکین کے ذریعہ سے تلقین صبر کی کرتے تھے۔

جو کوہ الم اُن پر ٹوٹ پڑا تھا اُس کا اندازہ اُس دردناک پیغام سے ہو سکتا ہے جو ممدوحہ نے برطانیہ کے نام بھیجا اور وہ یہ ہے۔

اپنے ٹوٹے ہوے اور شکستہ دل کی ہدایت سے مین اپنی تمامی قوم اور اپنی تمامی رعایا کا جن کے ساتھ مجھکو محبت ہے دلی شکریہ ادا کرتی ہون کہ اُنھون نے میرے ایسے رنج مین جس کی انتہا نہین ہے اور ایسی مصیبت مین جو بیان مین

[1] Sir Astin Dubson
[2] George
[3] Alexandra

نہین آسکتی میرے ساتھ ایسی ہمدردی کی ہے جس کا اثر میرے دل پر پہونچا ہے
اُن کے یعنی میرے پیارے شوہر کے مرنے سے بھی نہین ہوا کہ مین لٹ گئی
بلکہ قوم کو بھی ایسا نقصان پہونچا جس کا عوض نہین ہوسکتا کیونکہ قوم کا سچا دوست
اور رعایا کا شفیق باپ اور خلق کرنے والا بادشاہ دفعتاً دنیا سے منھ موڑ گیا۔

دعا ہے کہ خدائے قدیر غنی امداد سے ہماری مدد کرے تاکہ ہم لوگ اس سخت ترین
مصیبت کو برداشت کرسکین جو کہ اپنی شان کبریائی سے اُس نے ہم پر نازل
کردی ہے۔ مرضی مولا از ہمہ اولی۔ آپ صاحبان جب دعا کرین مجھکو یاد رکھین
تاکہ مجھ کو تسکین ہو اور مجھکو قوت ملے کہ برداشت اُن مصائب کا کرسکون جو ابتک
پڑنے والے ہین۔

اس موقع پر مین اظہار دلی شکریہ کا کرتی ہون واسطے اُن تمام خطوط و خبرہائے
تعزیت کے جو ادنیٰ و اعلیٰ و غریب و امیر الغرض جملہ گروہون نے بہ اظہار ہمدردی
میرے پاس بہ افراط تمام بھیجے کیونکہ میرے لیے غیر ممکن ہے کہ ہر ایک شخص کو
جدا جدا جواب لکھ سکون۔

مین اپنے پیارے لڑکے کو آپ صاحبان کے سپرد کرتی ہون جو مجھکو امید ہے
کہ اپنے پیارے باپ کے نقش قدم پر چلین گے اور مین آپ سے ملتجی ہون کہ
آپ صاحبان اُس کی طرف اظہار اُسی فرمانبرداری و جان بازی کا کرین گے
جیسا کہ اُس کے پیارے باپ کے ساتھ کرتے رہے۔

مین جانتی ہون کہ میرا پیارا بیٹا اور میری پیاری بہو دونون تا بہ امکان
اپنے آپ کو مستحق آپ کی فرمانبرداری و اطاعت کا ثابت کرکے اُس پر

قائم رہین گے۔

دستخط الگزنڈرا

ساتھ دن بادشاہ کا جنازہ خاموشی کے ساتھ اُسی سادہ بستر پر پڑا رہا جسپر اپنے خاص کمرہ مین محل بکنگھم[1] مین اُنھون نے انتقال کیا تھا۔ جن صاحبان نے دنیا کے بڑے بادشاہ کی نعش کو وہان دیکھا تھا کہ وہ ایک گلابی رنگ کی پوشاک شب خوابی سے ڈھکی ہوئی ہے اور معمولی کپڑے بستر کے اُسپر پڑے ہوے ہین جیسے کہ رعایا مین معمولی آدمی پہنتا ہے اُن کے دلون پر شاہانا شکوہ کا قائم رہنے والا اثر پڑتا تھا کہ اعلی درجہ کی سادگی مین بھی شان شاہی دکھائی دیتی تھی۔

۱۴ مئی کو مرحوم بادشاہ کا جنازہ اُٹھا کر تخت گاہ کے کمرہ مین لایا گیا اور وہان شکوہ شاہانہ کے ساتھ رکھا رہا۔ یہ منظر نہایت تعجب انگیز و پُر اثر تھا۔ کمرہ مین دھندھلی روشنی تھی اور پہرے کے سپاہیان سرون کو خم کئے ہوے خاموش کھڑے تھے اور وہ خاموشی موت کی تھی۔

۱۷ مئی کو جنازہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ ویسٹ منسٹر ہال[2] مین لایا گیا وہان وہ رسوم ادا ہوئین جن کا مثل و نظیر نہین ہوسکتا۔ اور گا دوپہر پر چار بجکر ویسٹ منسٹر ہال کھولدیا گیا کہ عوام الناس داخل ہون۔ مجمع نہایت کثیر تھا اور رات کو دس بجے جب دروازہ بند کیا گیا تو ہزارہا آدمی باقی رہگئے تھے جو جنازہ کی زیارت سے محروم رہے تھے۔

---

[1] Buckingham [2] Westminster Hall

گو وہ محروم ہو چکے تھے مگر اُنھون نے محنت کو قاصر نہ کیا تھا بارش بہ افراط ہوتی رہی مگر ہزارہا آدمی تمام رات ڈٹے کھڑے رہے اور انتظار کرتے رہے یہانتک کہ دوسرے روز چھ بجے صبح کو پھر دروازہ کھولا گیا۔

دوسرے روز شام کے وقت پہلے سے بھی زیادہ جماؤ آدمیون کا ہو گیا اور رات کو جب وقت قریب پہونچا کہ ویسٹ منسٹر[ل۱] کا دروازہ بند کیا جاوے ہزارہا مرد و عورت کوشش کرتے رہے کہ دھکا دیکر دروازہ کو کھول لیوین پھر ہزارہا مخلوق نے تمام رات جاگ کر بسر کر ڈالی۔ تیسرے روز مجمع اس قدر کثیر ہوا کہ جب ٹولیان بنائی گئین تو لوگ سات میل کی لمبائی تک کھڑے ہوئے۔

جمعرات کے دن بتاریخ ۱۹ مئی جو جنازہ رکھا رہنے کا اخیر دن تھا سہ پہر کے وقت شہنشہ جومن بسواری گاڑی محل بکنگھم[ل۲] سے ویسٹ منسٹر ہال[ل۳] کو گئے اور اپنے ساتھ ایک ہار سفید اور نارنجی پھولون کا لے گئے اور اس کو تابوت کے سرہانے رکھ دیا۔ قیصر و بادشاہ جارج جو قیصر کے ہمراہ تھے تھوڑی دیر تک جنازہ کے قریب بیٹھے رہے اور خاموشی کے ساتھ دعا مانگتے رہے۔

جب بادشاہ اُٹھے قیصر نے جوش خون کے اثر سے اپنا ہاتھ بادشاہ کے ہاتھ مین دیدیا اور لوگون نے دیکھا کہ قیصر زار زار آنسوؤن سے رو رہے ہین۔

اُسی شب مین جسکی صبح کو لاش دفن ہونے والی تھی لندن کی حالت ناگفتہ بہ تھی یعنی وہ حالت ایسی دردناک تھی کہ قلم یا زبان کو طاقت بیان کی نہین ہے۔

رات کو دس ہی بجے کا وقت تھا کہ ہزارہا آدمی آکر خاموشی کے ساتھ

ل۱ Westminster ل۲ Buckingham ل۳ Westminster Hall

دہائیٹ ہال[1] دسٹرک مال[2] و اجیو ویر روڈ[3] پر کھڑے ہو گئے۔

بہت لوگ تو ایسے تھے کہ اُن کے نزدیک سڑک اور دوسری جگہ یکساں تھی کیونکہ اژدہام ایسا کثیر تھا کہ لوگون کو قیام کی جگہ ہوٹلون یا سراؤن مین یا فرودگاہون مین ملتی نہ تھی۔

آدھی رات اور دو بجے صبح کے درمیان شہر لنڈن مین زور کی بارش ہوئی اور بادل کی گرج و بجلی کی تڑپ بھی سخت ہیبت ناک ہوئی اور جو تماشائی سڑکون پر کھڑے تھے سر سے پیر تک بھیگ گئے۔ مگر اُنھون نے اس طرح بھیگنے کی مطلق پروا نہ کی اور پانچ بجے صبح انبوہ خلائق اس قدر کثیر ہو گیا کہ سانس لینا دشوار ہو گیا۔

اب فوج اور پولیس کے لوگ آ گئے کہ ماتمی جلوس کے گذر جانے کے لیے انتظام راستہ کا کرین اور اسی غرض سے لوگون کو ہٹانے لگے تو خوفناک صورت پیش آنے لگی مگر آفرین ہے پولیس کو کہ ایسے اچھے سلیقہ کے ساتھ لوگون کو ہٹایا کہ کوئی حادثہ سنگین پیش نہ آیا۔

رات کے طوفان کے بعد روز روشن ہویدا ہوا اور چھ بجے صبح تک مطلع صاف ہو کر آفتاب، کمال آب و تاب کے ساتھ برآمد ہوا۔

گرمی بہ شدت تھی اور جنازہ گذر جانے کے قبل جو زمانہ انتظار کا تھا اُسکے دوران مین پندرہ ہزار چھوٹے چھوٹے حادثہ واقع ہوے اس طرح پر کہ لوگون کو غشی طاری ہو گئی۔

---

[1] White Hall [2] Mall [3] Edgeware Road

یہ بات باعث کمال افسوس کی ہے کہ ایسے موقع پر بھی کوئی شکل صورت تجارت و روزگار کی پیدا ہو جاوے۔ مگر وہ صورت پیدا ہی ہو گئی اس طرح پر کہ سڑک کے کنارہ کنارہ جن لوگون کے مکانات تھے اُنھون نے نشستگاہون کی فیس بہت زیادہ شرح کے ساتھ مقرر کر کے وصول کر لی اور غضب یہ ہوا کہ بہت لوگ ایسے تھے جنھون نے کثیر رقم کرایہ کی بھی ادا کی لیکن نشست گاہ تک پہونچ ہی نہ سکے مثلاً پکاڈلی[اھ] مین ایک شریف آدمی نے ایک جھروکا کے پانچ گنی کرایہ دیا مگر راستہ مین وہ بیچارہ ایسا اٹھٹک گیا کہ وہ جھروکہ اُس کی نگاہ کے سامنے تھا مگر وہان تک پہونچ نہ سکتا تھا۔

جب جلوس نکل چکا تو سڑکین مثل ایسی منڈی کے معلوم ہوتی تھین جس کو زلزلہ نے برباد کر دیا ہو۔

سب سڑکون پر مردون کے کالر اور عورتون کی ٹوپیان و چھڑیان و چھتریان و چوڑیان و دستانہ و کتابین و کپڑے تک نیچے پڑے ہوے تھے۔

گو بوجوہات معلومہ لوگ خیال کرتے تھے کہ جلوس محل بکنگھم[۲ھ] سے چلا مگر در اصل وہ محل مال لبرا[۳ھ] سے روانہ ہوا۔

اس مقام سے بادشاہ جارج[۴ھ] اپنے رخش پر سوار ہوے اور یہان ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی اطلاع عام طور پر لوگون کو نہین ہے۔

بادشاہ کے دو چھوٹے بچہ یعنی شاہزادہ جارج[۵ھ] و جان[۶ھ] حادثہ اصلی سے

[اھ] Piccadilly [۲ھ] Buckingham [۳ھ] Marlborough [۴ھ] George

[۵ھ] George [۶ھ] John

ینجبر ایوان[۵] ہال لبرا کی سٹرکون کو چھوٹی چھوٹی جھاڑوون سے اور پہیہ دار جھاڑو سے جھاڑ رہے تھے جب اُن کے والد ماجد بادشاہ ایڈورڈ کے جنازہ مین شریک ہونے کی غرض سے باہر نکلے۔

بادشاہ نے بچون کو اپنے پاس بلایا اور وہ دونون بہت ناخوشی کے ساتھ قریب بادشاہ کے آئے۔ اعلیٰ حضرت نے ایک ایک کر کے دونون کو گود مین لیکر بوسے لیے اور پھر گھوڑے پر سوار ہو کر محل بکنگھم[۲] کی طرف روانہ ہوے۔

جب جلوس بادشاہون اور شاہزادونکا محل کے صحن مین پہونچا ڈیوک آف نارفک[۳] نے بحیثیت ارل مارشل[۴] اُنکا استقبال کیا

اس کے بعد ویسٹ منسٹر[۵] کے تاریک کمرون مین مختصر سی نماز ہوئی۔ اُس کے بعد جملہ شاہان و شاہزادگان و ملکہ الگزنڈرا[۶] پھر کھلے ہوئے میدان مین آئے اور وہان ایک دردانگیز معاملہ پیش آیا۔

ایک ملازم قوم ہائلینڈ[۷] بادشاہ ایڈورڈ کے پیارے کتے سیزر[۸] نامی کو ہاتھ مین لیے ہوے تھا۔ بڑی ملکہ صاحبہ نے کتے کو اپنے پاس بلا کر ہاتھ اُس کی پیٹھ پر پھیرا اس وقت نو ملکون کے بادشاہ عالم سکوت مین کھڑے تھے اور اپنے اپنے گھوڑے کے سر کی جانب نگاہ کر رہے تھے۔

اس کے بعد بادشاہان گھوڑون پر سوار ہوے اور ملکہ اپنی گاڑی مین داخل

---

[۱] Marlborough [۲] Buckingham [۳] Duke of Norfolk

[۴] Earl Marshal [۵] Westminster Hall [۶] Alexandra

[۷] Highland [۸] Caesar

ہوئین اور ارل[۵۱] مارشل گھوڑے پر سوار ہو کر محل کے صحن مین گئے اور اشارہ کیا کہ جلوس آگے بڑھے۔

جلوس کا ایک سرا بڑھ کر سینٹ[۵۲] جیمس اسٹریٹ تک پہونچ گیا تھا۔ جلوس کا اول حصہ فوجی نمایش کا تھا جس مین افواج بحری و بری شریک تھین اور اُن کے درمیان مین لارڈ[۵۳] کچنر و لارڈ[۵۴] رابرٹس و سر[۵۵] ایولن وڈ گھوڑون پر سوار برابر ایک قطار مین چل رہے تھے۔ خاموش مجمع مین آوازین بلند کین جب افسران فوجی قریب سے گذرے مگر مجمع کا جوش آن واحد مین ٹھنڈا ہو گیا جب غضبناک آواز بلند ہوئی۔ کہ خاموش باش۔ خاموش باش۔

ارل[۵۶] مارشل نے جنگی صورت سے امارت و مرتبہ آشکار رکھا تھا جلوس کے دوسرے حصہ کو پہلے حصہ سے جدا کیا۔ تمام فوجی و بحری شان و شوکت جو ابھی ابھی لوگون کی نگاہون سے گذر چکی تھی لوگون نے دلون سے بھلا دی جب ارل[۵۷] مارشل اُن کے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے۔ مجمع حضار کو یاد آگیا کہ اب جنازہ اُن کے مرحوم بادشاہ کا قریب آ پہونچا ہے۔

پھر وہ توپ کی گاڑی دکھائی دی جسپر جنازہ رکھا تھا اُس وقت جو شور و غل سڑکون پر پھیلا ہوا تھا اُس کے بجائے خاموشی کا عالم طاری ہو گیا۔ تابوت پر جو تاج رکھا ہوا تھا اُس کے جواہرات کو آفتاب کی شعاع نے روشن کر دیا تھا

۵۱-۵۶-۵۷ Earl Marshal ۵۲ St. James Street

۵۳ Lord Kitchner ۵۴ Lord Roberts ۵۵ Sir Evilyn Wood

اور وہ تاج ایسا چمکتا تھا کہ گویا ہزاروں مشعلیں نور کی روشن ہو گئی ہوں عالم حیا چیدہ کا بلکہ عالم سحر کا نمایاں تھا اور اس خوشنما تاج اور اس کی پر اثر ضیا ر وضو کے نیچے مرحوم بادشاہ کی نعش تھی۔

تابوت کے عین قربت میں بادشاہ جارج اپنے گھوڑے پر سوار جا رہے تھے انکی نیلگوں آنکھوں میں آشوب سے تکلیف تھی اور ان کی زرد ڈاڑھی میں ان کا منہ چھپا ہوا تھا مگر باایں ہمہ ان کا خوشنما نقشہ اپنا رنگ جما رہا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ ایک اعلیٰ جاہ بادشاہ جا رہا ہے۔

بادشاہ جارج کے داہنے پر شہنشاہ جرمن اپنے گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے وہ بالکل مغموم اور خاموش تھے چہرہ پر ضعف برس رہا تھا۔ گھوڑے پر مثل ایک بت کے شان اور افسردہ دلی کے ساتھ بیٹھے تھے۔ لوگوں کی نگاہ میں یہ معلوم ہوتا تھا کہ ایک توانا آدمی تنہائی کی حالت میں گھوڑے پر سوار چلا جاتا ہے بادشاہ کے بائیں پر ڈیوک آف کناٹ تھے اور ان کے پیچھے جملہ شاہان و شاہزادگان چلے جاتے تھے۔

بلگیریا کے بادشاہ فرڈینینڈ ڈاڑھی رکھائے ہوئے تھے اور ان کی صورت سے جرأت اور بہادری کے آثار عیاں تھے۔ بادشاہ الفنزو کشیدہ قامت اور حلیم تھے بادشاہ منیول کی یہ کیفیت تھی کہ حال ہی میں خود اسپر ایک مصیبت پڑ چکی تھی۔

Bulgaria ط Duke of Connaught ط George ط

Alphonso ط Ferdinand ط

Manuel ط

سلاطین کے بعد گاڑیان سلسلہ کے ساتھ نکلین اُنمین سے دو گاڑیون کے دیکھنے کے لیے لوگ بہت متمنی اور اشتیاق کے ساتھ اُن کا انتظار کر رہے تھے۔

ایک گاڑی تو وہ تھی جسپر ملکہ[۱] میری و ڈیوک[۲] آف کارنوال وارث تخت برطانیہ اعظم متمکن تھے وہ نیلی وردی کیڈٹ[۳] {امیدواران صیغہ فوجی} کی پہنے تھے اور ٹوپی اُن کی سفید تھی اور کلغی سیاہ تھی۔ ڈیوک آف کارنوال کے پاس چھوٹی شاہزادی میری بیٹھی تھین جن کے منھ پر نہایت کالی نقاب تھی اور جو مثل ایک بچہ بیوہ کے تمام دنیا کی نگاہون مین معلوم ہوتی تھین۔ مگر لوگون کی آنکھین زیادہ عرصہ تک اُس گاڑی پر جمی رہین جس پر ملکہ الگزنڈرا بیٹھی ہوئی تھین۔ یہ بہت بڑی شاہی گاڑی تھی جو نہایت درجہ آراستہ اور چمکدار تھی اور جس کے اوپر ایک تاج سونے کا لگا ہوا تھا۔ اس رونق دار گاڑی کے اندر ایک زرد رنگ کی عورت بیٹھی ہوئی تھی جس کی صورت سے رنج برستا تھا اور جو از سرتاپا سیاہ پوشاک پہنے تھی۔ یہ ملکہ الگزنڈرا تھین جو بصد حسرت ویاس کھڑکی سے جھانک رہی تھین اور گاہے گاہے اپنے ہاتھ سے جو سیاہ دستانہ سے ڈھکا ہوا تھا اپنی پیاری نقاب کو اُٹھا دیتی تھین اور لوگون کے چہرون پر جو کھڑے ہوئے اُن کو دیکھ رہے تھے نظر ڈال کر دیکھتی تھین کہ آثار محبت و ہمدردی کے نمود ہین ایک دل بھی ایسا نہ تھا جو تڑپ کر اُن کی طرف رجوع نہ ہوا ہو۔ ملکہ الگزنڈرا لوگون کی بھیڑ سے ہو کر گذرین جن پر موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ ایسی دردانگیز مصیبت

۱۔ Mary ۲۔ Duke of Cornwall

۳۔ Cadets

ایک نگاہ ڈالنا کافی تھا کہ ایک مملکت کو خاموش کر دیتا اور اُس جمعہ کے دن شہر لنڈن ایسا شہر خموشان ہو گیا تھا جس کی نظیر دنیا مین پیدا نہ ہوئی تھی۔

اس حالت کے ساتھ جلوس پڈنگٹن[۱] تک آیا اور وہان سے بڑی ملکہ صاحبہ و بادشاہ جارج و دیگر سلاطین و شاہزادگان ذریعہ ونڈسر[۲] کو روانہ ہوے۔

ونڈسر[۳] مین سمان بمقابلہ لندن کے بالکل مختلف تھا۔ وہان کا سمان سادگی مین بڑھا ہوا تھا مگر زیادہ تر قلق انگیز تھا۔

یہان کا سین[۴] فوجی شان و شکوہ سے بری تھا اور یہان سلاطین توپ والی گاڑی کے پیچھے پیچھے پا پیادہ چلے اور گاڑی کو فوج بلوجاکٹ[۵] کھینچے ہوئے پہاڑ پر لے گئے۔

شاہی گرجا گھر کے پھاٹک پر کنٹربری[۶] و یارک[۷] کے آرک بشاپ[۸] صاحبان نے نعش کا استقبال کیا اور پھر مجمع جلوس کا حلقہ بنا کر گرجا کے بیچ مین ہوا۔

گرجا کے اندر عرصہ دراز سے بہ کثرت مشاہیر انتظار کر رہے تھے نامور وزرا مین مسٹر اسکویتھ[۹] و شعرا مین مسٹر وہٹلو ریڈ[۱۰] مصوران مین سر ایڈورڈ بائنٹر[۱۱] تھے تابوت جس پر اس وقت تک چمکدار تاج رکھا ہوا تھا اب قبر کے منھ کے قریب پہونچایا گیا۔

تابوت جس جنگلہ پر رکھا گیا اُس کے سامنے بڑی ملکہ صاحبہ کے لیے ایک

Scene [۴] Windsor [۲-۳] Paddington [۱]

Archbishop [۸] York [۷] Canterbury [۶] Bluejakets [۵]

Mr. Whitelaw Reid [۱۰] Mr. Asquith [۹]

Sir Edward Boynter [۱۱]

مصلیٰ بچھایا گیا جس پر تا اختتام نماز جنازہ صاحبہ ممدوحہ سجدہ کنان رہین ۔نماز گو مختصر تھی مگر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ ادا ہوئی ۔ نماز جب ختم ہو چکی تو تاج و تلوار اور تمام لوازمہ شاہی جو علامات مین اس دنیا بے ثبات کے تھا تابوت سے ہٹا لیا گیا اور بادشاہ ایڈورڈ کو لوگون نے اُس تاریک تہ خانہ مین اُتارا جہان وہ تا قیام دنیا آرام کرتے رہین گے ۔

ایک افسر قبر کو درست کرتا رہا جب تک آرک بشاپ[1] کنٹربری نہایت ہی پر درد اور سنجیدہ الفاظ پڑھ کر نعش کو زمین کے سپرد کرتے رہے ۔

پھر بہ آواز آہستہ یہ دعائیہ اشعار گائے گئے [اے خدا میرے باپ جب راستہ سے بھٹک جاؤن ۔ الخ] اُس کے بعد سب سے بڑے پادری نے آخری نماز پڑھائی ۔ اس سب کے بعد نقیب شاہی آن کر موجود ہو گیا اور اُس نے اس پر درد منظر مین جان ڈال دی جس کو متوفی بادشاہ دیکھ نہ سکتا تھا یعنی اُس نے تمام خطابات و القاب بادشاہ سابق کے بہ آواز بلند پڑھے اور اُس کو ختم کر کے بادشاہ کے لیے دعا کی ۔

پھر اُس نے سکوت اختیار کیا اور تھوڑی دیر کے بعد بہ آواز بلند کہا ۔ اے خدا بادشاہ کو سلامت رکھ ۔

آخر کار بینڈ[2] باجہ مین یہ ترانہ چھیڑا گیا ۔ اب مزدورکا کام ختم ہوا ۔ اور آرک بشاپ[3] اُس مصلیٰ کے قریب آئے جس پر ملکہ الگزنڈرا زار و قطار رو رہین تھین ۔ وہان پہونچ کر بشاپ صاحب نے تمام سلاطین کے لیے جو سجدہ کی حالت مین تھے

---

[1] Archbishop of Canterbury [2] Band [3] Archbishop

ہاتھ اُٹھا کر دعاء خیر مانگی۔

جو ہونے والا تھا ہو چکا۔ دنیا پھر اپنے کام مین مصروف ہوئی۔

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذوالجلال والاکرام۔

حصّہ دوم

باب دوازدہم

بادشاہ ایڈورڈ جماعت انسانی مین کیسے انسان تھے

مستورات کے لیے باعث کمال فخر و مباہات کا ہے کہ دنیا کی کسی زبان مین مردون کے لیئے ایسا معانی خیز فقرہ نہین ہے جیسا کہ عورات کے لیے اور وہ فقرہ ہے گرینڈ ڈیم جس کے معنی ہین۔ مادر مکرمہ۔

اگر کوئی ایسا فقرہ مردون کے لیے ہوتا یا اگر کوئی محاورہ ایسا ہوتا جس سے اوصاف ایک مہربان اور اعلیٰ درجہ کے شریف آدمی کے ظاہر ہو سکتے تو بلا شک وشبہہ اطلاق اس فقرہ یا اُس محاورہ کا بہمہ جہت بادشاہ ایڈورڈ پر ہوتا۔

ایک مورخ نے اُن کی بابتہ لکھا ہے اور اُس کا لکھنا حق بجانب ہے کہ۔ وہ دنیا مین نہایت تعجب انگیز انسان تھے۔ بطور بادشاہ جس قابلیت کا اظہار اُنھون نے کیا اُس کا تذکرہ کافی طور پر ہو چکا ہے۔ اس مختصر باب مین کوشش کی جاتی ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ کی خوبیان بطور انسان بیان کی جاوین۔

بادشاہ ایڈورڈ کے زمانۂ حیات پر جب اُن کو معمولی انسان سمجھ کر نگاہ ڈالی جاوے تو بہت سے پہلو پیدا ہو جاتے ہین لیکن میری راے مین اُن کے اوصاف انسانی کا تخمینہ صحیح کرنے کے لیے مناسب ہے کہ اُن کی خانگی حالت کو

Grande dame ۱ے



تین پیرایون سے دیکھا جاوے - یعنی اپنے خاندان مین اُن کی حالت کیا تھی کام وہ کیسے کرتے تھے اور تفریح طبع کا کیا طریقہ تھا -

بادشاہ ایڈورڈ کی طبیعت کا ایک خاصہ تھا کہ اُن کو اپنے وطن سے حب صادق تھی - بادشاہی کا خیال گھر کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی رخصت ہوجاتا تھا گھر کے اندر حالانکہ درحقیقت اُن کا گھر حسب محاورہ اہل فرنگ ایک شریف آدمی کا قلعہ تھا محض خانہ داری کے خیالات سب خیالات سے بالا رہتے تھے - اپنی ملکہ کے ساتھ برتاؤ مین وہ خاوند معلوم ہوتے تھے - اپنے بچون کے باپ معلوم ہوتے تھے اپنے پوتون اور پوتیون کے وہ دادا تھے - اپنے ذاتی ملازمان بلکہ ادنیٰ خادم کے نزدیک وہ معمولی قسم کے نزدیک مالک تھے - اپنے مکان کی چھت کے نیچے وہ اپنے احباب کے معمولی دوست تھے مہمانون کے لیے شفیق میزبان تھے - اُنھون نے کبھی نہ چاہا کہ گھر کے اندر اُن کو کوئی شخص اعلیٰ حضرت کہکر مخاطب کرے - اُن کے قراین سے ایسی شان عیان ہوتی تھی کہ اُن کو کبھی ضرورت اس بات کی نہ پڑی کہ وہ اپنے کو بادشاہ کہلانے پر زور دین جیسا بادرین اُن کے دن خوشی مین کٹے اسی طرح اُنھون نے ایام طفولیت مین اپنے بچون کو خوش رکھا - عالم ضعیفی مین وہ اپنی اولاد کی اولاد کے ساتھ کھیلا کرتے تھے - وہ بچے اُن کو دادا سمجھتے تھے بادشاہ نہ سمجھتے تھے -

بادشاہ محل ونڈسر[۱] مین یا ایوان بکنگھم[۲] مین یا کسی دیہاتی آدمی کے گھر سینڈرنگھم[۳] مین الغرض جہان ہون اپنے اہل خاندان کی نگاہ مین ہر جگہ بزرگ خاندان

Windsor [۱] Buckingham [۲] Sundringham [۳]

دکھائی دیتے تھے۔ مگر اُن کے جملہ امورِ خانہ داری مین ایک نوع کی شانِ شاہی وعظمت آشکار تھی۔

مشہور ہے کہ سینڈرنگھم[۵۱] مین بھی جب دسترخوان بچھایا جاتا تھا تو ظروف بھی قیمتی تین ہزار پاونڈ کے میز پر لگائے جاتے تھے۔

بااینہمہ سینڈرنگھم[۵۲] کی دعوت معمولی قسم کی دعوت سمجھی جاتی تھی۔ آرک بشاپ بنسن[۵۳] نے اپنے روزنامچہ مین دلچسپ اور ظریفانہ تصویر ایسی دعوت کی کھینچی ہے اور اُس کی بابت حسب مندرجہ ذیل لکھا ہے۔

شاہزادہ ولیعہد صاحب کے ساتھ کھانا کھایا۔ جماعت نہایت شاندار تھی۔ تمام سفیرانِ ممالک بہ استثنا سفیر روس جو زار[۵۴] کی تاجپوشی مین شرکت کے لیے گئے ہین موجود تھے۔ علاوہ اُن کے ڈیوک آف کناٹ[۵۵] و لارڈ ولزلی[۵۶] جن کے پاس مین بیٹھا ہوا تھا اور لارڈ چمبرلین[۵۷] دونون کے درمیان بیٹھے ہوے تھے اور اپنی باتون سے سامعین کو خوش کر رہے تھے۔

میرے دوسری جانب۔ ملک فرانس کے سفیر ڈی کونسل[۵۸] بیٹھے تھے جو دونون سے بہتر تھے۔ کھانے کے بعد سفیر ٹرکی نے چاہا کہ اُن کی تقریب کی جاوے اور میرے پاس بیٹھکر انھون نے یونان کے پادریون کا حال جن کو مین جانتا تھا بیان کرنا شروع کیا۔ اگر مجھ کو پاس وخیال اُن کے گنہگار رعایا بادشاہ کا نہ ہوتا تو مین

۵۱-۵۲ Sundringham ۵۳ Archbishop Benson ۵۴ Czar

۵۵ Duke of Connaught ۵۶ Lord Wolsely

۵۷ Lord Chamberlain ۵۸ De Council

رغبت کے ساتھ گفتگو کرنا پسند نہ کرتا - اتنے مین ہارکورٹ[1] آ گئے اور اُنھون نے کہا - ہم نے عجیب تماشا دیکھا یعنی تم اور ایک ترک شیر و شکر ہو کر باتین کر رہے تھے - پھر ہارکورٹ[2] نے تذکرہ اُن پچھلے دنون کا چھیڑا جب مین اور وہ کالج مین پڑھتے تھے اور مجھ کو معلوم ہوا کہ اپنے دل سے وہ بہت پکّے کانسرویٹو[3] ہین {قدیم خیالات کے آدمی ہین}

شاہزادہ ولیعہد کے اشارہ سے مین نے بہت کوشش کی کہ ڈیوک آف کناٹ[4] کو سمجھاؤن کہ مذہب اور سلطنت دونون کے لیے فائدہ مند ہوگا اگر پیٹربرا[5] کے بشاپ[6] صاحب ہماری رائے کے ہو جاوین اور شاید مجھ کو اپنی کوشش مین ایک حد تک کامیابی بھی ہوئی کیونکہ اُنھون نے وعدہ کیا کہ اگر بشاپ[7] صاحب وہان آوین گے تو اُن کا خیر مقدم کیا جاویگا -

چمبرلین[8] و مورلے[9] و بالفور[10] و دو ڈائرکٹران[11] برٹش میوزیم[12] و اسکوسیتھ[13] {جو مسودہ قانون تعلیم پر سخت لیکن غیر نقصان رسان حملہ کرنے کے بعد خوش و خرم معلوم ہوتے تھے} و روزبری[14] و ہرشل[15] و سالس بری[16] {جو سفیرون مین سب سے زیادہ شاندار معلوم ہوتے تھے} شریک دعوت تھے -

---

[1] [2] Harcourt [3] Conservative [4] Duke of Connaught

[5] Peterborough [6] [7] Bishop [8] Chamberlain [9] Morley

[10] Balfour [11] Directors [12] British Museum

[13] Asquith [14] Rosebery [15] Herschel [16] Salisbury

یہانتک تو ذکر اس بات کا ہوا کہ بادشاہ میزبان کس طرح کے تھے اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ جہان وہ مہمان ہوتے تھے وہان بھی خوش مزاجی کا اظہار کرتے تھے لکھا ہے کہ ہمیشہ اُن کو فکر رہتی تھی کہ کسی کے بار خاطر نہ ہون۔

بادشاہ کے رشتہ دارون کا حلقہ بہت وسیع تھا مگر وہ سب کو یاد رکھتے تھے۔ ولادت کی تاریخین اور شادیون کی سالانہ یادگاری جلسے اور اسی طرح کی دیگر تقریبون کی تاریخین اُن کو خوب یاد رہتی تھین۔ اُن کا عمل اس اصول پر تھا کہ لینے سے دینا اچھا ہے لہذا جو تحایف وہ بھیجتے تھے بیش قیمت ہوتے تھے بادشاہ کو خاص مسرت ہوتی تھی جب وہ نئی بیاہی دُلہن کو تحایف عطا کرتے تھے مشہور ہے کہ بحساب اوسط شادیون کے تحائف کی قیمت سالانہ تین ہزار پاونڈ ہوتی تھی۔

خاندان شاہی کے حلقہ مین کرسمس[۱] نہایت درجہ خوش گوار موقع تھا عید کرسمس[۲] مین مٹھائی اور کھلونون کا ایک درخت بنایا جاتا تھا اور مکان کا ادنی ترین شخص بھی باقی نہ رہتا تھا جس کو بادشاہ یا ملکہ یاونہ فرماتی ہون۔

بادشاہ کے خیال مین تھا کہ اپنا خاص گھر سب سے بہتر مقام ہے جہان عید کرسمس کے دن ہونا چاہیے اسی طرح اُن کی یہی عادت تھی کہ یول ٹائیڈ[۳] کے اور سینڈرنگھم[۴] کو جاتے تھے اور جب ریل گاڑی سے اُتر کر اپنے گھوڑا گاڑی یا موٹر گاڑی پر سوار ہوتے تھے تو بہ کثرت کاشتکار لوگ

Yaletide [۳] Christmas [۲]

Sundringham [۴]

اور اُن کی بیبیان اور اُنکے بچے جمع ہو جاتے تھے اور ہنس ہنس کر بلند آواز سے پکارتے تھے۔ خدا عید کرسمس آپ کو مبارک کرے۔ عید آپ کو خوشگوار ہو۔

کسی آدمی کو کسی عارضہ مین مبتلا دیکھ کر اُن کا دل دکھ جاتا تھا بادشاہ کے خاندان کی تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ تکلیف دہ بیماریان اچانک شروع ہوگئین اور اسی وجہ سے بادشاہ کو یہ عادت ہوگئی تھی کہ جس کسی کو تکلیف مین دیکھتے تھے اُس کے ساتھ ہمدردی کرتے تھے۔

تاہم باوجود اس بات کے کہ وہ امور خانہ داری کی طرف پوری توجہ کرتے تھے اور توجہ بھی ایسی جو برضا و رغبت ہو فیاضانہ ہو اور دل سے ہو اور خالص نیت سے ہو تاہم جس حالت مین اور جہان وہ ہوتے تھے سلطنت کے کامون کو کبھی نہیں بھولتے تھے۔

اُن کی عادت تھی کہ علی الصباح بیدار ہوتے تھے اور چاشت کا کھانا تناول کرتے تھے۔ کھانا سادہ تو ہوتا تھا مگر دل پسند ہوتا تھا اور اُس قبیل کا ہوتا تھا جس کو اسکاچ[1] حاضری کا کھانا بولتے ہین۔

پھر وہ اخبار دیکھتے تھے اور جو اخبارات پیش ہوتے جاتے تھے اُنکو پڑھتے جاتے تھے۔ وہ اخبارون کے ایسے خلاصون کو پسند کرتے تھے جس مین مخض اُن کا یا سلطنت کے کسی کام کا ذکر ہو۔ اُن کو ہمیشہ اور ہر وقت یہ خواہش رہتی تھی کہ سچا حال معلوم ہو اور جلد معلوم ہو وہ اخبار کو تیز نظری اور تجسس کے ساتھ پڑھتے تھے اور تعریف اور نکتہ چینی دونون پر ایکسان توجہ

[1] Scotch

کرتے تھے۔

ہر روز دس بجے صبح کو انکا[51] کانفی ڈنشل[52] سکریٹری[53] (معتمد) لارڈ نولیس آجاتے تھے اُن کا یہ کام تھا کہ سب سے پہلے ایک مختصر یادداشت سلطنت کے تمام کامون کی پیش کرتے تھے اور پھر ضروری سرکاری معاملات کا اور سب کے بعد خانگی امورات کا تذکرہ کرتے تھے۔

بادشاہ کو دلی محبت اپنے بھانجہ شاہنشاہ جرمنی سے نہ تھی اور تار برقی کو بھی وہ پسند نہ کرتے تھے تاہم تار سے بہت کام لیتے تھے اور جہان جاتے تھے دو چیدہ تار برقی کام کرنے والے اہل کار ساتھ رہتے تھے۔

خط و کتابت بھی بادشاہ بہت کیا کرتے تھے اور ہر روز وہ بولتے جاتے تھے اور خبرین بنام سلاطین و وزرا و صاحبان جو دستی روانہ ہوتی تھین اور اہل حرفہ بلکہ ادنیٰ ترین رعایا کے نام تحریرات جاری ہوتی تھین جب کبھی کوئی شخص اپنی ضرورت کے اقتضا سے یا اعلیٰ حضرت کی عنایات خسروانہ پر بھروسہ کرکے کوئی درخواست پیش کرتا تھا۔

معاملات و کاروبار کے متعلق اعلیٰ حضرت کا طرز عمل ویسا ہی تھا جیسا کہ کام کے لحاظ سے ہونا چاہیے تھا۔ البتہ نہ ہوتا تھا کہ طلائی تکیہ دار کرسی پر نشست کرکے وہ لوگون کے نام فرامین جاری کرتے۔ اعلیٰ حضرت ایک سادہ کمرہ مین نشست فرماتے تھے جس مین صرف اسی قدر سامان ہوتا تھا جو ایک کچہری کے کمرہ مین درکار ہوتا ہے جس کرسی پر نشست فرماتے تھے اُس مین آدھوڑی لگی رہتی تھی اور ایک مضبوط اور

[51] Confidencial [52] Secretary [53] Lord Knollys

سادی میز لگی رہتی تھی۔ ایک طرف ٹیلیفون لگا ہوا تھا اور سامنے بنڈل چٹھیونکا رکھا رہتا تھا۔ کام کا طریقہ ایسا مکمل تھا کہ ایک ہی قسم کے نوٹ پیپر (چٹھی والے کاغذ) سے ہر طرح کا کام نکال لیتے تھے۔

کار امروز بہ فردا مگذار۔ یہ ایک قدیم مقولہ ہے گو اسپر عمل کیا جاتا ہے مگر اعلیٰ حضرت لفظ بہ لفظ پابندی اسی اصول کی کرتے تھے سہل انکاری سے اعلیٰ حضرت کو سخت نفرت تھی اعلیٰ حضرت کام سے مقابلہ کرتے تھے اور اُس کو ٹبا دیتے تھے اور بعد ختم کام کے سیر و تفریح مین مصروف ہوتے تھے۔ جب کام ختم ہو جاتا تھا تو اعلیٰحضرت ہر شخص کے ساتھ کھیل مین دل بہلاتے تھے۔

اُن کے احباب کا حلقہ وسیع تھا اور بعض صاحبان کا خیال ہے کہ اس حلقہ مین سب طرح کے لوگ تھے اور اعلیٰ حضرت ایسے ہی لوگون کی صحبت کو پسند بھی کرتے تھے اور یہ بات اسوجہ سے نہ تھی کہ اعلیٰ حضرت کو محض ایسے لوگون سے انس ہو جن کو کتاب کا کیڑا کہتے ہین بلکہ اسوجہ سے کہ بادشاہ کو مادّہ انسانی ہمدردی کا اسقدر ودیعت ہوا تھا کہ ہمیشہ اُن کا دل اُن کو مجبور کرتا تھا کہ ہر روش اور ہر خیال کے آدمی سے ملین۔

کوئی سخت سے سخت عیب جو بھی کبھی اعلیٰ حضرت پر یہ اتہام نہ لگا سکا کہ حضور تنگ خیال شخص ہین۔ بڑے بڑے ارک بشاپ صاحبان اعلیٰ حضرت کے احباب مین داخل تھے اور جن کے ساتھ اعلیٰ حضرت سلسلہ خط و کتابت کا جاری رکھتے تھے وہ صاحبان بھی مفر تھے کہ اعلیٰ حضرت نے یونانی گرجا کے بڑے پادری صاحب سے

Archbishop ارک بشاپ Notepaper نوٹ پیپر Telephone ٹیلیفون

اُن کی صومعہ مین جاکر جو ملاقات کی یا جنرل[۵۱] بوتھ کا جو اعزاز کیا وہ اسوجہ سے کیا کہ اعلیٰ حضرت کی ذات اقدس مین اعلیٰ صفات برگزیدگی کے موجود تھے اعلیٰ حضرت کا ایسا برتاؤ ہرگز مستوجب اس بات کا نہین ہے کہ کوتاہ اندیشی کے ساتھ اُس پر نکتہ چینی کیجاوے -

این ہمہ برین امور سلطنت مین بھی سب لوگون کو تسلیم کرنا پڑا کہ اعلیٰ حضرت کسی خاص گروہ کے جانب دار نہین اور نہ خاص گروہ کی حمایت کرتے ہین کیونکہ اُنکے احباب مین ایسے لوگ تھے جن کے درمیان تناقض راے کا تھا مثلاً مسٹر گلیڈسٹون[۵۲] و لارڈ بکنس فیلڈ[۵۳] اور اُن کے بعد مسٹر بالفور[۵۴] و مسٹر آسکوتھ[۵۵] کے ساتھ اعلیٰ حضرت کو یکسان اُنس تھا -

یہ بات عجیب تھی مگر تھی ضرور کہ تمام ملکی معاملات مین اعلیٰ حضرت کی راے زرین قطعی انصاف کی طرف یہانتک مائل رہتی تھی کہ تمام ملک کی رعایا کی نگاہ مین ہر طرح کی گورنمنٹ اچھی دکھائی دیتی تھی خواہ یونینسٹ[۵۶] ہو یا لبرل[۵۷] اور اسکی وجہ یہ تھی کہ بادشاہ ایڈورڈ اپنے وزرا کی جانب التفات رکھتے تھے اور اُنکی بات کا خیال کرتے تھے - امور مملکت مین وہ کسی ایک گروہ کا بادشاہ اپنے آپ کو نہ سمجھتے تھے بلکہ وہ اپنے تئین اپنے ملک کا بادشاہ تصور کرتے تھے -

ہمنے دعوی کیا تھا کہ اس باب مین بادشاہ کے خانگی حالات بیان کرین گے - لیکن ہم اپنی راہ سے کسی قدر ہٹ گئے ہین - اس لیے اب ہم تذکرہ اُنکے احباب

[۵۱] General Booth [۵۲] Mr. Gladstone [۵۳] Mr. Beaconsfield

[۵۴] Mr. Balfour [۵۵] Mr. Asquith [۵۶] Unionist [۵۷] Libral

اور اُن کے مذاق کا لکھین گے۔

کسی نہ کسی طرح پر یہ بات اہل انگلستان کے دلون مین جگہ پا گئی ہے بلکہ اُنکے ذہن نشین ہوگئی ہے۔ کہ خوش گذران کرنا موجب اعتراض ہوتا ہے۔ مگر بادشاہ نے اس کے خلاف لوگون کو سبق دیا۔ وہ کام نہایت محنت کے ساتھ کرتے تھے اور پھر محنت کے ساتھ کھیلتے بھی تھے اور اُنھون نے ثابت کر دیا کہ اگر قاعدہ کے ساتھ کھیلا جاوے تو کھیل کے ذریعہ سے دل و دماغ کو قوت حاصل ہوتی ہے اور کھیل آدمی مین مادہ شرافت کا پیدا کرتا ہے۔

وہ دن گذر گئے جب بعض قبیل کے لوگ بادشاہ ایڈورڈ پر یہ اعتراض وارد کرتے تھے کہ آپ کھیل کے شائق ہین۔ ضرورت ہے کہ اسٹیج پر برتاؤ سچائی و ایمانداری کا ہو اور خیال صفائی کا رکھا جاوے۔ اور بادشاہ ایڈورڈ کا منشا تھا کہ انھین باتون کا خیال جملہ امور مین رکھا جاوے چنانچہ بادشاہ کے اس منشاء کا اثر یہ ہوا کہ آج کے روز فن ناٹک کی ایک نفیس اور دل پسند حالت ہوگئی ہے۔ بادشاہ کا مذاق قدیم وضع کا تھا اور ڈراما (ناٹک) مین بھی اسی طرح خیال تھا کسی خاص طرز کے وہ پیرو نہ تھے اور نہ کسی طرز کے ثناخوان تھے۔ اعلیٰ حضرت اُسن[۵۲] کے ملال افزا ہجو ملیح کو اُتنا ہی پسند کرتے تھے جس طرح ڈرورری لین[۵۳] کے خوشگوار پرجوش قصاید کو شوق سے سنتے تھے۔ اعلیٰ حضرت کو واگیرن[۵۴] ڈاٹلین[۵۵] و کامک اپرا[۵۶] سے حظ حاصل ہوتا تھا کیونکہ اعلیٰ حضرت نے طبیعت ایسی پائی تھی جس کو کبھی حظ نفس کا مشغلہ پیدا کرنے مین دیر نہین لگتی۔

Wagreerian ۵۴ Drury Lane ۵۳ Ilisen ۵۲ Drama ۵۱

Comic Opera ۵۶ Italian ۵۵

علاوہ تھیٹر کے اعلیٰ حضرت کو اس بات مین بھی شہرت حاصل تھی کہ آپ دوسرون کے گھر دعوت کھانے کے لیے برابر تشریف لیجایا کرتے تھے اور حضرت کو ملکہ حاصل تھا کہ خود دلچسپ حالات بیان فرماتے تھے اور دوسرون کی زبان سے دلچسپ گفتگو سنکر اظہار رغبت کا فرماتے تھے۔

بیلے کا داؤن لگانے والے مشہور مقدمہ کے بعد بہت لوگون نے با قتضائے حماقت یہ کوشش کی کہ بادشاہ کو قمار باز کہکر بدنام کرین اصلیت یہ تھی کہ اس خیال سے زیادہ مہمل کوئی بات نہ ہوسکتی تھی۔ بادشاہ ایڈورڈ برج کھیل کے بجید شائق تھے اور رات کا کھانا تناول فرمانے کے بعد اعلیٰ حضرت ایک بازی کھیلتے تھے جسمین چھ پینی[1] کا پائنٹ[2] پر اور ایک پاؤنڈ کا ربر[3] پر لگایا جاتا تھا لیکن اگر کوئی لیڈی کھیل مین شریک ہوتی تھی بادشاہ ایک معقول و دلفریب انداز سے دریافت کر لیتے تھے کہ بازی اتنی تو زیادہ نہین ہے جس کو وہ برداشت نہ کر سکے اور اگر صورت اسی طرح کی ہوتی تھی تو فوراً بانٹ کو کم کر دیتے تھے۔

بادشاہ روپیہ کے لالچ سے نہ کھیلتے تھے مگر اس لیے کھیلتے تھے کہ کھیل مین لطف آوے مگر جب اعلیٰ حضرت جیت جاتے تھے تو اپنا جیت کا روپیہ ہنسکر جیب مین رکھ لیتے تھے اور اظہار خوشی کا فرماتے تھے۔

لیکن صرف ایسے ہی کھیلون پر اعلیٰ حضرت اکتفا نہ کرتے تھے بلکہ فنون علم ادب و دیگر علوم سے بھی دلچسپی لیتے تھے۔ علاوہ برین اعلیٰ حضرت ہر بات سے بدرجۂ کمال واقف و کھائی دیتے تھے جو بات کوئی صاحب ہنر یا ادیب یا عالم تجویز

---

[3] Rubber [2] Point [1] Six penny

کرکے بیان کرتا تھا کہ معمہ کی وجہ اصلی یہ تھی کہ بادشاہ ایڈورڈ کسی مسئلہ یا مضمون کو قابل توجہ نہ سمجھتے تھے جب تک اُن کو اُس مضمون یا مسئلہ کے ساتھ دلچسپی نہ ہو پھر اُن کو معاصر ہوتا تھا کہ بعجلت تمام اُس معاملہ پر غور فرما کر اُس قدر تبحر حاصل کر لیوین جیسا اُس شخص کو حاصل ہوتا تھا۔ جو پہلے مسئلہ یا مضمون مذکورہ کا اُنسے تذکرہ کرتا تھا۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جس شخص کے اسقدر فرائض ہون اور جس کو اتنی باتون کا شوق ہو کیا ممکن نہین ہے کہ کم التفاتی کو اپنا شعار کر لے۔ مگر سخت تعجب کی بات ہے کہ خاص کر کریمانہ اخلاق مین ہمارے بادشاہ اپنا عادیل نہ رکھتے تھے۔ مزاج کی ذکاوت و فیاضی جو ایام طفولیت مین اُن کو حاصل ہو چکی تھی سن رسیدہ ہو کر پختہ ہو گئی ٹھنڈی نہین پڑی۔

اعلیٰ حضرت کو غربا و مساکین کا خیال اتنا زیادہ رہتا تھا کہ اگر اس مختصر سوانح عمری کی ہر سطر کسی ایک صفت کے لکھنے مین صرف کر دیجایا دے تاہم اُس حجیم دفتر کا ایک شمہ بھی بیان نہین ہو سکتا۔

ہمنے ایک موقع پر بیان کیا ہے کہ بادشاہ کو ہمیشہ اسپتالون و خیراتی کامون کا شوق رہا۔ مگر افسوس پیدا ہوتا ہے جب اس بات پر خیال جاتا ہے کہ خود بادشاہ نے جو خفیہ خیرات کی اُس کا پورا اور سچا حال کبھی لکھا نہ جاوے گا۔

بہیدست شرفا پر بعض وقت ایسی مصیبت آپڑتی ہے جیسے کہ غربا کے گروہ کے ادنیٰ ترین مفلس پر بھی نہین پڑتی۔ ایسے لوگون کے ساتھ بادشاہ خاص کر ہمدردی کرتے تھے اور ذیل کے قصہ سے معلوم ہو گا کہ کیسے معقول طریقہ سے وہ دوسرون کی امداد فرماتے تھے۔

شاہی جہازون مین ایک جہاز کا کپتان ایسا شخص تھا جو کم استطاعتی کی حالت مین مبتلا تھا۔ برٹش جنگی جہازون کی نوکری مین بسر اوقات کے لیے صرفہ اتنا کثیر پڑتا ہے کہ تنخواہ جو صیغۂ امیر البحری سے ملتی ہے مصارف کے لیے کافی نہین ہوتی اس لیے دیگر ذرایعہ آمدنی کا ہونا بھی لازمات سے ہو جاتا ہے مصارف خاص زیادہ ہو جاتے ہین اگر شاہی جہاز کی نوکری ملتی ہے۔ کیونکہ موسم کے زمانہ مین دورو تسلسل مدارات باہمدیگر افسران جاری رہتا ہے۔

کپتان مذکور کے خاندان مین اولاد کی کثرت ہوتی جاتی تھی اور وہ مجبور تھا کہ اُن کے قیام کا انتظام مناسب حال اپنے درجہ کے کرے اور یہ ایسی بات تھی جس کے لیے اُس کی تنخواہ کافی نہ پڑتی تھی۔ بہت دنون تک شرافت کے ساتھ وہ افلاس کا مقابلہ کرتا رہا مگر آخرکار نہایت دل شکستہ و پریشان ہوکر اُسنے یہ ارادہ کیا کہ سوداگرون کے جہاز پر نوکری کرے۔

بادشاہ کے ملازمان جب کبھی کوئی ارادہ کرتے تھے تو اُس کی خبر کسی عجیب طور سے بادشاہ کے سمع اقدس تک پہونچ جاتی تھی۔ اس لیے بادشاہ کو کپتان کے ارادہ کا حال معلوم ہوگیا۔

قبل اس کے کہ کپتان مذکور کو مہلت ملتی کہ وہ اپنے ارادہ کو اپنے عمل مین لاتا اچانک ایک شاہی حکم صادر ہوا کہ وہ بزودی تمام ایوان بکنگھم[۱] مین حاضر ہو۔ وہ جانتا تھا کہ وہ مرتکب کسی جرم کا نہین ہوا تاہم وہ خوف زدہ و پریشان ہوگیا۔ مگر گفتگو شروع ہونے کے قبل جو الفاظ بادشاہ نے فرمائے اُن سے ہمکو

[۱] Buckingham

اطمینان ہو گیا۔

بادشاہ نے فرمایا۔ تم نے کئی برس برابر کام کیا ہے اس لیے ہم سمجھتے ہین کہ تم کو رخصت لیکر آرام کرنا چاہیے۔ پس ہم تمکو رخصت عطا کرتے ہین۔

اس تعجب زدہ افسر کو ایک حکم بنام محکمہ امیر البحری دیا گیا جس کے ذریعہ سے اُس کو پوری تنخواہ عہدہ کپتانی کے ساتھ پورے ایک سال کی رخصت عطا ہوئی تھی۔

پھر بادشاہ نے معنی خیز قہقہہ لگا کر فرمایا کہ اگر تمھاری خواہش ہو تو بعد ایک سال کے پھر جدید حکم رخصت کا لے لینا ممکن ہے کہ اس سے تم کو فائدہ پہونچے۔

پھر کپتان کو ایک چٹھی عطا کی جس کے ذریعہ سے ایک جدید طیار شدہ کلان جہاز کی افسری اُسکو عطا فرمائی۔ یہ جگہ اُسکو بادشاہ کی خاص سفارش سے مل گئی تھی۔

کپتان ایسا از خود رفتہ ہوا کہ اُس کو کبھی یاد نہ آتا کہ کس طرح وہ محل سے باہر پہونچا مگر وہ ایک جنگی جہاز کا کمانڈر ہو گیا۔

بطور ایک انسان کے یہ کیفیت بادشاہ ایڈورڈ کی تھی۔

باب سیزدہم

بادشاہ فن کاشتکاری مین کیسی دستگاہ رکھتے تھے

اسوقت جو ملک انگلستان کی شہرت فن کشاورزی مین ہے اُس کا سبق ملک کو بادشاہ ایڈورڈ نے دیا تھا مثل اپنے جد امجد جارج[1] سوم کے جن کا شوق کشاورزی تمام مشاغل پر غالب آگیا تھا اور جنکا لقب بوجہ اسی شوق کے کسان بادشاہ پڑ گیا تھا بادشاہ ایڈورڈ کو بھی ہمیشہ آزمایشی زراعت اور مویشیان زراعت کی نسل درست کرنے کا شوق رہا۔لیکن اپنی مورثان کے مقابلہ مین سب سے زیادہ شوق اس فن کا بادشاہ ایڈورڈ کو ہوا۔شاہان انگلستان کے کارنامہ دیکھنے سے واضح ہوگا کہ یہی ایسے بادشاہ تھے جنھون نے اپنے ذاتی تجربات کے ذریعہ سے اپنی رعایا کو سمجھایا کہ سمجھ کے ساتھ واقفیت کو بڑھا کر وسیع ترقی فن کاشتکاری کے میدان مین ہوسکتی ہے۔

ایک زمانہ تک سینڈرنگھم[2] مین اپنے کاشتکارون کے درمیان مع اپنے مویشیون اور اپنے کتون کے رہ کر اور بلا تصنع کسانون کا طرز معاشرت اختیار کرکے اور شان وشکوہ شاہانہ سے منزلون دور رہ کر بادشاہ نے وہ تجربہ حاصل کیا جس کا انکو ہمیشہ سے شوق تھا۔اور اس دردانگیز باتون کا خیال کرکے کمال افسوس ہوتا ہے کہ عارضہ زکام کا جسنے امرمئی کو انھین ختم ہی کردیا اُس وقت شروع ہوا جبکہ

---

[1] George III [2] Sundringham

سنیڈرنگھم[۱] مین وہ اُن اصلاحات کو ملاحظہ فرمارہے تھے جو اُن کی پچھلی بار کی آمد مین اُنکے بیارٹز[۲] والے کھیت مین ہوئی تھین - اگر اتنا زیادہ شوق کاشتکاری کا نہ ہوتا تو اُنکے زمانہ کی تاریخ دوسرے طور پر لکھے جانے کے قابل ہوتی -

ایام صغر سنی مین جب اور لڑکے خود روجئی کو اُکھاڑ لاتے ہین اور چباتے ہین بادشاہ ایڈورڈ اصلی جئی کی کاشت کرتے تھے - اُن کی عمر ۳۶ سال کی تھی جب اُن کو شوق فن کاشتکاری اور زراعت کا پیدا ہوا اور وہ شاہی ایگری کلچرل[۳] سوسائٹی[۴] کے بمقام ونچسٹر[۵] پریسیڈنٹ[۶] ہوے اور سوسائٹی[۷] کے اچھے کام کو اُنھون نے بہت پسند کیا اور شوق کے ساتھ فرمایا کہ سالانہ جلسہ مین جو بمقام ناروچ[۸] ہونے والا تھا بطور پریسیڈنٹ کام کرین گے بمقام منچسٹر[۹] ہی مین بار اول جماعت برٹش کسانون کی ایک ساتھ بادشاہ کے زیر نظر آئی اور وہین اُنکے ذہن نشین ہو گیا کہ برطانیہ کی ترقی تجارت کے لیے لازم ہے کہ اُس ملک کی کاشتکاری کو ترقی دیجاوے

اس کے دو برس قبل بادشاہ ایڈورڈ نے مویشیون کی نسل بڑھانے کا تجربہ کیا - اُنھون نے شارٹ ہارنس[۱۰] د ہیرفوردس[۱۱] و ڈیونس[۱۲] و ڈکسٹرس[۱۳] و کریز[۱۴] کے گلون کے مقابل مین ساوتھ ڈاؤنس[۱۵] مین مویشیون کے گلہ قائم کیے جن کے بچون کے ذریعہ سے کچھ زمانہ بعد اُن کو بہت دولت حاصل ہوئی -

شاہزادگی کے اخیر زمانہ مین اور تخت نشینی کے اوایل انجام مین بادشاہ ایڈورڈ

---

[۱] Sundringham [۲] Biarritz [۳] Agricultural [۴-۷] Society

[۵-۹] Manchester [۶] President [۸] Norwich

[۱۰] Shorthorns [۱۱] Herefords [۱۲] Devons [۱۳] Dexters

[۱۴] Kerrys [۱۵] South Downs

کو صیغۂ گلہ بانی مویشیان مین وہ فتوحات حاصل ہوئین جن کا نظیر فن کاشتکاری کی تواریخ مین نہین ملتا۔

حال کے فتوحات سنہ ۱۹۰۱ء مین حاصل ہوئین جب کہ بھیڑون اور گایون کی نمائش مین اُنکو تین انعام درجہ اول اور چار درجہ دوم کے ملے۔

سنہ ۱۹۰۲ء مین بھی مویشیان کے درست کرنے والے لوگون مین اُنکا نام سب کے اوپر لکھا گیا۔ سنہ ۱۹۰۳ء مین بھی اُن کو کامیابی ہوئی جب کہ پانچ انعام درجہ اول کے اور کئی ایک نقرئی جام اور علاوہ اُن کے بہت سے انعامات درجہ دوم وسوم کے ملے

سنہ ۱۹۰۴ء مین اُن کو بیش انعام ملے سنہ ۱۹۰۵ء مین اسمتھ فیلڈ کی نمائش مین بھیڑین کلور پیش کرنے کے صلہ مین اُنکو ایک جام اور علاوہ اُس کے اُنتیس انعام ملے۔

جو کامیابی بادشاہ ایڈورڈ کو مویشیون کی نسل درست کرنے مین حاصل ہوئی وہ بوجہ اُنکے طبع زاد ہنر کے تھی بادشاہ اپنے مویشی خانون کو دوسرون کے بھروسہ پر نہ چھوڑتے تھے بلکہ جس طرح وہ اپنی دوڑ کے گھوڑون کے متعلق نگرانی رکھا کرتے تھے اُسی طرح بنفس نفیس اپنے فارم کے انتظام پر بھی نگاہ رکھتے تھے۔ اصول یہ رکھا تھا کہ ہر کام کو تکمیل کے ساتھ انجام دیتے تھے اور یہی وجہ ہوئی کہ کسانون کے زمرہ مین اُن کا شمار اُس پیشہ کے نامورون مین ہونے لگا۔

نارفاک کی جملہ نمائشون مین بادشاہ ایڈورڈ اظہار دلچسپی کا فرماتے تھے جو نمائش پھولون کی و یا مرغیون کی یا کتون کی ہوتی تھی اُس کو زینت ہو جاتی تھی۔

جبکہ سینڈرنگھم کی خبرین پہونچ جاتی تھین اور سینڈرنگھم کے نمبر دار کی اس مثال کا

Sundringham ۵۵ــــ۲ Norfolk ۵۳ Form ۵۲ Smithfield ۵۱

اثر دوسرون پر بھی پڑ گیا جن کی وجہ سے ان سالانہ نمایشون مین نمایان کامیابی ہونے لگی۔

آلاٹ مینٹ ایکٹ[1] جس کی وجہ سے چھوٹے کسانون کی حالت بہتر ہوئی اس فکر کا نتیجہ ہے جو بمقام سینڈرنگھم[2] بادشاہ ایڈورڈ کے دلمین گذرتی تھی اور اُنکے علاقہ کے کاشتکار جو اُن کی ثنا و صفت کرتے ہین اُس سے پتا چلتا ہے کہ بادشاہ ہمیشہ اُنکے ساتھ یہ سلوک پیش آئے بادشاہ ایڈورڈ کو شوق تھا کہ وہ گاؤن کے نمبردار سمجھے جاوین۔

سینڈرنگھم[3] مین پہونچکر جو مشاغل واسطے تفریح طبع کے کرتے تھے اُن مین زیادہ پسندیدہ یہ مشغلہ تھا کہ اپنے کاشتکارون کے درمیان گھومتے اور پھرتے تھے اور اُن کے تفکرات کو دور کرتے تھے اور اُن کی کامیابی پر اُن کی ہمتون کو بڑھاتے تھے۔ جیسا دوستانہ تعلق وہ اپنے کاشتکارون کے ساتھ رکھتے تھے اُسکا ذکر عرصہ تک رہیگا۔ بادشاہ اُن کو بھولتے نہ تھے جب موسم خزان مین اپنے محفوظ جنگلون مین شکار کھیلتے تھے۔ یا جب کرسمس کے تیوہار مین تحایف تقسیم کرتے تھے۔

سینڈرنگھم[4] مین میوہ جات پیدا کرنے کی بابت بھی بادشاہ کی بہت تعریف تھی اُن کی ہدایت پر عمل کرکے اُن کے باغبان نے ایسے پھل پیدا کیے جنسے بہت منافع ہوا۔ بادشاہ کے باغ مین یہ خصوصیت تھی کہ سیب بہت بڑے بڑے پیدا ہوتے تھے اور سب مین چیدہ بڑے بڑے سیب بادشاہ کی میز پر لگائے جاتے تھے اور سیبون کے ساتھ اُنھین کے باغ کے نفیس انگور بھی دسترخوان پر رکھے جاتے تھے

[1] Allotments Act
[2-4] Sundringham

پیداوار اجناس و پھلون کی سینڈرنگھم[۵۴] مین پہلے کیسی ہوتی تھی اور اب کیسی ہوتی ہے جب مقابلہ کیا جاتا ہے تو کہنا پڑتا ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ بہت اچھے کسان تھے نارفاک[۵۲] کے لوگون نے پسند نہ کیا تھا جب نواب ویلز صاحب نے اپنے صاحبزادہ کے لیے سینڈرنگھم[۵۴] کو خرید کیا تھا۔ لوگ سمجھتے تھے کہ سینڈرنگھم کی زمین اچھی نہین ہے۔ اور اس کی بہ نسبت گنٹن[۵۵] یا بلکلنگ[۵۶] کی اراضی بہتر ہے۔ مگر شاہی خریدار کی نظر مین آگیا کہ زمین درست ہوجاویگی اور پیداوار اچھی ہوگی اور اس بات پر نظر نارفک[۵۲] کے لوگون کی نہین پڑی۔ آج کے روز یہ تختۂ زمین ایسا اچھا ہے کہ انگلستان مین اسکا مثل نہین ہے۔

جن زراعتی نمایشون کا افتتاح بادشاہ نے کیا اُن مین بہت زور اپنے اسپیچ کے اُس حصہ پر دیا ہے جس مین بیان کیا ہے کہ انگلستان کے کاشتکارون کیحالت سنبھالنے مین انھون نے بدرجۂ کمال کوشش کی۔ باربار اس بات پر زور دیا کہ مالک اراضی کو اختیار کرنا چاہیئے کہ اُس نے اپنے کاشتکارون کے رہنے کے مکانات درست کردیے۔ اُن کا یہ فرمانا تھا کہ جو لوگ صبح سے شام تک کام مین مصروف رہتے ہون اُن کے لیے ضروری ہے کہ جب رات کو کھیت سے لوٹ کر مکان پر جاوین تو آرام کا مکان ملے جسمین رہ کر نہ صرف اُن کی جماعتی حالت بلکہ اخلاقی حالت بھی درست ہوجاوے۔ مثال کے لیے اپنی جاگیر کی رعایا کے مکانات کا ذکر کرتے تھے اور ثابت کرتے تھے کہ جو کچھ وہ کہتے ہین اُس کو

[۵۵] Gunton [۵۲] Norfolk [۵۴] Sundringham

[۵۶] Blickling

کرکے بھی دکھا دیا ہے کہ اُن کو اپنے کاشتکارون کے ساتھ محبت ہے۔

گو کہ بادشاہ ہو جانے پر دیگر مشاغل نے اُن کو سینڈرنگھم کی طرف مخاطب کرنے کے لیے وہ مہلت نہ دی جو بحیثیت ولیعہدی ملتی تھی تاہم اُنھون نے مویشیون کے پالنے اور کھیتی کرنے کے شوق کو کم نہ کیا۔

جب ہم بادشاہ ایڈورڈ کا ذکر بطور ممبر دار سینڈرنگھم کے کرتے ہین تو مناسب ہے کہ اُس وقت جو کتب خانہ سینڈرنگھم مین موجود تھا اور جہان بیٹھ کر وہ اپنا کام بہت کچھ کیا کرتے تھے اُس پر بھی کچھ غور کرین۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ کتب خانہ کا سامان بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ تین کتب خانون کا سامان جو ملکر ایک کتب خانہ بن گیا تھا جہاز سراپس سے لے لیا گیا تھا جس پر سوار ہو کر بادشاہ ہندوستان کے سفر کو تشریف لائے تھے۔ الماریون مین زیادہ تر کتابین خاص اُنکے ملک کے علم سیر کی تھین اور اس زمانہ کے حالات کی کتابین تھین۔ نامی شخصون کی سوانح عمری اور ہندوستان کے حالات کی کتابین بھی موجود تھین کیونکہ بادشاہ ایڈورڈ کو اپنی مشفق مملکت کی حکومت داخلہ و خارجہ سے ہمیشہ شوق رہا۔

ایکہزار ایکڑ والی جائداد سینڈرنگھم کے انتظام کے لیے جتنے مختار و دیگر اہلکاران ملازم تھے اُن سے بادشاہ ایک کمرہ مین صبح کے وقت ملتے تھے۔ اُس کمرہ مین وہ اپنے کاشتکارون کے ساتھ بھی گفتگو کرتے تھے کسی سے اُسکے لڑکے کا حال پوچھتے تھے اور کسی سے اُس کے گھوڑے کی نسبت سوال کرتے

Serapis ۵۳ Sundringham ۵۲-۵۱

کہ بچپن مین جیسا ہونہار معلوم ہوتا تھا وہ امید پوری ہوئی یا نہین ہوئی۔

وہ ہر کاشتکار سے بذات خاص واقف تھے اور ہر شخص کا پورا حال جانتے تھے اور گو کہ کمتر نمبرداران بادشاہ تھے زیادہ کاشتکارون کے حال پر مہربان ہونگے تاہم وہ بدتمیزی کو پسند نہ کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک نمبردار کے لیے شایان ہے اور جیسا ظریف مزاج نمبردار کو زیبا ہے بادشاہ ایڈورڈ ہمیشہ اپنے ہمسایگان کے ساتھ بہ اخلاص پیش آتے تھے اور فیاضی کے ساتھ مدارات کرتے تھے۔

چند سال کا عرصہ ہوا کہ سینڈرنگھم[1] کے ایک کاشتکار نے ناراض ہو کر ایک عجیب چھوٹی سی کتاب لکھی۔ کاتب اس کی ایک عورت تھی وہ بادشاہ ایڈورڈ کے ایک کارندہ سے ناخوش ہو گئی اور اپنے نمبردار کو بدنام کرنے کی نیت سے اسنے سینڈرنگھم[1] کی آسایش کی بابت ایک مبالغہ آمیز تذکرہ لکھ دیا۔

یہ مبالغہ آمیز تذکرہ پڑھنے مین بالکل بطور شہادت گواہ ثبوت جرم کے معلوم ہوتا ہے جو اپنی شہادت سے اپنے فریق کو مقدمہ مین کامیاب کرتا ہے۔

اس فریق مخالف کے گواہ نے لکھا [جب کبھی مین سینڈرنگھم[1] کو گیا میرا سہ پہر کا وقت بہت خوشی کے ساتھ بسر ہوا اور میرے نامی گرامی میزبان و میزبانان نے میرے ساتھ ایسی اچھی مدارات کی جیسی کہ کسی دوسرے گھر مین مجھکو نصیب نہ ہوئی تھی]۔

بادشاہ کی شہرت ہے کہ وہ دعوت کا انتظام نہایت اچھا کرتے ہین اور پھر کوشش کرتے ہین کہ ہر شخص اپنی حالت مین خوش رہے جب کبھی کوئی گروہ مہمانون کا

[1] Sundringham

آنے والا ہوتا ہے تو بادشاہ خود تمام انتظامات کو دیکھ لیتے ہین اور ہر شخص کے شوق اور مشغلہ کا لحاظ رکھتے ہین - ایک مرتبہ ایک نمبردار صاحب ایسے تھے جن کو وجع مفاصل کا عارضہ لاحق تھا وہ بلائے گئے تو اُن کو شکایت پیدا ہوئی کہ حال مین اُنکو تکلیف ہوگی شاہزادہ نے اُنکے لیے سب سے نیچے کے کمرہ مین نشست کی جگہ تجویز کی جس سے اُنکی ناخوشی دور ہوگئی -

طبقہ ریڈیکل[1] کے بعض صاحبان پر سینڈرنگھم[2] کی سیر کا جہان اُنکی نہایت درجہ تکریم کی جاتی ہے ایسا اثر پڑتا ہے جس کو دیکھ کر کمال تعجب پیدا ہوتا ہے - اس سیر کا ویسا ہی اثر پڑتا ہے جیسا ایک جادو والی کل کا پڑ سکتا ہے گھر مین داخل ہوتے وقت وہ صاحب ہمہ تن حامی جمہوری سلطنت کے دکھائی دیتے ہین مگر جب گھر سے باہر آتے ہین تو چھٹے چھٹائے درباری بنجاتے ہین -

حال مین جو ملکی واقعات پیش آئے اُسمین بادشاہ ایڈورڈ نے اپنے ایک جمہوری خیال والے رکن کو فرمانبردار درباری وزیر بنالیا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پیشین گوئی بطور الہام تھی اور نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اُس مخاصمانہ گواہ کی نظر بہت تیز تھی - آگے چلکر اس گواہ نے لکھا ہے - سینڈرنگھم کے جشنون کا انتظام اس طرح پر کیا جاتا ہے کہ سب گروہون اور درجون کے لوگ اسمین شریک ہوسکین اور کوئی بھی تقریب ہو خواہ کسانون اور ملازمون کا جلسہ ناچ خواہ مزدورون کی دعوت خواہ کسانون کے ساتھ اُن کے گھرون پر ملاقات خواہ کھیتون کی باولی یا دیگر تقریب ہر شخص کو جو رہنے والا قریب یا فاصلہ کا ہو موقع

[1] Radical
[2] Sundringham

ملتا ہے کہ شاہزادہ و شاہزادی صاحبہ سے تعارف پیدا کر سکے۔

وہی کتاب لکھنے والی سینڈرنگھم[1] مین نوکرون کے ناچ کے جلسون کا حال لکھتی ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریبون مین بادشاہ اڈورڈ و ملکہ الگزنڈرا رغبت کے ساتھ شریک ہوتے تھے وہ لکھتی ہے۔

گھر کے سب لوگ و اسٹبل کا سب عملہ و جملہ پنشن خدمتین اور باہر کے طلبیدہ لوگون کو ہدایت ہوتی تھی کہ سب شریک ہون کوئی نہ بھاگے اور نہ باہر بیٹھے اور جب جوڑے ہو جاتے تھے تو شاہزادہ و شاہزادی صاحبہ اپنے اپنے ساتھیون کے ساتھ آگے بڑھ کر چکر کاٹنے لگتے تھے درمیان مین آجاتے تھے اور پھر دور چلے جاتے تھے اور یہی حال خاتمہ جلسہ تک رہتا تھا۔ شاہزادہ صاحب سب سے زیادہ انبساط دکھائی دیتے تھے۔ اور معلوم ہوتا تھا کہ جلسہ کی جان ہین اور جہان جاتے ہین وہ ایسی ہی معلوم ہوتے ہین۔

مین نے کبھی ایسی تعجب انگیز زندہ دلی نہین دیکھی۔ خود شاہزادہ کے دار و غہ بینڈ[2] کے لوگون کے پاس خبرین بھیجتے ہین کہ کب شروع کرین اور کب ختم کرین اور شمار مین چھوٹی سی چھوٹی غلطی پر نگاہ رکھتے ہین اور لوگون کو اُن کی جگہ پر بٹھلاتے ہین۔ ٹرائمف[3] کے ناچ مین جو سب سے زیادہ تھکانے والا ناچ ہے شاہزادہ صاحب ایسے معلوم ہوتے تھے کہ گویا وہ تمام رات بلکہ نصف ہفتہ تک بلا رکے ہوئے ناچ سکتے ہین اور مجھکو کامل امید ہے کہ درحقیقت وہ اتنے عرصہ تک ناچ سکتے ہین۔

---

[1] King Edward and Queen Alexandra [2] Sundringham
[3] Triumph [4] Band

قبل اسکے کہ ایک ناچ ختم ہو شاہزادہ صاحب دوسرا ناچ شروع کر دیتے تھے اور یکایک اسکاچ[1] مین بجانے والے کوئی نے بجاتے تھے اور شاہزادہ صاحب ایسے بازوسکوڑ کر ہائی لینڈ[2] کی گت مین ناچنا شروع کر دیتے تھے اور اسی جوش و خروش کے ساتھ صبح ہونے تک رقص کرتے رہتے تھے۔

یہ شوق کہ نوکرون والے کمرہ مین جو رقص ہو اسمین بھی شریک ہو کر جلسہ کے لطف کو ترقی دین بادشاہ ایڈورڈ کا خاصہ طبیعت تا دم مرگ رہا۔ جب بالمورل[3] مین قیام پذیر تھے وہان بھی لطف صحبت اسی طرح ہوا کرتا تھا سینڈرنگھم[4] کے ممبر دارصاحب بالمورل مین پہونچ کر دیہاتی شریف آدمی بن جاتے تھے۔ کتون کے متعلق بادشاہ ایڈورڈ کو وہ کامیابی حاصل نہ ہوئی جو اور مویشیان کے متعلق حاصل ہوئی مگر تاہم اُن کو کتون کا بھی بہت شوق رہا سینڈرنگھم مین کتون کے رہنے کی جگہین نہایت عمدہ و خوبصورت طیار کرائی گئی تھین اور اُن کی ساخت مین اسی طرح کا شعور ظاہر کیا گیا جو اصطبلون کے بنانے مین صرف کیا گیا تھا۔ یہ ایک لمبی عمارت سرخ اینٹون کی ہے۔ اور درمیان مین دلوارین اٹھا کر ہر کتے کے لیے الگ الگ جگہ نکالی گئی ہے۔ ہر ایک کتے کے رہنے کی جگہ مین نل گرم پانی کا لگایا گیا ہے اور ہر ایک مکان بہت ہوا دار رکھا گیا ہے۔ ان مکانون سے راستہ بٹے ہوئے کھلے صحن کو ہے جہان سے راستہ ہے تین بڑے میدانون کی طرف

[1] Scotch
[2] Highland
[3] Balmoral
[4] Sundringham

جہان کتے ٹہلائے جاتے ہین۔ اس عمارت کے قریب جانورون کے کھانے کے
باورچی خانہ ہین اُن کے علاوہ ایک اسپتال کتون کا بنا ہے۔ اور ایک ایسا
گھر ہے جہان کتیان بچے جنتی ہین جسمین ہمیشہ ایک نہ ایک کتیا موجود رہتی ہے۔
ملکہ الگزنڈرا کو بھی مثل بادشاہ ایڈورڈ کے کتون کے مکانات اور اُنکے
ساکنین سے محبت تھی حضور ملکہ صاحبہ کتے پالنے والیون کی مجلس کی حامی مددگار
ہین اور ہر سال نمایش مین اپنے کتے بھیجتی ہین اور جو انعامات اُنھون نے پائے
ہین وہ شمار سے زیادہ ہین۔

بادشاہ ایڈورڈ کا شوق کتون کا پورانی وضع کا تھا۔ ہر قسم کا کتا اُن کے کتے خانہ
مین موجود تھا مثلاً۔ پائنٹر[۱]۔ وسیٹر[۲]۔ وہیریر[۳] ودیرہاونڈ[۴] واسپانیل[۵] وبل واگ[۶] وفاکس
ٹیریر[۷] وسینٹ برنارڈ[۸] باسٹ ہاونڈ[۹] واسکوئی ماس[۱۰] ونارویجین[۱۱] سلج کتان[۱۲]
وریٹریور[۱۳] ودیگر اقسام جو شمار سے زیادہ ہین اُن کے چھت کے نیچے موجود
تھے اور جن کی پرورش اس عنوان سے ہوتی تھی کہ ہر فرد عمدگی مین یکتا تھا

دیہات مین رہنے کے شوق کا سبق تمام سلاطین یورپ نے بادشاہ
ایڈورڈ سے لیا تھا۔ کاشتکاری اور اس کے متعلق جملہ اقسام
کے مشاغل اُن کی عادت یا شوق مین داخل نہ تھے بلکہ اُن کے وجود
کا ایک ضروری حصہ ہو گئے تھے۔

۱؎ Pointers ۲؎ Setters ۳؎ Harriers ۴؎ Deerhounds

۵؎ Spanial ۶؎ Bulldog ۷؎ Foxterrier ۸؎ St. Bernard

۹؎ Basset hound ۱۰؎ Esquimaux ۱۱؎ Norwegian

۱۲؎ Sledge dogs ۱۳؎ Retreevers

باب چہاردہم

بادشاہ کا شوق شکار

بادشاہ ایڈورڈ ہر طرح کے شکار کا شوق رکھتے تھے لہذا غیر ممکن ہے کہ کسی خاص شکار کا نام لیا جاوے اور کہا جاوے کہ اسی سے اُن کو خاص رغبت تھی اور شکار کے ذیل مین خاص اسی کے شوق کا حال بیان کیا جاوے۔

بعض اوقات ایسے ہوتے تھے جن مین یہ کہنا نادرست نہ ہوتا تھا کہ سب مشاغل مین بادشاہ کو دلی شوق گھوڑ دوڑ کا ہے کیونکہ اس افضل المشاغل کی طرف اعلی حضرت کو خالص اور ہمیشہ قایم رہنے والی رغبت تھی اور اعلی حضرت اپنی فرصت کے اوقات کا بڑا حصہ اسی شغل مین صرف فرماتے تھے لیکن جب یاد آتا ہے کہ اعلی حضرت کو بندوق سے لطف تھا اور کشتی کی دوڑ مین شوق کے ساتھ شریک ہوتے تھے اور موٹر پر بھی خوشی سے سوار ہوتے تھے الغرض جملہ مشاغل تفریح طبع کو پسند کرتے تھے تو ہر شخص کو مجبوری لاحق ہو جاتی ہے کہ اُن کو گھوڑ دوڑ یا کشتی دوڑ یا موٹر دوڑ والا آدمی یا نشانہ باز کہتے بلکہ یہ کہتے کہ وہ از قبیل شیر شکار جملہ مشاغل مین یکتا تھے۔

بادشاہ کا شوق گھوڑ دوڑ

بادشاہ کی رعایا مین بہ کثرت ایسے لوگ موجود ہین جو اُن کو اسطرح پر یاد کرینگے کہ گھوڑ دوڑ مین وہ بہت بازیان جیتے تھے۔ گھوڑ دوڑ کے متعلق

زمانہ آیندہ مین جو کتابین لکھی جاوین گی وہ بادشاہ ایڈورڈ کے فتوحات کے حالات سے مملو ہون گی اور جب خاص ملک انگلستان کی گھوڑدوڑ کی تواریخ لکھی جاویگی تو بادشاہ ایڈورڈ کی بابت لکھا جاوے گا کہ وہ بہت بڑے معزز و سرگرم حامی مزی اس شغل کے تھے۔

بادشاہ کو شروع مین برائے نام شوق گھوڑدوڑ کا سنہ ۱۹۲۰ع کی ابتدائی یا بعد سالون مین پیدا ہوا لیکن وہ زمانہ شوق کی ابتدا کا تھا کیونکہ لکھا ہے کہ جسوقت ایسکاٹ جام[1] کے لیے بک سٹون[2] وٹم وفلر[3] کے درمیان زور شور کے ساتھ دوڑ ہوئی تو شاہزادہ کو نتیجہ سے اتنا کم تعلق تھا کہ اُنھون نے ٹھہر کر منصف[4] سے بھی سوال نہ کیا کہ کون جیتا اور کون ہارا بلکہ میدان گھوڑدوڑ سے چلے آئے۔

چند سال کے بعد بادشاہ گھوڑدوڑ کے میدان مین اپنی خاص دوڑ والے گھوڑے لیکر اور پوری طرح پر دوڑ والے گھوڑون کے مالک بن کر آپہونچے اور پندرہ برس تک برابر بازی ہارتے رہے۔

بار اول ٹٹی پھاند نے مین اُنھون نے اپنا گھوڑا جس کا نام مُشمس[4] تھا شریک کیا اور خلاف اُس امید کے جو بادشاہ کے نام شریک ہونے سے پیدا ہوئی تھی وہ اول ہی ٹٹی پر گر پڑا۔

اس کے چند روز کے بعد ماہ جولائی جو دوڑ بمقام نیو مارکٹ[5] ہوئی اُس مین بادشاہ کے گھوڑے مسمی الف[6] کو سخت شکست ہوئی اور پھر سنہ ۱۸۸۰ع تک برابر سلسلہ کے ساتھ

---

[1] Ascot Cup [2] Buckstone [3] Tim Whifler [4] Champion

[5] New Market [6] Alef

شکست ہوتی رہی یہان تک کہ سنہ ۱۸۸۰ء مین اُنکا شاہی گھوڑا مسمی لیونیڈس[1] بمقابلہ کپتان ونٹ ورتھ[2] ہوپ جانسٹن[3] اول بار بمقام الڈرشاٹ[4] فتح یاب ہوا اور جام کو جیت گیا۔

انھین ایام مین انگلستان کے ہونے والے بادشاہ کو یہ تمنا دل پیدا ہوئی کہ اپنے فتحیاب گھوڑے پر سوار ہو کر ملک مین نکلین مگر اُن کی یہ آرزو کہ دوڑ مین یا ٹٹی پھندانے مین خود گھوڑے پر سوار ہون اس وجہ سے پوری نہ ہوئی کہ کسی شخص نے پسند نہ کیا کہ تخت و تاج کا وارث اپنے آپ کو معرض خطر مین ڈالے۔

دوڑ والے گھوڑون کے مالک مشہور ہو چکنے کے پندرہ برس بعد بار اول شاہزادہ صاحب کو اس کی دوڑ مین پہلے فتح حاصل ہوئی۔

یہ بات ۴ جون سنہ ۱۸۸۶ء کو ہوئی جب بمقام سینڈاون پارک[5] شاہزادہ صاحب نے بڑے جوش و خروش کی حالت مین ایک دو برس والا جام جیتا۔ جو گھوڑی جیتی تھی اسکا نام کاونٹرپس[6] تھا اور چابک سوار کا نام فریڈ آرچر[7] اور جب دس سال فتوحات حاصل کرنے کے بعد اس شخص نے دوڑ کے میدان مین خودکشی کی تو تمام دنیا کی گھوڑ دوڑ کے شائقین مین تہلکہ پڑ گیا تھا۔

پہلی فتح حاصل کرنے کے بعد میدان گھوڑ دوڑ مین شاہزادہ صاحب کے اقبال کا ستارہ چمکنے لگا یہ سنہ ۱۸۹۱ء کے اختتام پر اُن کی جیت والی رقم کی تعداد پانچ ہزار پاونڈ تک پہونچ گئی جس سے گذشتہ نقصانات کا قدرے معاوضہ ہو گیا۔ لیکن

---

[1] Leanidas [2] Captain Wentworth [3] Hope Jhonston

[4] Aldershot [5] Sandawn Park [6] Counterpase

[7] Fred Archer

گذشتہ زمانہ کی ہار اور آیندہ جیت کی امید پر استقلال کے ساتھ قائم رہنا ایسے صفات تھے جن کی وجہ سے رعایا کے قلوب بادشاہ ایڈورڈ کی طرف مائل ہوگئے تھے اور لوگ سمجھنے لگے تھے کہ وہ پکے کھلاڑی ہین - کچھ نہیں اُن کی ہمت ہی ایسی تھی جس کی وجہ سے وہ آیندہ کی کامیابی کے مستحق ہوگئے تھے - اُن ابتدائی ایام مین جان پورٹر[۵۱] شاہزادہ صاحب کے گھوڑون کو بمقام کنگس کلیر[۵۲] لگاتے اور پھنکتے تھے اُس کے بعد بادشاہ اپنے اصطبل کو بمقام نیو مارکٹ[۵۳] اُٹھالائے اور افسوس کے ساتھ پورٹر[۵۴] کو علیحدہ کرکے بجاے اُن کے مسٹر رچرڈ مارس[۵۵] کو افسر اصطبل کیا اور اُن کی تعلیم کے فیض سے بہت سے شاہی گھوڑے دوڑ مین کامیاب ہوتے - بادشاہ کے نامی گھوڑون مین پہلا درجہ فلورزل[۵۶] ثانی کا ہے کیونکہ جب وہ دو برس کا بچہ تھا تو ایسا کمزور اور کم دستھا کہ ماہران فن اسپ شناسی کی نگاہ مین وہ کسی وقعت کا نہ تھا مگر دو ہی برس کے بعد اُس نے اسکاٹ[۵۷] کا سونے کا ظرف وکھوڈا[۵۸] اوڈکپ[۵۹] (جام) ومنچیسٹر کپ[۶۰] (جام) حاصل کیے اور علاوہ اس کے بہت سی چھوٹی دوڑون مین کامیاب ہوا -

بادشاہ ایڈورڈ نے بار اول ڈربی کے دوڑ مین کامیابی حاصل کی جب اُنکے گھوڑے مسمیٰ پرسمس[۶۱] نے بازی جیتی -

جب صحیح کا نشان بلند کیا گیا تو گھوڑ دوڑ دیکھنے والون کے مجمع مین ایسا جوش پھیل گیا جو عدیم المثال تھا - پرسمس[۶۲] کی بازی جیتنے سے جن لوگون کا مالی نقصان

---

۵۱ John Porter ۵۲ Kings Clere ۵۳ New Market ۵۴ Porter
۵۵ Mr. Richard Marsh ۵۶ Florizel ۵۷ Ascot ۵۸ Vax
۵۹ Goodwood Cup ۶۰ Manchester Cup ۶۱-۶۲ Persimmox

ہوا وہ بھی اُس نعرۂ خوشی مین شریک تھے جو ایپشام داؤن مین گونج رہا تھا کیونکہ ہر شخص کو دلی خوشی تھی کہ بادشاہ نے بازی جیتی۔

قبل اس کے کہ پرسیمس سینٹ میدان گھوڑدوڑ سے اصطبل کو روانہ ہو اُس کے ذریعہ سے بادشاہ نے تینتیس ہزار پاونڈ کی رقم کثیر جیتی۔ یہ گھوڑا بادشاہ سے ایسا مانوس تھا کہ کتے کے مثل اُن کے پیچھے پیچھے پھرا کرتا تھا اور بادشاہ اُس سے اُلفت کرتے تھے۔

چار برس بعد یعنی ایک سال قبل تخت نشینی کے بادشاہ ایڈورڈ نے اپنے گھوڑے ڈائمنڈ جوبلی کے ذریعہ سے دوسری مرتبہ ڈربی کی بازی جیتی اور مثل پرسیمس کے اُس گھوڑے نے بھی اپنے مالک کے لیے دو ہزار گنی والی دوڑ اور ڈربی کی بازی کو جیتا تھا۔

تیسری دوڑ آخری ڈربی کی بازی مئی گذشتہ مین اُنھون نے ذریعہ اپنے گھوڑے مسمی منیرو کے جیتی اور اس جیت کے وقت شاہی جھنڈے کمخواب و زربفت و اطلس کی جیت والے مقام پر بلند کیے گئے۔ ایک ڈربی والی جیت کے بعد بادشاہ ایڈورڈ کے بچہ سونے کے ظروف واسطے اُن کی میز کے بطور نذر کے پیش کرتے تھے اور بادشاہ اپنی جائداد مین اس تحفون کو سب سے زیادہ بیش قیمت سمجھتے تھے چنانچہ آخری مرتبہ ایسے تحائف اسی آخری جیت کے وقت پیش ہوئے ہین۔

میدان گھوڑدوڑ مین بادشاہ ایڈورڈ کے لیے مبارک سال ۱۸۹۶ء تھا اُنکی

ڈائمنڈ جوبلی Diamond Jubilee پرسیمس Persimmox ایپشام داؤن Epsom Dawn

منیرو Minaro ڈربی Derby

جیت کی تعداد چھبیس ہزار آٹھ سو انیس [۲۶۸۱۹] پاونڈ ہوئی۔ سنہ ۱۸۹۷ عیسوی مین اُن کو پندرہ ہزار ایک سو ستر [۱۵۱۷۰] پاونڈ ملا اور سنہ ۱۹۰۰ع کی نو بازیون مین اُنتیس ہزار پانچسو پچاسی [۲۹۵۸۵] پونڈ ملا اور اُن کی زندگی کے آخر سال سنہ ۱۹۰۹ عیسوی مین تیرہ بازیون مین بیس ہزار ایک سو چوالیس [۲۰۱۴۴] پونڈ جیتی۔

اس واقعہ کو یاد کرنا درد انگیز ہے مگر بادشاہ کی گھوڑ دوڑ کے شوق کے متعلق جب عمر اُس شوق کی ختم ہونے کو پہونچی یہ مدح میری غیر واجب نہ ہوگی کہ اخیر بازی کیمٹن (۱) پارک کی اُس روز جیتی جس دن اُنھون نے "دُنیا ہیچ است وکار دنیا ہیچ" کہکر اس دنیاے دون کو ہمیشہ کے لیے طلاق دی اور سفر آخرت کو اختیار کیا۔

اُنکو جو شوق گھوڑ دوڑ کا تھا اُس کا ذکر خیر ہمیشہ اسوجہ سے رہے گا کہ وہ کھیل سمجھ کر اُس مین شریک ہوتے تھے اور لوگون کو اپنے برتاؤ سے سبق دیتے تھے کہ کھیل سے حظ کس طرح حاصل کرین۔ اندازہ اس امر کا کہ رعایا کس قدر قدر شناسی بادشاہ کی کرتی تھی ایک جملہ سے ہوسکتا ہے کہ بمقام نیو مارکٹ (۲) ایک راہ گیر نے آواز بلند کہا جب کہ بادشاہ اُس طرف سے گذر رہے تھے۔ وہ جملہ یہ تھا [۔ دیکھو کیسا اچھا شہسوار جا رہا ہے یہ پیارا ٹڈی (۳) ہے] بادشاہ نے خوش ہوکر تبسم کیا اور شکریہ مین اپنی ٹوپی سر سے اُتار لی۔

کشتی دوڑانے کا شوق

چالیس برس سے زائد عرصہ تک بادشاہ ایڈورڈ (۴) کو کشتی دوڑانے کا شوق رہا اور اس شوق مین اُنھون نے نمود بھی حاصل کی اور اس مشغلے مین جوش اور

(۱) Kempton Park (۲) New Market (۳) Teddy (۴) Edward

توجہ کے ساتھ مصروف رہے۔ جب خود بازی جیتتے تھے بہت خوش ہوجاتے تھے ورنہ
دیگر شائقین کی ہمت کو اپنے انداز سے بڑھاتے تھے۔

ملکہ وکٹوریہ[۱] بہت سے کشتی دوڑانے والے کلب کی حامی تھین اُسی طرح بادشاہ
بھی ہرسال بہت سے جام عطا کرتے تھے تاکہ مقابلہ کی دوڑ ہو۔ اس بات کا کہنا
لاحاصل ہے کہ جملہ کلب بدل وجان کوشش کرتے تھے کہ بادشاہ کے جام کو حاصل کرین
کیونکہ اول تو بازی جیتنا ہی بجاے خود دل خوش کن بات تھی دوسرے بادشاہ کی
زبان مبارک سے تعریف حاصل کرنا باعث کمال خوشی کا ہوتا تھا۔

۱۸۶۵ء مین بادشاہ ایڈورڈ[۲] رائل یاکٹ[۳] اسکوڈران[۴] مین شریک ہوتے
اور سترہ برس کے بعد بجاے لارڈ ولسن[۵] کے عہدہ کموڈر[۶] پر فائض ہوئے۔
اپنے یوم تخت نشینی تک وہ اس منصب پر متمکن رہے۔ گو اُن کی اعلی منزلت کے
شایان نہ تھا کہ جس منصب کو انھون نے اتنے عرصہ تک زینت دی تھی اُسپر
اور زیادہ قائم رہین مگر بادشاہ نے اسکوڈران[۷] کے ساتھ اپنا تعلق ترک کرنا نہ چاہا
اس لیے خطاب ایڈمرل آف دی کلب[۸] کا اختیار کرکے بدستور اُسپر قائم رہے۔

اسکوڈران[۹] کے ممبر ہونے کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد بہ مشورہ الفرڈ پاگٹ[۱۰]
کے انھون نے چھتیس ۳۶ ٹن والی کشتی خریدی جس کا نام "ڈاگ مار"[۱۱] تھا اور اُسپر سوار ہوکر
بارہا سولنٹ[۱۲] مین دریا کی سیر فرماتے تھے۔ چونکہ حوصلہ عالی رکھتے تھے اس لیے بہت
جلد بادشاہ کو محسوس ہونے لگا کہ اُن کی کشتی چھوٹی ہے اس لیے بجاے اُس کے

---

۱ Queen Victoria ۲ Edward ۳ Royal Yacht
۴-۷-۹ Squadron ۵ Lord Wilson ۶ Commodore
۸ Admiral of the Club ۱۰ Alfred Paget ۱۱ Dagma
۱۲ Solent

دوسری کشتیان زیادہ وسعت کی خرید ہوتی رہین حتی کہ ۱۸۷۶ء مین بادشاہ مالک ایک جہاز کے ہوگئے جس کا نام "ہلگارڈی" تھا جو وزن مین دوسو ٹن تھا۔

یہ بادشاہ کا پہلا دوڑ والا جہاز تھا۔ گھوڑدوڑ کے صیغہ مین جس طرح سے پہلے ناکامیابی ہوئی تھی وہی صورت ناکامیابی کی اس مشغلہ مین بھی پیش آئی۔ جہاز ہلگارڈی کو پیہم شکست نصیب ہوئی اور وہی حال جہاز فارموسا کا ہوا جسکو بادشاہ نے بعد مین خرید کیا تھا۔ مگر چونکہ اعلی حضرت مشاق کھلاڑی تھے اُنھون نے نقصان کو بردباری کے ساتھ برداشت کیا۔ اُن کی ہار کا زمانہ ۱۸۹۲ء تک قائم رہا اُس وقت اعلی حضرت نے مسٹر جی ایل واٹسن کو جو دوڑ والی کشتیون کا نقشہ بنانے کے لیے مشہور تھے اور جن کی وجہ سے امریکہ کا جام انگلینڈ کو حاصل ہوا تھا حکم دیا کہ اُن کے لیے نقشہ ایک جدید وضع کے جہاز کا طیار کرین جیسا کہ لارڈ ڈنراون کے لیے جہاز والکری ثانی کا نقشہ طیار کیا تھا۔ اس طور پر جہاز برطانیہ وجود مین آیا اور اُسکی طیاری کے ساتھ ہی بادشاہ بازیان جیتنے لگے جو باعث کمال اُن کے فخر کا ہوا۔ چار برس کے عرصہ مین اس جہاز کی طرف سے دوسو انیس بازیان لگائی گئین جن مین ایک سو بائیس مین درجہ اول کا اور ۲۵ پچیس مین درجہ دوم کا انعام حاصل ہوا جس کی مجموعی تعداد دو ہزار پاونڈ ہوئی۔

بادشاہ ایڈورڈ کی دلی اور سچی تمنا تھی کہ سر ٹامس لپٹن امریکہ کا جام جیت لیوین یہ آرزو ایسی دلنشین ہوگئی تھی کہ اس کوشش مین قریب ہوگیا کہ بادشاہ اپنی جان سے

۵۱ Hildegarde ۵۲ Formosa ۵۳ Mr. G. L. Watson
۵۴ America ۵۵ Lord Dunraven ۵۶ Valkyrie II ۵۷ Edward
۵۸ Sir Thomas Lipton

ہاتھ دھو بیٹھیں - اعلیٰ حضرت سر[1] ٹامس لپٹن کے ہمراہ جہاز "شمراک ثانی"[2] پر سوار تھے جب امریکہ[3] جانے کے قبل اُنکی آزمایش لی گئی - روانگی کا انتظام ہو رہا تھا کہ جہاز پر ایک سخت جھوکا ہوا کا لگا جس سے بادبان کو نقصان پہونچا اور یہ ایک بدشگونی ہوئی - ایسا دباؤ پڑا کہ فولا دوالا خانہ دار مستول خمیدہ ہو گیا اور پھر شل سٹیلے کے خمیدہ ہو کر ٹوٹ گیا جس کی وجہ سے ایک بوجھ رسیون کا اور تختے لکڑی کے اور مستول اور پال گر پڑی - مستول اُسی جانب گرا جدھر اعلیٰ حضرت بیٹھے تھے مگر کپتان سایکامور[4] کے حواس بجا رہے اُنھون نے معاً اپنے ہاتھ بلند کر دیے اور شکستہ سامان کا ڈھیر اُچھلکر سمندر میں جا گرا - یہ خیال کرنے سے خوف آتا ہے کہ کیسی مصیبت کا سامنا پیش آجاتا اگر تمام بوجھ جہاز کے تختہ پر آگرتا کیونکہ جہاز پر وزن نوے ٹن سیسہ کا رکھا ہوا تھا وہ زائد بوجھ ہو جانے سے فوراً غرق ہو جاتا -

جو لوگ جہاز پر موجود تھے وہ بادشاہ ایڈورڈ کی تعریف کرتے ہین کہ انتشار کو پاس تک نہ آنے دیا -

اُسی وقت ہین کہ ہوا کے جھونکے جہاز کو تباہ کرنے والے تھے بادشاہ نے ایک سگار روشن کیا - جب ایک اور مدد دینے والا جہاز آیا اور وہ اُس پر سوار ہو کر لوٹے ہوئے جہاز پر سے روانہ ہوئے لوگون نے دیکھا کہ اعلیٰ حضرت جہاز "ایرن"[5] پر سوار با اطمینان اپنے سگار کو ختم کر رہے ہین -

---

[1] Sir Thomas Lipton [2] Shamrock II [3] America

[4] Captain Sycamore [5] Erin

لومڑی کے شکار کا شوق

اس مشغلہ مین بادشاہ نے اس درجہ مہارت حاصل کی کہ سخت ترین نکتہ چین ڈیوک آف برفورٹ نے بھی جو کبھی جھوٹی خوشامد نہ کرتے تھے بادشاہ کی تعریف کی ڈیوک نے لکھا ہے مین اپنے تجربہ سے کہہ سکتا ہون کہ کوئی آدمی ایسا نہین ہے جو لومڑی کی جھاڑی سے نکلنے کے وقت اپنے آپ کو تیز رو سوارون کی بھیڑ اور مجمع سے اس طرح صفائی کے ساتھ الگ کرلیوے جس طرح اعلیٰ حضرت کرسکتے ہین اور جب میدان مین کتے تیزی کے ساتھ دوڑتے ہین تو کوئی شخص ایسا نہین ہے جو بادشاہ سے بہتر قرینہ کے ساتھ اپنے گھوڑے کے لیے راہ تجویز کرے اور پھر کتون کا بھی ساتھ نچھوڑے"۔

بادشاہ کی نشانہ بازی

نشانہ بازی کے متعلق سب باتون پر نگاہ کرکے کہا جاسکتا ہے کہ ہندوستان مین بڑے شکار کے وقت اور اسکاچ[۵۳] وانگلش[۵۴] رکھے ہوے جنگلون مین بادشاہ نے اپنی رائے سے کام لیا۔ بادشاہ جارج[۵۵] و لارڈ والسینگم[۵۶] ایسے شخص ہوے ہین جو اس فن مین عدیم المثال ہوگذرے اور جن کی مشاقی تعجب انگیز تھی اور جن کا ہمسر یا جن سے افضل کوئی نشانہ باز آج تک نہین ہوا ہے سینڈرنگھم[۵۷] یا ونڈسر[۵۸] یا چاٹس ورتھ[۵۹] یا بولٹن ایبے[۶۰] اب مین بطور مہمان ڈیوک آف

---

[۵۲] Duke of Beaufort [۵۳] Duke [۵۴] Scotch [۵۵] English [۵۶] George [۵۷] Lord Walsingham [۵۸] Sundringham [۵۹] Windsor [۶۰] Chatsworth [۶۱] Bolton Abbey [۶۲] Duke of Devonshare



ڈیولینشایر یا لارڈ فارکوہر[۵۱] کی ۔ ہمراہی مین کیسل رایزنگ[۵۲] ویا ہمراہی لارڈ برن ہام[۵۳] بمقام ہال بارن[۵۴] ویا ہمراہی ارل آف لیسسٹر[۵۵] بمقام ہولکھام[۵۶] یا ہمراہی احباب کے جو چارون طرف سے پیغام دعوت کی بوچھار کردیتے تھے بادشاہ ایڈورڈ ہر موقع پر اپنی بندوق کے جوہر کو آشکار کرتے تھے ۔ حال ہی کا ذکر ہے تین سال کا عرصہ گذرا کہ بادشاہ ایڈورڈ نے بمقام چاٹس ورتھ[۵۷] نشانہ اُڑایا جسکو دیکھکر ناظرین کے کثیر گروہ سے نعرہ تعریف کا بلند ہوا کیونکہ لوگ توجہ کے ساتھ اپنے بادشاہ کی نشانہ بازی دیکھ رہے تھے ۔

سینڈرنگھم[۵۸] کے محفوظ شاہی جنگل مین جس کی حفاظت ایسی ہوشیاری کے ساتھ کیجاتی تھی جس طرح شائق شکاری کرتے ہین ایک روز کے اندر سولہ ہزار جانور شکار کیے گئے جنمین سات ہزار تیتر تھے اور اس شکار کا بڑا حصہ احباب ورعایا کی نذر ہوا ویا لنڈن کے اسپتالون کے باورچیون کے پاس بھیج دیا گیا کیونکہ بادشاہ ہمیشہ جمہور لوگون کو یاد رکھتے تھے ۔

ہمارے لیے غیر ممکن ہے کہ بادشاہ کے ہر شوق شکار کا تذکرہ لکھین کیونکہ اعلیٰ حضرت کو گیند سے لیکر بیج تک اور ہرن کے شکار سے لیکر موٹر گاڑی ہانکنے تک کثیر مشاغل کیجانب رغبت تھی ۔ جو کچھ لکھا ہو اس سے بخوبی تمام ثابت ہوتا ہے کہ لفظ شکاری کے جو معنے ہین اُسکا اطلاق اعلیٰ حضرت پر ہوتا ہے اور یہ کہ عام طور پر اُنکی حمایت اور اُن کی مشاقی سے فن شکار کی منزلت مین ترقی ہوئی ۔

Lord Burnham ۵۳ Castle Rising ۵۲ Lord Forquhar ۵۱
Holkham ۵۶ Earl of Leicester ۵۵ Hall Born ۵۴
Sundringham ۵۸ Chatsworth ۵۷

باب پانزدہم

بادشاہ تمام یورپ کے ماموں تھے

بادشاہ ایڈورڈ کے مہربان احباب جو نوآبادیون کے باشندے ہین اُنکو عرفی لقب - یورپ کے ماموں - سے یاد کرتے تھے اور اس لقب مین بھی بوئے محبت آتی ہے-

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ باہر کے رہنے والے لوگ اُن کو بزرگ سمجھتے تھے اور جو بات اس لقب سے پیدا ہوتی ہے وہ اور طرح پر پیدا نہ ہوسکتی اگر الفاظ صفاتیہ سے صفحہ کے صفحہ رنگ دیے جاتے-

بھی ایسے بادشاہ ہوئے جنکے ہاتھ مین کنجی قومون کے اندرونی معاملات کی تھی جب اُن کے منھ سے قدیم ایشیائی تمہیدی فقرہ بسم اللہ الرحمن الرحیم - نکلا یورپ کے تمام شاہی خاندانون کے مکانات پر امن وامان سایہ افگن ہوگئے بادشاہ ایڈورڈ کا ہر یورپی شاہی خاندان کے ساتھ رشتہ قرابت کا پیچ در پیچ تھا جو صدیون کے باخود باشادیون کی وجہ سے اور رفیقیوری کے ساتھ شادیون کے کرنے سے پیدا ہوگیا تھا اور اسی وجہ خاص کا یہ نتیجہ تھا کہ تمام یورپ کے لوگ بادشاہ سے محبت کرتے تھے اور اُن کی منزلت کرتے تھے لیکن علاوہ رشتہ داری کے کسی اور بات کی بھی ضرورت تھی کہ یورپ کے لوگون کی محبت دیرپا اور صادق ہوجاوے - وہ بات تھی خاص ذات ستودہ صفات ہمارے اعلیٰ حضرت

کی جس کی قدردانی کر کے لوگون نے اُنکا عرف "یورپ کے ماموں" رکھدیا تھا گو کہ یہ لقب مبالغہ سے خالی نہین ہے تاہم واقعہ ہی ایسا تھا جس سے پورے طور پر اصلیت اس لقب کی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر اس لقب کے عرفی معنون پر خیال کیا جاوے تو واضح ہوگا کہ درحقیقت بادشاہ ایڈورڈ حکمران سلاطین جرمن[۵۱] و روس و ہسپانیہ[۵۲] و ناروے[۵۳] سیکس کوبرگ[۵۴] و ہسی[۵۵] کے ماموں تھے اور اگر اس لفظ کو بالکل تھوڑی وسعت دیدیجاوے تو وہ شاہان رومینیا[۵۶] و ہوہنلولنگنبرگ[۵۷] و سویڈن و یونان و سیکس میگن[۵۸] کے بھی ماموں تھے۔

اسی وسعت رشتہ داری کے سبب سے ملکہ وکٹوریہ[۵۹] کو کثرت آل و اولاد کی نصیب ہوئی اور جن کے بچون اور پوتون اور پر پوتون کی تعداد اسّی سے کم نہ تھی اس بڑے کنبہ مین ستّر سے زائد لوگ ابھی تک زندہ ہین اور ان سب کی شادیان ہو جانے سے رشتہ داری کا سلسلہ یورپ کے ہر ملک سے ہوگیا اور بوجہ بزرگ ہونے کے بادشاہ ایڈورڈ کا مرتبہ یورپ کے ممالک کے درباروں مین ایسا ہوگیا کہ کسی ہادی یا حکیم یا دوست کا ہوتا ہے۔

مگر تمام یورپ مین صرف دو ملک ایسے تھے جن کے ساتھ بادشاہ ایڈورڈ کا کوئی رشتہ قرابت کا نہ تھا صرف بادشاہی کے لحاظ سے اُن ممالک کے ساتھ ارتباط تھا۔ یہ ممالک ٹرکی و سرویا ہین۔ پوشیدہ نہین ہے کہ ان دونون ممالک کے فرمانروایان ہمیشہ ساعی اس امر کے رہے کہ بادشاہ مرحوم کے ساتھ سلسلہ اتحاد کا پیدا کرین۔ مگر

---

۵۱ German ۵۲ Spain ۵۳ Norway ۵۴ Saxe-Coburg ۵۵ Hesse
۵۶ Raumania ۵۷ Hohenlohe-Langenburg
۵۸ Sexe-Meiningen ۵۹ Victoria

بادشاہ مرحوم نے کبھی رغبت کے ساتھ اقرار دوستی کا نہ کیا اور نہ کبھی معاون و مددگار ہو کر اُن ممالک کی طرف توجہ کی کیونکہ ٹرکی کے معزول بادشاہ کی سفاکی اور بیرحمی سے اور بادشاہ پیٹر[۵۱] کے اس فعل سے کہ خون ناحق بنا کر وہ سرویا کے تخت تک پہونچے تھے بادشاہ ایڈورڈ ایسے بیزار تھے جیسا کہ وہ بادشاہ ہو سکتا ہے جس کے ملک مین پارلیمنٹری[۵۲] حکومت ہو۔

بادشاہ ایڈورڈ کی سلاطین یورپ کے ساتھ قرابت قریبہ ہونا ایک ضروری تاریخی واقعہ ہے کیونکہ اس سے پتہ چلتا ہے کہ تمام یورپ مین جو اُن کا ماتم ہوا وہ سچا تھا اور وہ مین دل سے نکلتے تھے جن کی آواز پیرس[۵۳] سے سینٹ پٹرسبرگ[۵۴] تک اُڑ کر سیچانا[۵۵] سے لسبٹن تک پہونچی۔

بادشاہ کے بھائی مرحوم ڈیوک آف اڈنبرا[۵۶] نے (جو بہ لقب ڈیوک آف سیکس کوبرگ[۵۷] گوتھا مشہور کہے جاتے ہین اور جو لقب نواب دولہ صاحب کے سب سے بڑے بھائی کے انتقال کے بعد ہمارے بادشاہ کو ملا) اپنی اولاد چھوڑی جس مین سب سے بڑے صاحبزادے رومینا کی شادی ولیعہد و وارث تخت و تاج کے ساتھ ہوئی تھی۔ اُنکے تیسرے لڑکے کی شادی شاہزادہ ارنسٹ[۵۸] والی ہوہینلوہینگن برگ[۵۹] کے ساتھ ہوئی اور اس طرح پر وہ یورپ کے ایک چھوٹے سے فرمانروا کی بادشاہ بیگم ہو بیٹھین۔

---

۵۱ Peter ۵۲ Parliamentary ۵۳ Paris ۵۴ Petersburg

۵۵ Christiana ۵۶ Duke of Edinbaraaghe

۵۷ Duke of Saxe-Coburg-Gotha ۵۸ Earnest

۵۹ Hohenlohe-Langenburg

بادشاہ مرحوم کے چھوٹے بھائی ڈیوک آف کناٹ[۱۱] کی اولاد نے رشتہ داری کے سلسلہ کو اور بھی بڑھا دیا۔ شاہزادی مارگریٹ[۱۲] زوجہ ولیعہد سویڈن کی اور اُن کی وجہ سے خاندان پلنٹاجنٹ[۱۳] و ٹیوڈر[۱۴] و اسٹوارٹ[۱۵] و ہنوور[۱۶] کا تعلق تاریخی خاندان برناڈوٹ[۱۷] سے اور قدیم خاندان واسا[۱۸] سے ہو گیا جو ولیعہد سویڈن کو اپنے بھائی سے ورثہ مین پہونچا۔

بادشاہ ایڈورڈ کے سب سے چھوٹے بھائی جولی کا لڑکا ڈیوک آف البنی[۱۹] جانشین اپنے چچا ڈیوک آف اڈنبرا[۲۰] کا ہوا اور وہ اسوقت فرمانروا ڈیوک سیکسن کوبرگ گوتھا[۲۱] کا ہے بادشاہ کے چھوٹے بھائی اُن سے کئی سال قبل فوت ہو چکے تھے۔

بواسطہ قرابت خاندان سیکسن کوبرگ گوتھا[۲۲] بادشاہ ایڈورڈ نواسہ بادشاہ لیپولڈ[۲۳] والی بلجیم[۲۴] کے و پرنواسہ بادشاہ پرتگال کے تھے اور بوجہ اُن شادیوں کے جو درمیان بادشاہ بلجین[۲۵] و صاحبزادی لوئی فلپ[۲۶] کے اور درمیان ڈوک ڈی نیمرس[۲۷] اور شاہزادی گوتھا کی ہوئین بادشاہ کو قریبی تعلق ارلیین[۲۸] کے ساتھ پیدا ہو گیا علاوہ برین ڈوک ڈی نیمرس کی لڑکی کاونٹی ڈی الو[۲۹] کی وجہ سے بادشاہ ایڈورڈ کا لابدی تعلق براگنزا[۳۰] کے خاندان سے پیدا ہو گیا۔

سلہ Duke of Connaught ۱۲ Margaret ۱۳ Plantagenet

۱۴ Tudor ۱۵ Stuart ۱۶ Hanover ۱۷ Bernadotte ۱۸ Vasa

۱۹ Duke of Albany ۲۰ Duke of Edinbaraugh

۲۱ Duke of Sexe-Coburg-Gotha ۲۲ Sexe-Coburg-Gotha

۲۳ Leopold ۲۴ Belgiams ۲۵ Belgian ۲۶ Louise Philippe

۲۷ Duc De Nemours ۲۸ Orleans ۲۹ Comte d'Eu

۳۰ Braganza

اسکے بعد خاندان گوتھا[۱] اریلین کے درمیان ایک اور شادی ہوئی یعنی شاہزادی کلیمنٹائن[۲] کا بیاہ ساتھ شاہزادہ اگسٹس[۳] کے ہوا جس کی وجہ سے بلگیریا[۴] کے بادشاہ فرڈننڈ[۵] ہمارے بادشاہ کے رشتہ دار قریبی ہو گئے۔

لیکن عظمت مآب وجلالت مآب قرابت داران سلطانی مین جو بر اعظم یورپ مین موجود ہین اور جو عظمت وجلالت مین ہمارے متوفی بادشاہ کے ہمسر ہین شہنشاہ جرمن ہین جن کے حقیقی ماموں ہمارے بادشاہ تھے۔

یہ رشتہ داری قریبہ تھی کیونکہ بادشاہ ایڈورڈ کی سب سے بڑی بہن جرمن کے شہنشاہ فریڈرک[۶] کو بیاہی تھی اور انھین کے بطن سے قیصر ولیم[۷] پیدا ہوئے مشہور ہے کہ ایک مرتبہ قیصر کے ذہن مین یہ بات آ گئی تھی کہ وہ مستحق تخت انگلستان کے ہین کیونکہ وہ یہ نہ سمجھ سکتے تھے کہ کیا وجہ ہے کہ وہ جو ملکہ وکٹوریہ کی بڑی لڑکی کے سب سے بڑے لڑکے ہین ملکہ وکٹوریہ کے وارث نہ قرار دیے جاوین۔

لیکن مصنوعی دعوی بوجہ اُس اتحاد قلبی کے جو ولیم کو اپنے ماموں کے ساتھ تھا اُنھوں نے بھلا دیا۔

اپنے شاہنشاہ بھانجہ کے اعلیٰ درجہ کی قابلیت اور لا انتہا اوصاف کا بادشاہ ایڈورڈ کو بہت لحاظ و پاس تھا اور قیصر سب سے زیادہ معترف اُن اوصاف کے تھے جو بطور منتظم ملک بادشاہ ایڈورڈ کو حاصل تھے۔

شہزادہ ہنری[۹] والی پروشیا[۱۰] یعنی شہنشاہ جرمن کے چھوٹے بھائی اور بادشاہ

Balgaria [۴] Augustus [۳] Clementine [۲] Gotha-Orlean [۱]

Henry [۹] William [۸-۷] Frederick [۶] Ferdinand [۵]

Prussia [۱۰]

ایڈورڈ کے دوسرے بھانجہ کی شادی اُن کے رشتہ کی بہن شاہزادہ حسی[۱] کے ساتھ ہوئی اور قیصر کی دو بیٹیوں کی شادی ساتھ شاہزادہ سیکس مینگن[۲] و ڈیوک آف اسپارٹا[۳] کے ہوئی جو یونان کے ولیعہد ہیں۔

متوفی بادشاہ کی رشتہ داری گرینڈ ڈیوک آف حسی[۴] کے ساتھ اسطرح پہ ہوئی کہ اُن کی حقیقی بہن شاہزادی ایلس[۵] کی شادی گرینڈ ڈیوک کے باپ کے ساتھ ہوئی تھی لیکن شادی کی وجہ سے ایک اور دلچسپ قرابت پیدا ہوئی حالانکہ بعد کو طلاق بھی ہوگئی کیونکہ حکمران گرینڈ ڈیوک[۶] (یعنی بادشاہ کے حقیقی بھانجہ) کی پہلی بی بی بادشاہ کی بھانجی تھیں کیونکہ وہ ڈیوک آف اڈنبرا[۷] کی لڑکی تھیں۔ اُنکے ذریعہ سے اور ایک رشتہ اُس کے ساتھ پیدا ہوتا ہے کیونکہ وہ اس وقت گرینڈ ڈیوک آف سائرل[۸] کی بیگم ہیں۔

روس کی بادشاہ بیگم و شاہزادی لوئی آف بٹنبرگ[۹] و گرینڈ ڈچز سرج[۱۰] آف رشیا[۱۱] سب لڑکیاں شاہزادی ایلس[۱۲] کی ہیں اور بھانجیاں بادشاہ متوفی کی ہیں جنکو اس طور کے قدیم انداز کی پیچ در پیچ قرابت داری سے مسرت حاصل ہوتی تھی اپنی بہن شاہزادی بیٹرس[۱۳] کے ذریعہ سے بادشاہ ایڈورڈ اسپین کے بادشاہ الفنزو[۱۴] کے ماموں تھے جن کی شادی سے سب صاحبان واقف ہیں کہ اُن کی لڑکی

---

[۱] Hesse [۲] Saxe-Meiningen [۳] Duke of Sparta

[۴] Grand Duke of Hesse [۵] Alice [۶] Grand Duke

[۷] Duke of Edinbaraugh [۸] Grand Duke of Cyril

[۹] Louise of Battenberg [۱۰] Grand-Duches Serge [۱۱] Russia

[۱۲] Alice [۱۳] Beatrice [۱۴] Alphonso

شاہزادی وکٹوریہ[1] ایوجین جولیا انیا کے ساتھ ہوئی ۔

بادشاہ ایڈورڈ کی شادی شاہزادی الگزنڈرا کے ساتھ ہونے سے قرابت دیگر شاہی خاندانون کے ساتھ پیدا ہوگئی اور موجودہ قرابت داریان اور بھی مضبوط ہوگئیں - سب صاحبان کو معلوم ہے کہ بڑی بیگم صاحبہ سابق بادشاہ ڈنمارک[2] کی صاحبزادی ہین پس فرمانروائے حال ڈنمارک نسبتی بھائی ہمارے متوفی بادشاہ کے ہین - بڑی بیگم صاحبہ کے ایک بھائی بادشاہ یونان کے ہین اور ایک اور تیسرے بادشاہ ہاکن[3] والی ناروی[4] بادشاہ ڈنمارک کے لڑکے ہین پس یہ بھی ایک بھانجے ہوے یورپ کے ماموں کے اور شاہزادی ماڈ[5] کے ساتھ شادی ہوجانے سے داماد بھی ہوگئے ۔

روس کی شاہزادی جوان زار حال کی ہین سالی بادشاہ ایڈورڈ کی ہین اور زار رشتہ کے بھانجے ہین ۔

ڈیوک آف کمبرلینڈ[6] بھی متوفی بادشاہ کے رشتہ دار تھے کیونکہ اُن کو بڑی بیگم صاحبہ کی چھوٹی بہن بیاہی تھین - ان ڈیوک آف کمبرلینڈ کو یہ دعوی ہے کہ وہ ہنور[7] کے بادشاہ اور ڈیوک آف برنسوک[8] ہین اور انگلستان مین بھی اُنکا شمار ایسے شاہزادگان مین ہے جو منصب ڈیوک[9] کا رکھتے ہین مگر جو بوجہ غیر ملکی ہونے کے ہاوس آف لارڈس[10] مین داخل نہین ہوتے - اس شادی کی وجہ سے بادشاہ ایڈورڈ

---

[1] Victoria Eugenic Julia Ena
[2] Denmark
[3] Haakon
[4] Norway
[5] Maud
[6] Duke of Cumberland
[7] Honover
[8] Duke of Brunswick
[9] Duke
[10] House of Lords

ماموں شاہزادہ میکسملین[۵۱] والی بیڈن[۵۲] اور گرینڈ ڈیوک مکلن برگ شیورن[۵۳] کے ہوئے کیونکہ انھین سے جو شاہزادیان پیدا ہوئین اُن کی شادیان ان شاہزادون کے ساتھ ہوئین - مگر خاندان کمبرلینڈ[۵۴] ہمیشہ سے قریبی رشتہ دار بادشاہ ایڈورڈ کے رہتے ہین کیونکہ وہ اولاد ہین انگلستان کے بادشاہ جارج سیوم کی -

لیکن اس شجرہ کی شاخین اتنی دور پہونچی ہین جتنی دور برویو دار درخت کی شاخین پہونچتی ہین - بڑے گرینڈ ڈچز آف میکلنبرگ اسٹریلیٹز[۵۵] (جو سب سے اخیر یادگار انگلستان و جرمن کے شاہی خانوادہ کے ہین - اور جو ڈیوک آف کیمبرج[۵۶] کی سب سے بڑی بہن تھین اور خالہ زاد بہن ملکہ وکٹوریہ کی تھین) باعث سے اُس رشتہ کے جو اسوقت درمیان بادشاہ انگلینڈ و گرینڈ ڈیوک آف میکلن برگ واسٹریلیٹز[۵۷] کے ہے جو بھتیجے ہین متوفی بادشاہ کے اور ولیعہد مانٹی نیگرو[۵۸] کے ہین جنھون نے اُس فرمانروا کی بھتیجی سے شادی کی ہے -

ڈیوک آف کیمبرج کی سب سے چھوٹی بہن تھی جو ڈچز آف ٹیک[۵۹] کا حال سب صاحبان کو معلوم ہے کہ وہ ملکہ میری کی والدہ تھین -

ملکہ معظم کی مان ڈچز آف کینٹ[۶۰] جو ڈیوک آف سیکس کوبرگ سالفیلڈ[۶۱] کی لڑکی اور

[۵۱] Maximilian [۵۲] Baden

[۵۳] Grand Duke of Mecklenburg-Schwerin [۵۴] Cumberland

[۵۵] Grand Duchess of Mecklenburg-Strelitz

[۵۶] Duke of Cambridge

[۵۷] Grand Duke of Mecklenburg-Strelitz [۵۸] Montenegro

[۵۹] Duchess of Teck [۶۰] Duchess of Kent

[۶۱] Duke of Saxe-Coburg-Soalfield

شاہزادہ لیننگن[1] کی بیوہ بھتیجن اُنکی وجہ سے بادشاہ ایڈورڈ قریب کے رشتہ دار مندرجہ ذیل رئیسون کے ہوگئے - خاندان منسڈارف پونلی[2] وکینسکی[3] خاندان شاہزادہ لوئنس ہٹین[4] نکولسبرگ وکاونٹ البرٹ[5] منس ڈارف[6] سفیر اسٹریا وشاہزادی ایپونی[7] -

بادشاہ ایڈورڈ کی قرابت بادشاہ پرتگال کے ساتھ بوجہ اُن کے باپ مرحوم نواب دولھا صاحب کے ہوئی کیونکہ بادشاہ مینول[8] پرپوتی شاہزادہ فرڈنینڈ[9] والی سیکس کوبرگ گوتھا کی ہین اور اسوقت فرمانروا و بادشاہ پرتگال کی ہین جنکی شادی شاہزادی میری ثانی کے ساتھ ہوئی - یہ بات قابل یاد رکھنے کے ہے کہ حق کے لحاظ سے ایسی شاہزادی کو فرمانروا پرتگال کا ہونا چاہیے تھا مگر خاندان سیکس[10] گوبرگ گوتھا کی رشتہ داریون کی کوئی انتہا نہین ہے - اُنھین کی وجہ سے متوفی بادشاہ کی رشتہ داری حسب ذیل رؤسا و فرمانروایان کے ساتھ ہوگئی - بادشاہ سیکسنی[11] و شاہزادی ہوہنزولرن[12] و ڈچز آف ہولسٹین آگسٹن برگ[13] و ڈچز آف اورلیس[14] و بڑی ملکہ صاحبہ پرتگال شاہزادہ فرمانروا ے تھرن[15] و ٹیکسیس[16]

Kinsky [3] Mensdorff-Ponilly [2] Leiningen [1]
Heridetary Prince of Lowenstein-Werthein [4]
Count Albert [5] The Prince Von Dietrichotein-Nicolsburg
Manoel [8] Apponyi [7] Mensdorff [6]
Saxe-Coburg-Gotha [10] Ferdinand of Saxe-Coburg Gotha [9]
Hohenzollern [12] Saxony [11]
Duchess of Orleans [14] Duchess Holotein Augustonburg [13]
Taxis [16] Thurn [15]

(بادشاہ بلگریا[1] ڈچز[2] آف بویریا - بادشاہ بلجین[3] (جو باپ کی طرف سے سکسین گوبرگ[4] نسل سے ہین) حکمران ڈیوک سلس وگ ہولسٹن[5] و ملکہ حال جرمنی (جن کا تعلق دیگر رشتون کی وجہ سے بھی ہے) و کاؤنٹ گلیچن[6] ملکہ الیگزینڈرا سے رشتہ داری کا واسطہ عجیب اتفاقیہ طور پر ہو گیا ہے اس طرح پر کہ وہ شاہزادہ الگزینڈر آف ٹیک[7] کی بیگم صاحبہ کی خالہ زاد بہن ہین اور ایک سلسلہ سابق شاہزادی ایوجنس[8] سے بھی پیدا ہوتا ہے اس طرح پر کہ وہ بونا پارٹ[9] کے خاندان کی یادگار رہین بذریعہ شاہزادی میتھلائید[10] کے جن کی ماں فریڈرک[11] کی اولاد سے تھین جو ملکہ وکٹوریہ[12] کے رشتہ کے بھائی تھے -

رشتہ داریون کے اس وسیع میدان کے متعلق یہ بات قابل ذکر ہے کہ زمانہ حال کے شجرہ نویسان کا یہ قول ہے کہ اسوقت ۳۵۷۶۳ اشخاص ایسے زندہ موجود ہین جو فخر اس بات کا کر سکتے ہین کہ وہ متوفی بادشاہ ایڈورڈ[13] کے رشتہ دار ہین - لیکن حلقہ رشتہ داریون کا خاص کر متوسط زمانہ کے سلاطین اور خاندان اسٹوارٹ[14] کے ذریعہ سے وسیع ہو کر اولاد کی کثرت ہو گئی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے سلسلہ مین تذکرہ ان خطابات و اعزاز کا کیا جاوے جو اپنے نو برس کے عہد سلطنت مین بادشاہ ایڈورڈ[15] نے عطا کیے -

اتنے مختصر لیکن منتج بہ نتائج کثیرہ عہد مین انھون نے صاحبان علم و دانش کی

---

[1] Bulgaria [2] Duchess of Baveria [3] Belgeans [4] Saxe-Coburg [5] Duke of Schles-wig Holstein [6] Count Gleichen [7] Alexander of Teck [8] Eugenic [9] Bonaparte [10] Mathilde [11] Frederick [12] Queen Victoria [13] King Edward [14] Stuart

وہ عزت افزائی فرمائی جیسی کبھی نہ ہوئی تھی ۔مناصب سرداری و نوابی متانت و فیاضی کے ساتھ عطا کیے گئے لیکن شرف اُنھیں لوگوں کو دیا گیا جو مستحق انعام کے تھے ۔

اس وقت ۱۱۸۲ سرداریاں ہیں اُن میں سے ۶۲۴ بادشاہ[۱] ایڈورڈ نے اپنے عہد میں عطا کیں ۔علاوہ اُن کے ۳۰۴۱ مناصب بیرن[۲] و ساٹھ ۶۰ پیر[۳] عطا کیے، اور تجارت و علوم و صیغۂ وزارت کی عزت افزائی کی جس سے خبر اس بات کی نکلتی ہے کہ رعایا جس قدر کوشش و ترقی کرتی تھی اُسی قدر بادشاہ اُن کی عزت افزائی کرتے تھے ۔

---

[۱] King Edward [۲] Baronetries [۳] Peerages

باب شانزدہم

بادشاہ فصیح البیانی مین کیسے تھے

بادشاہ ایڈورڈ[٥١] کی اسپیچین معمولی معقول پسند تقریرون مین ایسا پایہ رکھتی ہین جن سے دوسرون کو سبق لینا چاہیئے - وہ یہ نہ سمجھتے تھے کہ تقریر کی غرض سے تقریر کو طول دیا جاوے بلکہ بولتے اسوجہ سے تھے کہ کچھ بولنا اُن پر فرض ہوجاتا تھا منجملہ بہت سی اسپیچون کے جو انھون نے اُس زمانہ مین ارشاد فرمائین جب بطور قائم مقام اپنی ملکہ معظمہ والدہ اپنی مان کے اُن کو اجازت ہوئی کہ قومی معاملات کے متعلق اسپیچ دیا کرین اور یہ کام اُس وقت تک کرتے رہے جب وہ یادگار دن آیا کہ وہ خود زیب دہ اورنگ شہریاری ملک برطانیہ کے ہوئے اور اس تمام مدت کی تمام اسپیچون مین ایک جملہ بھی ایسا نہین ملے گا جو قابل نکال ڈالنے کے ہو اور نہ ایک لفظ بھی ایسا نہ دکھائی دے گا جو بیکار استعمال کیا گیا ہو مین اس سے پہلے بیان کرچکا ہون کہ بادشاہ نے خوش بیانی کا سبق عالم جوانی مین لیا تھا اور کئی مرتبہ بمقام ایوان بکنگھم شاہی[٥٢] تھیٹر ڈائننگ روم[٥٣] کی اسپیچ پر آکر خوش بیانی کی مشق کی اور اُسوقت کے لیے طیار ہوگئے تھے جب اُنکا فرض مجبور کرنے والا تھا کہ سامعین کے سامنے کھڑے ہوکر باقتضاے ضرورت اسپیچ دیوین -

اُنکی عمر سترہ سال کی تھی جب بار اول جلسہ عام مین اُنھون نے اسپیچ کہا - یہ وہ

---

[٥١] King Edward [٥٢] Buckingham Palaces

[٥٣] Theatre Royal Back Dining Room

موقع تھا جب اُنھون نے پرنس[1] آف ویلز کے رویل[2] رجمنٹ کناڈین کو بمقام شارن کلف[3]
جھنڈا عطا کیا بعد اس کے کہ وہ نمایان کامیابی میدان کریمیا[4] مین حاصل کر چکے تھے۔
حاضرین جلسہ مین ایک صاحب کا بیان ہے کہ الفاظ صفائی کے ساتھ اور
علیحدہ علیحدہ ادا کیے گئے اور بہ موقع مناسب الفاظ پر زور بھی دیا گیا اور اظہار تردد
یا بزدلی کا نہ ہوا۔ اسپیچ مین بہ نظر انکسار بادشاہ نے اپنی نوجوانی اور ناتجربہ کاری
کا ذکر کیا اور اس کا یہ اثر ہوا کہ بادشاہ نے سامعین کے قلوب پر قبضہ پا لیا۔
اُسوقت سے بادشاہ ایڈورڈ[5] نے بہت سے نامی گرامی اسپیچ ارشاد فرمائے اور
ان اسپیچون کو لوگ اُسوقت تک یاد رکھین گے جب تک ایڈورڈ[6] صلح کن کی یاد دنیا
مین قائم رہے گی۔
بادشاہ کی نہایت نامی گرامی اسپیچون مین سے صرف مندرجہ ذیل خلاصہ کے
لکھنے کی اس مختصر کتاب مین گنجایش ہے۔

صلحمندی پر

مجھکو یقین ہے کہ جون جون شائستگی ترقی کریگی مذہب عیسائی کی تعلیم کا اثر لوگون
کے قلوب پر ایسا پڑے گا جس سے محبت اور صلحمندی خود بخود پیدا ہوگی تمام اقوام
کی تندرستی اور خوشی اور اصلی ترقی صلح پر منحصر ہے اور مین ہمیشہ دست بدعا
رہتا ہون کہ میرا ملک جنگ کے مصائب اور تکالیف سے محفوظ رہے کیونکہ زمانہ حال
مین لڑائی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ لکھوکھا آدمی تباہ و برباد ہوجاتے ہین۔

Royal Canadian Regiment ۲ Prince of Wales ۱
Edward ۶ King Edward ۵ Crimea ۴ Sharncliffe ۳

مذہب کی قوت پشتیبان ہے جملہ امور کی جو کسی خاندان کی معاشرت مین پیش آسکتے ہین - مذہب کی روسے جو تعلیم اخلاق کی دیجاتی ہے اُسکا اعلیٰ اور جانبخش اثر جملہ مدارج کے انسانون پر پڑتا ہے اور مذہب کے ذریعہ سے جو تعلیم نوعمر آدمیون کو دیجاتی ہے وہ اُن کا چال چلن درست کرنیکے لیے نہایت ہی بیش بہا ہے

باشندگان نارفک کو مخاطب کرکے فرمایا

آپ سب صاحبان واقف ہین کہ مجھکو ہمیشہ کونٹی[۱] نارفک کے ساتھ تعلق رہا ہے - شروع زمانہ سے نارویچ[۲] اس پرگنہ کے کاروبار کے لیے اصلی مرکز رہا ہے یہان بہت سی خرابیان بھی ہوئین اور اس مقام کی شہرت اس وجہ سے بھی ہے کہ یہان کے لوگ بہت سے کارخانجات کے بانی ہوئے -

آپ کا باشان جامع گرجا اور آپ کے بہ کثرت گرجا گھر اور اُن کی نفیس یادگارین شہادت آپ کی دینداری اور آپ کے مورثان کی فیاض طبعی کی دیتی ہین اور آپ صاحبان نے جو کارخانجات کثرت کے ساتھ قائم کیے ہین وہ شاہد ہین کہ آپ کام مین مستعد ہین اور آپکی ہنرمندی وجرأت کم نہین ہوئی گو اُس کا رجحان دوسری جانب ہوگیا ہے -

مین یہ دیکھکر خوش ہون کہ نارفک[۳] کے لوگون نے سپاہیانہ ہمت کو کم نہین کیا جو خاصہ مشرقی پرگنات کے لوگون کا ہے اور یہ کہ مثل سابق کے اب بھی اُن کی یہ آرزو ہے کہ اپنے ملک کا کام جوش و خیرخواہی کے ساتھ کرین -

[۱] County of Norfolk
[۲] Norwich
[۳] Norfolk

گوبندہ لڑکون سے

بادشاہ یہ دیکھ کر بہت خوش ہوئے کہ گوبندہ اطفال اپنے اول سالانہ پریڈ[۱] کی تقریب انجام دے رہے ہین - براہ مہربانی آپ لڑکون کو یقین دلادین کہ بادشاہ کو اُن کے ساتھ کمال دلچسپی ہے اور اُن سے کہدیجیے کہ اُنکے عمر رسیدہ ہونے پر جب مجھ کو اُنکی ضرورت پڑے گی تو یہ دیکھکر خوش ہونگا کہ ایام طفولیت مین اُنھون نے حب الوطنی کی ذمہ داری اور خوش گوار تہذیب کا جو سبق لیا ہے وہ اُن کو اس قابل کردیگا کہ مرد ہو کر وہ اپنے فرض کو ادا کرین گے جب مملکت پر کوئی خطرہ آپڑے گا -

مقام رگبی[۲] مین مدرسے کے لڑکون سے

رگبی[۳] مشہور ہے نہ صرف اس وجہ سے کہ یہان کے طالب علمان کامیاب ہوتے ہین اور نہ صرف اس وجہ سے کہ یہان عالم و فاضل پیدا ہوتے ہین بلکہ زیادہ تر اسوجہ سے مشہور ہے کہ یہان کے لوگون کے خیالات نسبت شخصی اعزاز و ہمت مردانہ و فیاضی عامہ کے بہت اعلیٰ پیمانہ کے ہین اور یہی ایسے صفات ہین جنکی وجہ سے ہمارے ملک کے مدارس کی یہ شہرت ہے کہ نفیس ترین تعلیم جیسی ہمارے یہان دیجاتی ہے ویسی دنیا مین کہین میسر نہین ہوتی - یہ اوصاف اور یہ خیالات آپ کے مشیرون نے نہایت محبت کے ساتھ آپکو سکھلائے ہین اور یہ نفیس خیالات جو پشت در پشت آپکی اولاد کو پہونچتے آئے ہین اُنھون نے رگبی کا گہرا سلسلہ نہ صرف اس مملکت مین بلکہ تمام دنیا مین جما دیا ہے -

---

[۱] Parade
[۲] Rugby
[۳] ۲-۳-۴

آپ صاحبان سے جو میری تقریر کو سُن رہے ہین میری یہ التجا ہے کہ چند سالون مین آپ مدرسہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر ٹہل جاوینگے تو اُس حالت مین بھی ان خیالات کو اپنا رفیق بنائے رکھیے اور ان خیالات کو دور و دراز مقامات مین جہان آپ کا مقدر آپ کو لیجاوے اپنے ساتھ لیتے جائیے اور اپنا فرض سمجھیے کہ آپ اپنے مدرسہ کے نام کو قائم رکھین اور ثابت کردیوین کہ آپ لائق جانشین اپنے لائق موژنان کے ہین"

تعلیم پر

"یہ بات آسان نہین ہے کہ پورا اندازہ اُن دور تک اثر رکھنے والے فوائد کا ہوسکے جو ایسے درس گاہ سے حاصل ہوتے مین کنگس لین[ا] اور ویسٹ[۲] نارفک[۳] کے نوجوان لوگ جن کو آپ دور و دراز مقامات پر بھیجتے ہین - اپنی تمام زندگی مین اُس تعلیمی اثر کو فراموش نہین کرسکتے جسنے اُن کے قیام اسکول کے زمانہ مین اُنکی رہبری کی -

اِس وقت اُن کی عمرون کا وہ زمانہ ہے جب ہر بات کا دل پر اثر پڑجاتا ہے لیکن یہان کے اُستادون کی تعلیم کا اثر اُن کے دلون پر اُس وقت بھی رہے گا جب کہ بعد کے حاصل کیے ہوے تجربات کو وہ لوگ بالکل فراموش کردین گے -

اعلےٰ تعلیم پر

"مجھکو کامل امید ہے کہ اخلاق وسچائی و خودداری کی اعلیٰ تعلیم مین بھی کمی نہ کی جاوے گی آپ کے مدرسہ کے نسبت جو روایات مشہور ہین اور جو ٹیچھلی پشتون سے زبان زد خلائق ہو رہی ہین ایسی ہین کہ وہ آپ کو مدد دین گی کہ اُن کے ذریعہ سے خیالات اعزاز و حب الوطنی کے پیدا کیجیے جن کی وجہ سے اس ملک کا اعزاز

[ا] King's Lynn [۲] West [۳] Norfolk

دنیا کے سب حصون مین کیا جاتا ہے۔

جہان کہین آپ کے شاگرد جاوین گے وہ صرف یہی یاد نہ رکھین گے کہ آپ کے احسان کا اُن پر کتنا بار ہے بلکہ یہ بھی یاد رکھین گے کہ انگلستان کے احسان کا بار اُن پر کس قدر ہے۔

تیمارداری مریضان

خوش نصیبی سے یہ بات عرصہ دراز سے مان لی گئی ہے کہ تکلیف اور بیماری کو دفع کرنے کے لیے اچھی تیمارداری نہایت ضروری امر ہے اور یہ کہ قوم اور جماعت کے لیے مفید ہے کہ وہ تدابیر اختیار کیے جاوین کہ تجربہ کار اور قابل تیمارداری کرنے والی عورات بہ کثرت مل سکین اور اُن کے ساتھ وہ مراعات کیے جاوین اور اُنکی آیندہ کی ترقی کا ایسا اچھا بندوبست کیا جاوے کہ وہ اُس کی وجہ سے اس پیشہ کو ترک نہ کرین۔

کسی پیشہ مین اظہار اطمع کی محنت کا اسقدر نہین ہوسکتا جیسا کہ پیشہ تیمارداری مین ہوسکتا ہے اور درحقیقت بہت سختی ہو اگر ایسی عورات جنھون نے اپنی عمر کے بہترین سال نفس کشی کے خدمات مین صرف کیئے اسطرح پر کہ مریضون کے بستر پر اُنکی خدمت کی اور امداد ایسے لوگون کی کرتی رہین جو خود اپنی مدد نکر سکتے تھے۔ عالم ضعیفی مین جب کام کرنے کی قوت اُنکو نہین رہتی حالت افلاس مین چھوڑ دی جاوین گو وہ حالت بالکل گداگری کی نہ ہو۔

چال چلن پر

یہ بات اس ملک کے لوگون کے چال و چلن کی وجہ سے ہے کہ دنیا کے سب

حصوں میں خطرہ و مشکل کے وقت اُن کی عزت کیجاتی تھی خوش نصیبی سے انگلینڈ مین کبھی کمی ایسے آدمیوں کی نہین ہوئی جنہین جو ہر ایمانداری و قابلیت کا موجود ہوا اور یہ لوگ ایسے ہین کہ بلا کسی معاوضہ کے رضامند ہین کہ اپنا وقت اور اپنی طاقت حکومت خود اختیاری کے کاموں مین صرف کرتے ہین۔

ہمت و محنت و مستقل المزاجی بنیاد وقار و منزلت کی پڑتی ہے۔

بنام طالبعلمان اٹن کالج [1]

طالبعلمان کالج ہذا کی متواتر کامیابیوں سے مابدولت کو ہمیشہ خاص خوشی حاصل ہوئی اور مابدولت کو ہمیشہ یہ فکر رہی کہ جب تک وہ کالج مین تعلیم حاصل کرین وہ تندرست رہین اور عمر رسیدہ ہونے پر وہ کامیاب اور نیکنام ہون۔

اس وقت جو لوگ میرے سامنے موجود ہین اُن مین سے کوئی شک نہین ہے کہ بعض صاحبان سلطنت مین جلیل القدر عہدون پر فائز ہون گے اور مثل اپنے پیروان کے امتیاز حاصل کرین گے۔ دیگر صاحبان مابدولت کی افواج مین داخل ہوکر شجاعت و نام آوری کے ساتھ کام کرین گے یا دوسری صنعت یا شغل یا علم مین مصروف ہونگے۔

اُن کی کامیابی اور شہرت جس کا چرچا ہر شخص کی زبان پر جاری ہے اور سب سے بڑی یہ بات ہے کہ اُس کا اقتباس خود آپ کے دل اور آپ کے باطن کو ہوتا ہے وہ بالکل منحصر ہے اُس استعمال پر جو آپ اُن ذرایع کا کرین جو بافراط آپ کی ذات مین پیدا کردیے گئے ہین تاکہ آپ اپنے دلون کو اور اپنے اجسام کو آراستہ و پیراستہ کرین اور اپنے چال و چلن کو درست کرین۔

[1] Eton College

اس کے بعد آپ جس پیشہ کو چاہیں اختیار کریں مگر آپ صاحبان کو یہ موقع تو ضرور ملے گا کہ اٹن[لـ٥٣] کو آپ وہ تمام علم ولیاقت حاصل کرکے چھوڑیں جن سے انسان انگلش جنٹلمین[لـ٥٢] بنتا ہے اور آپ کو وہ تربیت ملجاوے گی کہ آپ اپنے دلوں پر قابو رکھ سکیں اور دوسروں کی وفا کا خیال رکھیں اور خانگی اور سرکاری جو کام آپ پر آپڑے سے بلا عذر اُس کو انجام دیں جو ہماری قوم کا خاصہ ہے۔

مجھکو آپ سے امید ہے کہ آپ اُس تعلیم اور اُس تربیت کی قدر کریں گے اور اُس کو بطرز احسن کام میں لاوینگے۔ آپ اپنی پیش نظر مثال اُن بہادر آدمیوں کی رکھیں جن کی یاد ہمیشہ اس عالی شان امارت سے دنیا میں قائم رہیگی اور جن کے ناموں کی ہمیشہ عزت ہو گی۔

اُن لوگوں نے اپنی قیمتی جانوں کو نہایت کھلادلی کے ساتھ صرف ایک غرض حاصل کرنے کے لیے قربان کردیا اور وہ خواہش یہ تھی کہ ملک کا فائدہ ہو اور مردانہ وار بلا خوف اس غرض کے حاصل کرنے میں انھوں نے اپنی جانوں کو نثار کردیا اپنی حیات کے زمانہ میں اور بعد اپنی جانیں قربان کرنے کے انھوں نے اُن اوصاف حمیدہ کو قائم رکھا جس کی وجہ سے اُن کا نام ہماری تواریخ میں مشہور ہے۔ اب آپ کے ہاتھ میں ہے کہ اُن نام وری کی باتوں کو قائم رکھیں۔ میری تمنا ہے کہ آپ لوگ ثابت کردینگے کہ آپ اپنے کالج کے سرمایہ ناز ہیں۔

مجرمان کی اصلاح

یہ اچھا ہے کہ مجرم کو سزا دی جاوے لیکن یہ بات اُس سے بھی اچھی ہے کہ مجرم

لـ٥٣ Eton لـ٥٢ English gentlemen

کا چال وچلن درست کردیا جاوے

اپنی خود مدد کرنا

کفایت شعاری اور پیش بینی کی عادت اور خودسری اور خودامدادی کے شعار کو ترقی دینا چاہیئے جو ایسے صفات ہین جن کی ضرورت بدرجہ غایت پڑتی ہے اس لیے کہ قوم کی حالت درست ہو۔ یہ ایسی بات ہے جس سے ملکہ معظمہ کو اور خود مجھکو ہمیشہ نہایت ہی دلچسپی رہتی ہے۔

زراعت

ابتداے عمر ہی سے مجھکو شوق ہو گیا کہ زراعت کے متعلق جملہ امور مین دل لگاؤن اور مجھکو پوری واقفیت اُن مشکلات سے ہے جو اُن کے پیشہ کا کام کرنے مین کاشتکارون کو لاحق ہو جاتی ہین۔

امریکہ کے اتحاد پر

مجھکو خوشی ہے کہ آپ کے تشریف لانے سے اُس اتحاد کو ترقی ہو گئی جو درمیان برطانیہ اعظم و امریکہ[1] کے چلا آتا ہے کیونکہ یہ ایسا معاملہ ہے جس کو مین نہایت ہی ضروری سمجھتا ہون۔

حب الوطنی

ملکی افواج کی کامیابی منحصر ہے میری جانباز رعایا کی خوشنودی اور اُن کی فیاض طبعی پر اور مجھکو امید ہے کہ آپ اور آپ کے مفصلات کی انجمنین اس بات مین رعایا کی رہنمائی لبطور احسن کرین گی۔

---

[1] America

آئرلینڈ[۱] کی کاشتکاری پر

مجھکو یقین دلایا گیا ہے کہ اگر بہت سے شریف زمیندار ان جن کو انگلینڈ کا چھوڑنا خوشگوار نہین ہے اور جن کے پاس اس ملک مین بڑے بڑے علاقہ ہین کوئی ایسی تدبیر نکالین کہ یہان آکر اکثر قیام کیا کرین تو ایسا کثیر فائدہ پہونچے کہ جس سے بہتر فائدہ میرے خیال مین نہین آسکتا۔ مجھکو یقین ہے کہ خود اُن صاحبان کو فکر ہے کہ یہان آوین اور میرا یہ بھی خیال ہے کہ رعایا و ہمسایگان کے ساتھ اُن کے تعلق اور برتاؤ کو اچھا ہونا چاہیے۔ مجھ کو یہ بھی بیان کرنا ہے کہ علاقون کی عمارات اور جھونپڑون کی تعمیر مین بہت ترقی ہوئی ہے کوئی شک نہین ہے کہ ان باتون مین ترقی ہوئی ہے مگر ابھی گنجایش زیادہ ترقی کی ہے ہر بات کا حصر رعایا کی فلاح پر ہے اور اگر اُن کے رہنے کا اچھا بندوبست کر دیا جاوے تو وہ صفائی کے ساتھ رہ سکتے ہین اور اُن کے اخلاق درست ہو سکتے ہین مجھ کو امید ہے کہ آپ مجھکو اجازت دین گے کہ اپنے ذاتی تجربہ کا کسیقدر ذکر کرون۔ میرے پاس نارفک[۲] مین ایک چھوٹا سا علاقہ ہے اور مجھ کو خود یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ وہان کے باشندگان کی سکونت کے لیے مناسب موقع پر چھوٹے جھونپڑے طیار کراؤن اور جب مین یہ کام کر چکا تو مجھکو بہت فائدہ حاصل ہوا۔

کاشتکاری ایک ضروری کام ہے

مین صدق دل سے کہتا ہون کہ مجھکو ذاتی شوق اُن تمام امور کا ہے

Norfolk ۲ Ireland ۱

جن کو کاشتکاری سے تعلق ہے - حاضرین میں بہت سے ایسے صاحبان
ہین جن کا مین ہم پیشہ ہون کیونکہ میرے پاس بھی تھوڑی سی آراضی ہے -
اس ملک کے ہر رئیس کے لیے یہ بات غیر ممکن ہے کہ وہ اپنے علاقہ مین
تو سکونت کرے اور کاشتکاری سے شوق نہ کرے یا اُن امور کی طرف توجہ
نہ کرے جن سے اس بڑے ملک کے کسانون کو تعلق ہے - وہ لوگ جنپر ملک
کی بقا اور قیام کا انحصار ہے یعنی افواج بحری اور برّی کے لیے نئے سپاہیان
اُنھین اضلاع مین پیدا ہوتے ہین جہان کے لوگ پیشہ کاشتکاری کیا کرتے
ہین - ما بدولت کے ذہن نشین ہے کہ ہمارے تجارتی اور زراعتی فوائد
منحصر ہین اُس شجاعت اور لیاقت پر جو ہماری بحری اور بری فوج
کو حاصل ہے -

باب ہفتدہم

ایک جلالت مآب سلطان کے متعلق چھوٹی چھوٹی کہانیان

ہفت اقلیم کے مشاہیر مین کسی ایک شخص کی بابت مورخ کو اتنے کثیر حالات معلوم نہین ہو سکتے جتنے کہ بادشاہ ایڈورڈ[1] کی بابت پائے جاتے ہین۔
کہانیون مین بہترین وہ ہین جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بچون کے ساتھ اعلٰحضرت کو خاص انس تھا۔

اعلیٰ حضرت آخر بار کارڈف[2] مین تشریف فرما ہوے تو بہت سے لڑکے مدرسے کے کیرفلی کیسل[3] پر جمع تھے تاکہ شاہی جلوس کو گذرتے ہوے دیکھین۔
جب سواری اعلیٰ حضرت و بادشاہ بیگم کی قریب پہونچی تو ایک چھوٹے سہ سالہ بچے کے ہاتھ سے اس کا رومال گر پڑا اور زمین پر اُڑنے لگا۔ بلا کسی پس و پیش کے اعلیٰ حضرت گھوم پڑے اور رومال کو اُٹھا لیا۔ تھوڑی دیر تک تو رومال کے مالک کو شناخت کرنے مین دقت پڑ گئی اور قریب تھا کہ اعلیٰ حضرت وہ رومال کسی دوسرے بچے کو حوالہ کر دین مگر بادشاہ بیگم صاحبہ متبسم کنان رہ گئین اور رومال کے اصلی مالک کی طرف اشارہ کر دیا۔ انگلستان کے بادشاہ نے اپنے دست مبارک سے بچہ کو اس کا رومال حوالہ کیا اور حاضرین کے مجمع سے نعرۂ خوشی بلند ہوا

[1] Edward [2] Cardiff [3] Caerphilly Castle

ایک روز اقربا۔ خاندان شاہی چاشت کا کھانا تناول فرماتے تھے اور اسوقت بادشاہ کے تین پشتون کے لوگ موجود تھے اور اعلیٰ حضرت گفتگو مین مصروف تھے کہ ایک چھوٹی سی آواز بتکرار کان مین پہونچی۔ وہ آواز یہ تھی۔ وادا۔ وادا تھوڑی دیر تک تو اعلیٰ حضرت گفتگو مین مصروف رہے اور سلاڈ (ایک ساگ کا نام ہے) تناول فرماتے رہے اور کچھ خیال اُس آواز کا نہ کیا جو۔ وادا۔ وادا پکارتی رہی آخر کار اعلیٰ حضرت مجبور ہوگئے کہ دخل در معقولات کرنے والے کی جانب التفات کرین چنانچہ اعلیٰ حضرت نے چھوٹے بچون کی کاہلی کی بابت کچھ باتین زبان مبارک سے ارشاد فرما کر کہا کہ بہتر یہ ہے کہ اُن کی صورتین دیکھی جاوین اور اُن کی باتین نہ سُنی جاوین۔ اس دھمکی سے شاہزادہ خاموش ہوگیا۔

جب کھانا ختم ہوچکا اعلیٰ حضرت نے خوش مزاجی کے ساتھ اپنے صغیر سن پوتے کی طرف دیکھا اور فرمایا "اب کہو تم کیا کہنا چاہتے تھے" بچے نے جواب دیا اب تو دیر بہت ہوگئی۔ اعلیٰ حضرت نے پوچھا۔ کیون۔ شاہزادہ نے کہا۔ اسوجہ سے کہ مین آپ سے صرف یہ بات کہنا چاہتا تھا کہ آپ جس سلاڈ کو کھا رہے تھے اُس پر ایک کیڑا تھا۔ بچے کبھی بادشاہ سے حجاب نہ کرتے تھے کیونکہ بادشاہ کے مزاج مین نرمی اور ملنساری بہت تھی۔ ایک مرتبہ بادشاہ ایک ہفتہ تک ایک کسان کے گھر پر ٹھہرے رہے اور اپنے میزبان کے پوتی کے کہنے سے راضی ہوگئے کہ اُسکی گڑیون کے جدید مکان کا افتتاح اپنے ہاتھ سے کردینگے۔ وقت مقررہ پر وہ لڑکی کھانے کے کمرہ کے دروازہ پر آکر موجود ہوگئی۔ اُس کے ہاتھ مین ایک بڑی کنجی تھی اُس نے آکر کہا کہ

Salad ۵۲ ۔

مقررہ وقت آپہونچا۔

اُسنے کہا۔ بادشاہ چلیے آؤ۔ جلد آؤ ورنہ دیر ہوجاویگی۔ بادشاہ کے کوٹ کا دامن پکڑکر اُس نے کہا آؤ قدم بڑھائے تیز چلے آؤ۔

اور بادشاہ کو اپنے فرایض کا پورا خیال آگیا اور اُنھون نے اُس گرجا کے مکان کا افتتاح اُس متانت کے ساتھ کیا جسطرح کہ وہ کسی گرجا یا کتب خانہ کا افتتاح کرتے

ایک مرتبہ وہ پریسیڈنٹ لوبٹ[۱] کے مہمان تھے اس لیے ضرور ہوگیا کہ وہ اپنے میزبانہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین لے کر کھانے کے کمرہ مین داخل ہون۔ فرانس[۲] کے پریسیڈنٹ کی بی بی کا دل ایسا تھا کہ وہ جلد دھڑکنے لگتا تھا اُس لیے اُس محترمہ نے جلد جلد بہت سے سوالات چھوٹی چھوٹی باتونکے متعلق نسبت بادشاہ بیگم اور خاندان شاہی کے اطفال کے کردیے اور بادشاہ نے اُن سب سوالون کے جوابات ایسے عنوان سے ادا کیے کہ اُس محترمہ کا اطمینان ہوگیا۔

لوبٹ[۳] کی بی بی نے خانگی امور کا پیچھا ابتک نہ چھوڑا بلکہ یہ سوال کردیا "اُپنے لڑکے کو آپ کیا نیا دین گے"؟ بادشاہ نے جواب دیا۔ مین امید کرتا ہون کہ کسی دن مین اُسکو انگلینڈ کا بادشاہ بناؤنگا۔ اس مذاقیہ گفتگو سے اُس نیک مزاج محترمہ کے دلکو تسکین ہوگئی

ایک مذاق ایسا ہوا جس سے بادشاہ خوش بھی ہوئے مگر اُن کو تھوڑی خفت بھی ہوئی۔ ایک روز جب سب لوگ سہ پہر کی چاے نوش کررہے تھے تو بادشاہ کی ایک بھتیجی نے اپنے پاس بیٹھنے والے سے ایک دلچسپ کہانی سُنی جو واقعی نہایت ہی اچھی تھی وفور مسرت سے وہ لڑکی تالیان بجانے لگی اور بول اُٹھی۔ واہ یہ کہانی نہایت

[۱] President Loubet [۲] France [۳] Loubet

اچھی ہے - مین بادشاہ کے سامنے بیان کرونگی - مگر تھوڑی دیر غور کرنے کے بعد وہ لڑکی بولی - ہرگز نہ بیان کرون گی مین ذکر تک نہ کرونگی - کیونکہ جب کوئی شخص چچا سے کوئی کہانی بیان کرتا ہے تو وہ ایک یا دو روز مین بھول جاتے ہین کہ انھون نے دوسرے سے اس کہانی کو سنا تھا اور کتنے پھرتے ہین کہ وہ کہانی انھین کی بنائی ہوئی ہے -

بادشاہ ایڈورڈ کو یہ جوہر حاصل تھا کہ جہان جاتے تھے وہین کے معلوم ہوتے تھے - ایک مرتبہ کے سفر پیرس[1] مین وہ ایک بال[2] مین شریک ہوئے جو کسی خیراتی کام کی امداد کے لیے منعقد ہوا تھا اور بادشاہ کی شرکت سے یقین ہو گیا تھا کہ اُسمین کامیابی ہو - چونکہ اُس بال[3] مین آنے کی سب کو اجازت تھی اسلیے ہر قسم کے لوگ آگئے - رات جیون جیون ہوتی گئی بادشاہ کو معلوم ہوتا گیا کہ اُن کو ہر طبقہ و ہر حالت کے لوگون سے گفتگو کا موقع پیش آگیا ہے چنانچہ اُن مین سے ایک شخص پیرس[4] کا ایک مشہور درزی تھا -

ایک حقارت آمیز لہجہ سے درزی نے سوال کیا "کیا آپ نہین دیکھتے کہ مجمع مین ہر قسم کے لوگ آگئے ہین !!"

قبل جواب دینے کے بادشاہ نے تبسم کیا اور فرمایا "پھر مضائقہ کیا ہے ہم سب کے لیے نہایت دشوار ہے کہ نامی گرامی خیاط بنجاوین - یہ بات آپ کو معلوم ہے"

بادشاہ ایڈورڈ[5] کی عادت تھی کہ کسی سرکاری رسم کے ادا ہونے کے وقت مذاق نہ فرماتے تھے مگر ایک موقع لفظی مذاق کا ایسا پیش آگیا کہ جس کو ہاتھ سے جانے دینا خلاف خاطر ہوا -

---

[5] Edward [3][2] Ball [1][4] Paris

بمقام ایوان بکنگھم[۱] بادشاہ معزز توشہ خانہ کی کمیٹی کو زیادہ عرصہ کی ملازمت کے صلہ میں تمغہ تقسیم کر رہے تھے۔ سپاہی سلسلہ فوجی کے ساتھ نکلتے جاتے تھے اور بادشاہ اُن کو تمغہ دیتے جاتے تھے۔

کچھ عرصہ کے بعد باری ایک معزز و ذی مرتبہ سپاہی کی آئی جس کا نام ٹاٹکنس[۲] تھا۔ بادشاہ نے اُس کے عیسائی نام پر غور کی نگاہ ڈالی وہ نام ٹامس[۳] نہ تھا۔ بادشاہ نے تبسم کیا اور کثرت خندہ سے لب مبارک کھُل گئے۔ سپاہی گھبرا گیا پھر نہایت نرمی سے بادشاہ نے فرمایا۔ آپ سمجھے آپ کو مناسب ہے کہ اپنا نام بدل کر ٹامس[۴] نام رکھیے

ایک مرتبہ بمقام میرن باد[۵] اعلیٰ حضرت ایک دُکان پر جنگل میں قصبہ کے متصل چاے نوش فرما رہے تھے ایک متصل کی میز پر چند اور لوگ بیٹھے تھے اُن میں سے ممتاز مہمان جرمن کا ایک شاہزادہ تھا۔

پھر میز کے پاس جانے اور سامان پہونچانے کا کام ایک نوجوان انگریزی خادمہ سے پڑ گیا اور بادشاہ کی نظر اُس جرمن کے شاہزادہ پر پڑی جو نہایت بدتہذیبی سے ہر مرتبہ باواز بلند اُس خوف زدہ لڑکی سے جب وہ اُنکے پاس پہونچتی تھی یہ کہتے تھے کہ میں تمھاری رپورٹ[۶] کر دونگا۔

اس غیر واجب برتاؤ سے ناراض ہو کر بادشاہ نے سر اسٹانلی کلارک[۷] سے کہا "تم میری طرف سے اس دُکان کے مالک کا شکریہ ادا کرو اور یہ کہو کہ اس دُکان میں میرے ہمراہیوں کو ہر چیز نہایت جلد اور نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ مہیا ہوے۔ اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی جس سے متصل کی میز کے بیٹھنے والوں کو سخت

Thomas [۳-۴] Atkins [۲] Buckingham Palace [۱]
Sir Stanley Clarke [۷] Report [۶] Marienbad [۵]



شاہ ایڈورڈ امیر البحر کی وردی مین

نفرت ہوئی اور وہ نفرت اور بڑھ گئی جب بادشاہ نے ایک اشرفی اُس لڑکی کے ہاتھ پر رکھی۔

متوفی بادشاہ کو ایک خاص بات حاصل تھی - وہ یہ کہ بادشاہ ٹھیک بات کو ٹھیک وقت پر کر ڈالتے تھے۔

ساڑھے تین برس کا زمانہ ہوا کہ بادشاہ بمقام ابرڈین[۱] تشریف لے گئے اور وہاں کے[۲] لارڈ پرووسٹ کو نائٹ[۳] کا تمغہ عطا کیا - چاشت کے وقت جو بعد عطا ہونے تمغہ کے ہوئی بادشاہ مسز[۴] لائین کے قریب بیٹھے جو لارڈ[۵] پرووسٹ کی زوجہ تھیں اور بادشاہ کی نظر میز کے ایک کارڈ پر پڑی جس پر لکھا تھا کہ مسز[۶] لائین کی جگہ میز پر یہ کہاں ہوگی۔

بادشاہ نے اُس بی بی کی صورت کو دیکھ کر تبسم کیا اور فرمایا ضرور ہے کہ میں اس کو بدل دوں - اپنی پنسل سے اعلیٰ حضرت نے لفظ مسز[۷] کو کاٹ دیا اور اُس کے بجائے لفظ لیڈی[۸] لکھ دیا اور پھر نہایت عنایت کے ساتھ وہ کارڈ نئی بنی ہوئی لیڈی[۹] کے حوالہ کیا - اب یہ بات کہنے کی ضرورت نہیں ہے کہ اُس چھوٹے سے کارڈ کو آئندہ سے اُس لیڈی[۱۰] نے بطور ایک نعمت کے سمجھا۔

جہاں خدا نے بافراط خوبیاں بادشاہ ایڈورڈ[۱۱] کو عطا کی تھیں وہاں اُن کی قوت حافظہ کو بھی خاص طور پر بنا دیا تھا - ایک روز رائل یاٹ[۱۲] اسکواڈرن کے باغ میں سیر کرتے کرتے بادشاہ نے دیکھا کہ اُنکے نزدیک ایک ایسا افسر بیٹھا ہے جو جنگ کریمیا[۱۳]

---

۱ Aberdeen ۲ Lord Provost ۳ Knight

۴ ۵ ۶ Mrs. Lyon ۷ Mrs. ۸ ۹ ۱۰ Lady ۱۱ Edward

۱۲ Royal Yacht Squadron ۱۳ Crimea

کے شجاعان کا باقیات الصالحات تھا۔ بادشاہ نے فوراً اُس کو پہچان لیا اور آواز بلند فرمایا۔ تیس برس کے بعد مین نے اس افسر کو دیکھا ہے۔ اُس ضعیف العمر سپاہی سے کہا گیا کہ اعلیٰ حضرت اُس سے بات چیت کرنا چاہتے ہین اور بعد سلام و مصافحہ کے سب سے پہلی بات جو اعلیٰ حضرت نے فرمائی یہ تھی۔

جنرل صاحب کہیئے توپکارہ کا کیا حال ہے۔

بادشاہ کو پُرانے وقتون کا خیال آگیا جب اُس جنرل کو چکارہ بہت پسند تھا اور وہ چاہتا تھا کہ اپنے دوستون کے سامنے چکارہ بجا دے۔

ایک ماہواری رسالہ مین ایک آرٹیکل[۵۱] چھپا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کو مذاقیہ حاضر جوابی مین بھی دستگاہ حاصل تھی۔ کچھ دیر یہ بحث کر کے کہ قیصر ہمارا دشمن ہے اور فکر مجھکو نقصان پہونچانے کی کر رہا ہے کاتب آرٹیکل[۵۲] نے یہ لکھا کہ اہل برطانیہ مین کسی کو مناسب نہین ہے کہ کسی اہل جرمن[۵۳] کی مہربانی قبول کرے۔ بادشاہ ایڈورڈ[۵۴] نے اُس آرٹیکل کو پڑھ کر یاد کیا کہ بمقام کرونبرگ[۵۵] اُنھون نے اپنے بھانجے سے ملاقات کا لطف حاصل کیا تھا اور متبسم ہو کر فرمایا۔ مین سمجھتا ہون کہ اس کے بعد اس آرٹیکل کا کاتب مجھکو کاٹ ہی ڈالے گا۔

جب بہ حیثیت شاہزادہ ویلز[۵۶] بادشاہ نے اپنا نامی سفر امریکہ کا شروع کیا تھوڑی دیر چکاگو[۵۷] مین ٹھہرے جہان قدرتی طور پر لازم آگیا کہ اُس جنگلی شہر کے اکابر بادشاہ کے پاس حاضر ہون مجبوری ہو گئی کہ پھر آنے والے کے ساتھ بادشاہ مصافحہ کرین اور اُس جمہوری سلطنت والے ملک نے ہر طرح کی تدبیر اور فکر کی کہ دوسری مرتبہ

[۵۱][۵۲] Article　[۵۳] German　[۵۴] Edward　[۵۵] Kronberg

[۵۶] Prince of Wales　[۵۷] Chicago

بادشاہ سے مصافحہ کرنے کا شرف حاصل ہوجاوے
ہر شخص کا اطمینان ہوچکا تو جیکاگو کے افسراعلیٰ نے بہ کمال شفقت اپنے شاہی مہمان کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا - اچھا - شاہزادہ صاحب - بڑے میان چلیے کوٹھے پر چلین اور وہان ہانتھوں کو دھوڈالین -

اپنی تخت نشینی سے کچھ دن کے بعد بادشاہ ایڈورڈ[۵۲] نے ونڈسر کیسل[۵۳] مین ایک شریف آدمی کو دیکھا کہ جو تمتون اور امتیازی سکون سے لدا ہوا تھا جس کی اصلی جگہ یہ تھی کہ کھانے کے کمرہ مین ایک سمت کی میز پر بیٹھے ہر روز شام کے وقت وہ شخص وہین بیٹھ جاتا تھا - ایک رات کو اعلیٰ حضرت نے لارڈ نولس[۵۴] کو بلایا اور دریافت کیا کہ اُس شخص کے فرائض کیا ہین - تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اُس شخص کا کام یہ ہے کہ جو شراب اعلیٰ حضرت کے سامنے پیش ہو اُس کو چکھ لیوے اور اسی کام کے لیے اُس کو چھ سو پاونڈ سالانہ تنخواہ ملتی ہے - بادشاہ کو بہت خیال تھا کہ بیکار ملازم کو بھی موقوف نہ کرین لہذا - انھون نے لارڈ نولس[۵۵] کے پاس پیغام بھیجا کہ ہماری خوشی یہ ہے کہ باورچی شراب کو چکھ لیا کرے اور اس شخص کے لیے کوئی دوسرا مفید کام جلد تجویز کیا جاوے -

موٹر[۵۶] کے متعلق جو کہانیان ہین اُنکو خود بادشاہ نے بہت دلچسپی کے ساتھ ترقی دی ہے کیونکہ شروع مین اعلیٰ حضرت ہی نے اُسکی قدر افزائی کی جب دیگر لوگ اُس سواری پر سخت اعتراضات کرتے تھے - بےحد و بیشمار مواقع ایسے پیش آئے کہ موٹر ٹوٹ گیا یا اُس کو کسی اور اُفتاد کا سامنا ہوگیا یا پولیس نے اُسکو روک لیا الغرض

Windsor Castle ۵۳ Edward ۵۲ Chicago ۵۱

Motor ۵۶ Lord Knollys ۵۵-۵۴

طرح طرح کے عجیب وغریب تجربات برداشت کرنا پڑے۔

ایک مرتبہ بادشاہ کی موٹر گاڑی ٹوٹ گئی اور جب اس کی مرمت ہونے لگی۔ اعلیٰ حضرت اُتر پڑے اور مسٹر اسٹونر¹ کے ساتھ ٹہلنے لگے۔ گاڑی ایک چھوٹے سے خس پوش جھونپڑے کے سامنے ٹوٹی تھی اور بادشاہ کو معلوم ہوا کہ گاڑی بہت دیر کے بعد ایسی درست ہو گی کہ سڑک پر چل سکے۔

یکایک جھونپڑے کا دروازہ کھلا اور ایک ضعیف العمر عورت جو صاف تھی اور ایک نیک طبع معلوم ہوتی تھی باغ کے راستہ سے آگئی اور مسافروں سے کہا کہ اُس کے جھونپڑے میں قدم رنجہ فرما کر افتخار میزبانی کا بخشیں۔

لیڈی² نے کہا۔ ہمارے چاے پینے کا وقت قریب آگیا ہے از راہ نوازش اندر تشریف لائیے۔

[باد]شاہ ایڈورڈ نے جو پسند نہ کرتے تھے کہ اُن کے مرتبہ کا خیال کر کے کوئی شخص [اُن] کی خاطر کرے ضعیف العمر لیڈی کے چہرہ کی طرف غور سے دیکھا اور جب سمجھ میں آگیا کہ وہ اُن کو پہچانتی نہ تھی تو اس کی مدارات کو قبول کیا۔

نشستگاہ کے اندر جو توجہ کے ساتھ صاف رکھی جاتی تھی اور جس کا سامان ہوشیاری کے ساتھ سجایا گیا تھا نئے آنے والے کو ایک نوجوان لیڈی ملی جو اُن مسافروں کو دیکھ کر چونک پڑی۔

لیکن بادشاہ کے برتاؤ سے اُس لڑکی کا اطمینان ہو گیا اور جب تک چاے کا شغل جاری رہا دلچسپ گفتگو نسبت ڈراما³ (ناٹک) کے ہوتی رہی — بہت دیر نہ

Drama ¹³ Lady ¹² Mr. Stoner ¹¹

لگنے پائی تھی کہ بگڑے ہوئے موٹر[۵۱] درست ہو کر سڑک پر چلنے کے لائق ہو گئے اور مہمان نوازی کے لیے صادق شکریہ ادا کر کے بادشاہ اُن لیڈیون سے بعد سلام رخصت ہوئے۔

کچھ دنون کے بعد بادشاہ نے اُن جھوپڑے والی لیڈیون کو ایک تھیٹر کی دکان پر دیکھا اور اُن کو شناخت کرنے کی غرض سے لوگون سے سوالات کیے۔ بادشاہ کو معلوم ہوا کہ نوجوان لیڈی[۵۲] ایک اخبار کو مضامین بھیجتی ہے اور ضعیفہ اُس کی ماں ہے ایک یا دو دن کے بعد بادشاہ نے ایک نفیس چھوٹا بروچ[۵۳] (نام ایک زیور کا) اُس اخبار نویسہ کو بھیجا جس پر موٹر کی تصویر بنی ہوئی تھی اور اُس کے چارون طرف ہیرے جڑے ہوئے تھے۔ اُس کے ساتھ ایک کارڈ تھا جس پر یہ عبارت لکھی تھی "مرغوب پیالی چاے کے لیے شکریہ قبول کیجیے"

زمانہ حال مین جو قبیح باتین رائج ہو گئی ہین اُنمین بادشاہ ایڈورڈ[۵۴] کو سب سے زیادہ نفرت تصنع سے تھا۔ بارہا ایسے مواقع پیش آئے جب کسی اصول کی بات پر بادشاہ نے بناوٹ پسند شخص کو جسے بادشاہ کی دوستی پر ناز تھا سخت چشم نمائی کی۔

ایک موقع پر جب بمقام مڈلینڈ[۵۵] بادشاہ ایک جلسۂ احباب مین بطور ممبر شریک تھے وہ مع چند احباب کے گیند کھیلنے کے کمرہ مین گئے۔ ایک چھوٹی سی میز پر کئی بکس سگار کے رکھے تھے اور قریب تھا کہ بادشاہ ایک چرٹ اٹھا کر اُس سے شغل کرتے کہ اتنے مین ایک دوسرے مہمان صاحب بکمال لجاجت آگے بڑھے اسطرح پر کہ بڑھتے جاتے تھے اور سگار کا بکس اپنی جیب سے نکالتے جاتے تھے۔

Midlands ۵۵ Edw... ۵۴ Brooch ۵۳ Lady ۵۲ Motor ۵۱

کیس سگار کا نکالکر اور بادشاہ کو دکھا کر اُنھون نے کہا مین سمجھتا ہون کہ ان سگارون کو آپ زیادہ پسند کرین گے۔

بادشاہ آن واحد مین اُن کی طرف پھر پڑے اور تھوڑی دیر اُنکی صورت لغور دیکھکر جواب دیا جس کے گھر مین کھانا شوق سے کھاتا ہون اُسی کے گھر سگار بھی شوق سے پیتا ہون۔

ایک اچھی کہانی اُس زمانہ کی مشہور ہے جب بادشاہ کو نیزہ سے ہرن شکار کرنے کا شوق تھا۔ لارڈ ولابی ڈی اربی[۱] نے انتظام کیا تھا کہ گلن ہارتھی[۲] کے جنگل مین نیزہ سے شکار رہوا اور نوجوان شاہزادہ کے نئے شوق کی سرگرمی سے خیال ہوگیا کہ شکار بگڑ جاوے گا حتی کہ اُن کے فن شکار کے اُستاد مسٹر کمبل[۳] نے آہستگی کے ساتھ جنگل کے مالک سے کہا۔

ڈونلڈ[۴]۔ شاہزادہ کو روکے رہو مین کھسکتا ہوا کنارہ تک جاؤن اور دیکھ آؤن کہ ہرن کدھر کو گئے ہین۔ ڈونلڈ[۵] نے جواب دیا۔

"شاہزادہ کو رہنے دو۔ شاہزادہ کو رہنے دو۔ مین یہ کام نہ کرونگا۔ آپ خود شاہزادہ کو پکڑے رہین مین کنارہ پر جاکر دیکھ آؤنگا۔ اور مجبوراً مسٹر کمبل[۶] شاہزادہ کو روکے رہے یہانتک کہ وہ نازک زمانہ گذر گیا۔

تاہم ڈونلڈ[۷] کو حیرت ہوگئی کہ اُس دن نوجوان شاہزادہ نے دو نر اور تین مادہ بارہ سنگے شکار کئے۔

ڈونلڈ[۸] نے شاباشی دینے کے لہجہ مین کہا۔ آگے چلکر آپ بہت اچھا

---

[۱] Lord Willoughby de Eresby [۲] Glenarthey
[۳] Mr. Campbell [۴][۵][۷][۸] Donald

شکار کھیلین گے۔

ایک مرتبہ ایک دیہات والی سڑک پر بگھی ہانکتے ہوے بادشاہ کو راہ مین ایک ضعیف العمر عورت ملگئی جس کے پیرون مین زخم تھے۔ چونکہ نیکی اُنکی طبیعت کا خاصہ تھا اُنھون نے کہا کہ وہ عورت مذکورہ کو اپنی گاڑی مین بٹھلالین گے اور یہانتک تو کیا کہ سہارہ دیکر اُس کے بھاری ٹوکرہ کو اپنی گاڑی مین رکھ لیا۔ بادشاہ کے پُرتدبیر سوالات کے جواب سے اُن کو معلوم ہو گیا کہ ٹوکری مین پنیر اور انڈے بھرے ہوئے ہین جن کو فروخت کرنے کے لیے وہ عورت گھر سے باہر نکلی تھی۔

بادشاہ نے کہا مین تازہ انڈے پسند کرتا ہون۔

کیا آپ میرے ہاتھ انڈے فروخت کرین گی۔

اگر قیمت کے عوض مین اپنی ماں کی تصویر آپ کو دون۔

اُس عورت نے نفرت کے لہجہ مین جواب دیا۔ تمھاری ماں کی تصویر میرے کس کام آویگی۔

بادشاہ نے زبان کو روک روک کر گفتگو کی حتی کہ وہ عورت کے جھونپڑے کے قریب پہونچ گئے۔ اور پھر کہا۔ یہ سب منحصر ہے۔ اتنا کہکر اُنھون نے نصف درجن انڈے ٹوکری سے نکال لیے اور ششدر عورت کے ہاتھ مین اُن کے عوض ایک ساورن[1] رکھ دیا۔

بادشاہ ایڈورڈ کو جو تحائف ملے اُنمین سب سے زیادہ وہ ایک بڑی دوات کو پسند کرتے تھے جو ہمیشہ ایوان بکنگھم[2] مین نمایان مقام پر رکھی جاتی تھی۔ اس تحفہ کی

۱؎ Sovereigu ۲؎ Buckingham Palace

تواریخ ایسی ہے کہ جس سے متوفی بادشاہ کی خوش فہمی کا پتہ چلتا ہے۔
بادشاہ خراماں خراماں پکاڈلی سے گزر رہے تھے کہ انکی نگاہ ایک نابینا آدمی پر پڑی جو کوشش کر رہا تھا کہ سڑک کو کاٹ کر نکل جاوے۔ بار بار وہ قدم آگے بڑھاتا تھا کہ کونہ سے نکل جاوے اور بار بار پیچھے ہٹ آتا تھا اور گاڑیوں سے جو سلسلہ کے ساتھ نکل رہی تھیں ڈرجاتا تھا۔ انگلستان کے ہونے والے بادشاہ نے اسکی مدد کی اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اس کو سڑک کے پار کر دیا۔
یہ تحفہ کسی نامعلوم شخص نے بھیجا جس نے شاہزادہ کو نابینا کی مدد کرتے دیکھا تھا اس نے دوات میں ایک تختی لگائی تھی جس پر حسب ذیل عبارت لکھی تھی۔
تحفہ پہونچتے شاہزادہ ولیعہد کو ایسے شخص کی جانب سے جس نے بچشم خود دیکھا جب شاہزادہ نے ایک اندھے کو سہارہ دے کر سڑک کے پار کر دیا۔ یہ تحفہ یادگاری میں ہے ایسے فعل کے جو رحیمانہ تھا اور شایان ایسے شخص کے تھا جو مذہب عیسائی کا پیرو ہو۔

بادشاہ کی نظر ہر بات پر بہت پڑتی تھی

ایک والنٹیر[۲] دن کا افسر کسی دربار میں آیا جہاں مجمع کثیر تھا اُس تقریب کے اعزاز میں اُسنے بالکل نئی وردی طیار کرائی تھی جس فوج کے درزی نے وہ وردی طیار کی تھی اُس نے فیتہ و بٹن لگانے میں تھوڑی سی غلطی کر دی تھی خود افسر ہی کی نگاہ اُس غلطی پر نہ پڑی تھی بلکہ کرنل[۳] کی بھی نگاہ نہ پڑی تھی جس نے اُس افسر کو پیش کیا تھا۔ مگر جب وہ تخت کے سامنے سے ہو کر گذرا بادشاہ نے

Colonel [۳] Volunteer [۲] Piccadilly [۱]

اُس غلطی کو دیکھ لیا اور ایک ضابطہ کی تحریر کے ذریعے ہدایت کی کہ کیا غلطی تھی اور وہ کیونکر درست کی جاوے۔

جزیات کے متعلق بادشاہ کی اچھی یاد ہونے کے بارہ مین ایک اور قصہ مشہور ہے وہ یہ کہ ملکہ وکٹوریہ کے انتقال کے دوسرے دن صبح کے وقت جب بادشاہ پورٹسماوتھ[۵ا] کو تشریف لے گئے حضور نے ملاحظہ فرمایا کہ شاہی جھنڈا نصف بلندی پر اُڑ رہا ہے۔ درحقیقت یہ بات متوفی فرمانروا کے اعزاز مین کی گئی تھی لیکن یہ بھی قاعدہ ہے کہ حی القائم فرمانروا کے سامنے جھنڈے کو ہمیشہ پوری بلندی پر اُڑنا چاہیئے اور بادشاہ نے فوراً اس غلطی سے سب کو آگاہ کر دیا۔

بادشاہ ایڈورڈ[۵۲] کی بیحد ہمدردی کا ثبوت مفصلہ ذیل قصہ سے ہوتا ہے بادشاہ لارڈ انگسٹر[۵۳] کی ملاقات کو گئے تھے جب حضرت نے سنا کہ اُن کے میزبان کا ایک نوکر ہانیڈ مارش[۵۴] ملتجی ہے کہ اپنے بادشاہ کی زیارت سے مشرف ہو وہ شخص اپنے بستر سے نہ اُٹھ سکتا تھا کیونکہ اُس کو کوئی جسمانی مرض لاحق تھا لیکن جب اُس نے سنا کہ کسی متصل کے مقام پر اعلیٰ حضرت شکار کھیل رہے ہین اُس نے کمال تاسف سے کہا کہ بیماری کی وجہ سے وہ بادشاہ کی زیارت سے محروم رہا جاتا تھا۔

جیون ہی اعلیٰ حضرت نے ہانیڈ مارش[۵۵] کی خواہش کا حال سنا حضرت نے طے کر دیا کہ اُس کی درخواست قابل پذیرائی ہے اور فوراً بلا لحاظ

Lord Ingestre ۵۳ King Edward ۵۲ Portsmouth ۵۱
Hindmarsh ۵۴-۵۵

اپنے مرتبہ شاہی کے ہمراہیان کو حکم دیا کہ اُسکے مکان کے قریب ہوکر نکلیں۔ جھروکہ کی راہ سے سر نکال کر مریض نے بہ کمال فرمانبرداری آداب عرض کیا اور بادشاہ نے اپنی ٹوپی اُتار کر تبسم کیا اور ہاتھ ہلا کر اُس کے سلام کا جواب دیا۔

ایسی ذی شعوری نے مرنے والے آدمی کے اخیری گھنٹوں کی تکالیف کو آسان کر دیا اور اُس شخص نے تا دم مرگ اس الطاف خسروانہ کو یاد رکھا۔

باب ہنر دہم

بادشاہ کا شجرۂ نسب

یہ بات بھی لطف سے خالی نہین ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ سے بادشاہ کے لیے جو سارے جہان کے حالات سے واقف ہو واجب اور ضروری تھا کہ اُنکا شجرہ نسب بھی ایسا ہو کہ جس کو سارے جہان سے تعلق ہو۔ اُنکا خون جسمین یورپ کی بہترین شرائین والے خونون کی آمیزش تھی ایسا تھا کہ اگر اُس کی جانچ معیار شجرہ نسب سے کیجاتی تو معلوم ہوتا کہ وہ بدرجۂ غایت رئیسانہ و شریفانہ خون ایسے ملک مین تھا جہان خاندانی شرف کا ہر شخص کو بحد سے لحاظ رہتا ہے[۳]

یہ بات قابل ذکر ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ[۱] اولاد مین ولیم فاتح کے تھے[۲] نارمن حملہ آوران اور گلف[۳] لوگون کا خون اُن کی رگون مین جوش زن تھا لیکن اگر روایات پر بھروسہ کیا جاوے اور ہمارے ملک کے بہت سے قدیم خاندان اپنے شجرہ کا جڑا اور پاور دریافت کرنے کے لیے روایات ہی پر اعتبار کرتے ہین تو بادشاہ ایڈورڈ کے شجرہ کا پتا اُن وقتون تک پہونچتا ہے جو اُس زمانہ سے بھی ماقبل ہین جب نارمن[۵] لوگون نے سکسن[۶] خاندان کا قلع قمع کر دیا تھا۔

بادشاہ ایڈورڈ کے مورثان مین سب سے اول مورث جنکا تحریری حال ملتا ہے گائیجس[۷] لیڈین[۸] وسائرس[۹] اعظم تھے

---

[۱] King Edward [۲] William the Conqueror

[۳] Cuelphs [۵] Norman [۶] Saxon [۷] Gyges [۸] Lydian

[۹] Cyrus

رشتہ داری کا پتا اسطرح چل سکتا ہے

کروسس[1] جو لائجیس[2] سے چوتھی پشت مین تھے لیڈیا[3] کے بادشاہ تھے اور
اُنکی ایک بہن بھی جسکا نام ایرئینیس[4] تھا۔ اُنکی شادی میڈیا[5] کے بادشاہ استیاگس[6] کے ساتھ ہوئی
اُنکی پوتی باردین[7] کی شادی سایرس[8] اعظم کے ساتھ ہوئی جو ۵۹۹ سال قبل حضرت عیسیٰ کے بادشاہ تھے
اس جلیل القدر رشتہ کے ذریعہ سے جو نامی گرامی لوگ پیدا ہوئے اُنکے
نام یہ ہین - ارٹیکزرسیز[9] و میمون[10] وشاہ ایران وارساکسی میگنس تریڈیٹیس[11]
وشاہ پارتھیا[12] و باسل[13] و مسیڈونین[14] نسل کا شاہنشاہ ٹرکی بھی اپنے آپ کو اسی
نسل سے بتاتا تھا - باسل[15] ثانی ملک مشرق کا بادشاہ تھا اور ٹرکی[16] والی
باسل[17] کی اولاد مین تھا - اُس کی لڑکی لوت گروا[18] کی شادی ارنلف[19] کے ساتھ
ہوئی جو ہالینڈ[20] کے رئیس تھے - اور اُن سے سلسلہ فرانس[21] کے شاہی خاندان
سے اسابل[22] انگولسیم[23] تک پہونچتا ہے جنکی شادی انگلستان[24] کے بادشاہ جان[25]
کے ساتھ ہو جانیسے سایرس اعظم اور ولیم فاتح[26] کی اولاد کے درمیان رشتہ یگانگت کا پیدا ہو گیا -
اس بات سے واضح ہوتا ہے کہ لطف وارتباط موجود (ایڈورڈ) اپنی رگون

Media [5] Arienes [4] Lydia [3] Lyges [2] Croesus [1]

Artaxerxes [9] Cyrus [8] Bardane [7] Astyages [6]

Parthia [12] Arsaces Magnus Tiridates [11] Memnon [10]

Turkish [17] Basil II [16] Macedonian [15] Basil [14] [13]

France [21] Holland [20] Arnolph [19] Luitgarda [18]

King John [25] England [24] Angoulesme [23] Isabel [22]

William the Conqueror [26]

مین فرانس کا خون لیے ہوے گھومتا ہے لیکن بادشاہ ایڈورڈ کا تعلق فرانس کے ساتھ ایسے پیچیدہ ذرایع سے ہوتا ہے کہ اُسکا پورا پتا اس مختصر حوالے سے نہین چل سکتا۔ دوسرے مشہور فرانسیسی مورث خوبصورت الینر ڈی اولبروس تھے جو پوائیٹو کے نہایت خاندان کی عورت تھی اور شاہزادی ڈی ٹارنٹی کی پیش خدمت تھی۔ دلبر یا ایلنر کی شادی ساتھ ڈیوک آف زل کے ہوئی اور اُنکی لڑکی صوفایا کی شادی والی ہنوور کے ساتھ ہوئی جو بعدہ بہ لقب جارج اول ملک انگلستان مشہور ہوئے۔

یہ عجب بات ہو لیکن مناسب حال ہے کہ بادشاہ ایڈورڈ کے مورثون کو ملک آیرلینڈ سے بھی تعلق ہو۔ اور شاید یہی وجہ تھی کہ اُنکو ایرلینڈ کے لوگون اور وہانکی زرریز زمین سے بہت الفت تھی۔ یہ تعلق ایسا نہین ہے کہ کسی برائے نام لگاؤ کی وجہ سے کسی پُرجوش مورخ نے اپنے پریشان دماغ سے گڑھ لیا ہو بلکہ یہ اصلی تاریخی واقعہ ہے۔

بیسوین صدی والا آیرلینڈ کا بادشاہ براہ راست قدیم آیرلینڈ کے بادشاہون کی اولاد مین تھا۔

تواریخ سے ثابت ہے کہ مغربی کلٹس کے شاہی خاندان کا مورث کونیر ماریا کونیری اعظم تھا جو چھ سو برس قبل حضرت عیسیٰ کے حکمران تھا۔ اُس کی اولاد مین مالکم کین مار

ف۱-۳ France ف۲-۱۱ King Edward ف۴ French

ف۵ Eleanor d'Olbreause ف۶ Poitou ف۷ Eleanor

ف۸ Duke of Zell ف۹ Sophia ف۱۰ Hanover

ف۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ Ireland ف۱۶ Celts ف۱۷ Conaire Mor

ف۱۸ Conairy ف۱۹ Malcolm Can Mor

ہوا اُن کی شادی ساتھ شاہزادی مارگرٹ[ف۱] کے ہوئی جو اڈگر اٹھ لنگ[ف۲] کی بہن تھین
اور وہان سے سلسلہ ایڈورڈ ہفتم[ف۳] کا بندھا اور صحیح چلا آتا ہے -
بادشاہ ایڈورڈ[ف۴] کے سکسن[ف۵] خون کا پتہ سرڈک[ف۶] سے چلتا ہے جو سنہ ۵۳۴ عیسوی
مین وسکس[ف۷] کے فرمانروا تھے -
سرڈک[ف۸] سے اگبرٹ[ف۹] اول بادشاہ تمام انگلینڈ[ف۱۰] کے اور الفرڈ[ف۱۱] اعظم پیدا ہوئے جنکا سلسلہ نسب
مرحوم نواب دولہ صاحب سے ملتا ہے اور جن بادشاہ نے اشاعت علوم مین ناموری حاصل کی تھی
اُنکے سکسن خاندان سے میٹلڈا[ف۱۲] پیدا ہوئین جنھون نے انگلستان کا تخت حاصل کرنے
کے لیے اسٹفن[ف۱۳] سے جنگ کی جو من بعد اُس کے لڑکے ہنری ثانی[ف۱۴] کو ملا - اسی سے معلوم
ہوتا ہے کہ ولیم فاتح[ف۱۵] ایڈورڈ ہفتم کے مورثان مین تھے - کیونکہ ولیم[ف۱۶] دادا اسٹیفن[ف۱۸] کے
تھے جو میٹلڈا کے شوہر تھے اور اس رشتہ سے وہ پردادا ہنری ثانی کے ہوئے
جو خاندان پلنٹاجنٹ[ف۱۹] کے پہلے بادشاہ تھے -
اب شجرہ نسب کا سیدھا ہوگیا - رچرڈ شیردل[ف۲۰] و ہنری سوم[ف۲۱] -
و ایڈورڈ[ف۲۲] اول و دوم و سوم کے ذریعہ سے یہ شجرہ پلنٹاجنٹ سے لنکاسٹرین[ف۲۳] خاندان کیطرف

ف۱ Margaret ف۲ Edgar Atheling ف۳-۱۴ Edward VII
ف۴ King Edward ف۵-۳ Saxon ف۶-۸ Cerdic ف۷ Wessex
ف۹ Egbert ف۱۰ England ف۱۱ Alfred ف۱۲ Matilda
ف۱۳-۱۸ Stephen ف۱۴-۱۷ Henry II ف۱۵ William the Conqueror
ف۱۶ William ف۱۹ Plantagenet ف۲۰ Richard the Lion hearted
ف۲۱ Henry III ف۲۲ Edward ف۲۳ Lancastrian

منتقل ہوا پھر بذریعہ لائونل [۱] والی اینٹورپ [۲] و ڈیوک آف کلارنس [۳] و فلیپا [۴] کاونٹس آف
مارچ [۵] و راجر مارٹیمر چہارم ارل آف مارچ [۶] لیڈی این آف مارٹیمر [۷] تک پہونچا جنکی شادی
ساتھ رچرڈ پلینٹاجنٹ [۸] کے ہو کر وہ کاونٹس آف کیمبرج [۹] ہوئین اور انکے بطن سے
رچرڈ ڈیوک آف یارک [۱۰] پیدا ہوئی۔

پھر ایڈورڈ [۱۱] چہارم ہوے جن کی لڑکی الیزبتھ [۱۲] کی شادی ساتھ ہنری ہفتم [۱۳] کے ہوئی
اور وہی ماں ہنری ہشتم [۱۴] کی ہوئین اور انکی نسل سے یہ اشخاص پیدا ہوئے۔
مارگرٹ [۱۵] ملکہ جیمس چہارم والی اسکاٹلینڈ [۱۶] و جیمس پنجم [۱۸] اسکاٹلینڈ [۱۷] و مری ملکہ اسکاٹ [۱۹]
و جیمس اول [۲۰] و انکی لڑکی الزبتھ [۲۱] ملکہ بوہیمیا [۲۲] و سوفایا [۲۳] والیہ ہنوور [۲۴] و جارج اول و ثانی
و ثالث [۲۵] و ایڈورڈ ڈیوک آف کینٹ [۲۶] و وکٹوریہ [۲۷] حتی کہ ایڈورڈ ہفتم [۲۸]۔

یہ شجرہ طیبہ ایسے بڑے عالیجاہ سلطان کا ہے۔

Philippa ه۴ Duke of Clarence ه۳ Antwerp ه۲ Lionel ه۱

Countess of March ه۵

Roger Mortimer, Fourth Earl of March ه۶

Richard Plantagenet ه۸ Lady Ann Martimer ه۷

Richard, Duke of York ه۱۰ Countess of Cambridge ه۹

Henry VII ه۱۳ Elizabeth ه۱۲-۲۱ Edward IV ه۱۱

Margaret Queen of James IV ه۱۵ Henry VIII ه۱۴

Mary Queen of Scots ه۱۹ James V ه۱۷ Scotland ه۱۶-۱۸

Hanover ه۲۴ Sophia ه۲۳ Bohemia ه۲۲ James I. ه۲۰

Victoria ه۲۶ Edward Duke of Kent ه۲۷ George I, II, III. ه۲۵

King Edward VII ه۲۸

بعض مورخون کی عادت ہے کہ میری بہ نسبت وہ گذشتہ زمانہ کے حال کو بہت پوست کندہ کر کے دکھاتے ہین جو ایڈورڈ[1] ہفتم کا سلسلہ نوح[2] سے ملا دیتے ہین اور درمیان مین لاتے ہین قدیم خاندان نارویے[3] والیڈ[4] یورو بادشاہ برٹن[5] کا جو حکمران تھے دو سو برس قبل اس زمانہ کے جب قیصر[6] نے ہمارے وحشی جزیرہ پر حملہ کیا تھا اور نیز درمیان مین اینٹین[7] بادشاہ سیمرین[8] کو لاتے ہین جو ۱۳۸۴ برس قبل حضرت عیسی کے حکمران تھا۔

نہایت یقین کے ساتھ اور مشکوک واقعات سے پورے طور پر قطع نظر کر کے ہمنے واضح طور پر ثابت کر دیا کہ متوفی بادشاہ کے بعید مورثان مین بہت سے ایسے لوگ ہین جن پر علم سیر کو ناز ہے۔

خاندان ٹراجن[9] کے اول بادشاہ سے لے کر سارلیمیگن[10] ورورک[11] والی روس[12] تک سب اُن کے اجداد مین تھے۔

یورپ کے کسی بادشاہ کو پیدائش کی رو سے نہ ایسا شرف نسب کا نصیب ہوا ہے اور نہ ایسی وقعت قدیمانہ حاصل ہوئی ہے۔

---

[1] Edward VII [2] Noah [3] Norway [4] Elidurs

[5] Britain [6] Caisars [7] Antenen [8] Cimmerians

[9] Trajan [10] Charlemagne [11] Ruric [12] Russia

غلطنامۂ تزک شاہنشاہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	مثل نظیر	مثل و نظیر	۱۰	۸	قایم متمکن	قایم اور متمکن
۲	۱۳	باینہمہ	با اینہمہ	۱۰	۸	پاس رشتہ	مابین رشتہ
۲	۱۹	کہ جزائر	کہ یہ جزائر	۱۰	۱۷	ضابطہ خاص	ضابطہ اونکا خاص
۳	۲	تبر اعظم	اور بر اعظم	۱۰	۱۷	تمام نگاہ	عام نگاہ
۳	۲	اوشنیا ہین	اوشنیا مین	۱۱	۱۰	قوت تجربے کے	قوت بحری کے
۵	۲	ایسے تجربہ	ایسے کہ تجربہ	۱۱	۱۱	ہین تھے	مین ایک تھے
۷	۱۰	اعلی حضرت	علیا حضرت	۱۲	۸	مین زاید	سے زاید
۸	۱	وائٹ تھیفون	وائٹ ہیون	۱۴	۳	مسنز رللی	مسٹر للی
۸	۱۷	الفاظ انکی	الفاظ اپنی	۱۴	۳	ونگلٹن سے	ونگلٹن
۹	۱	نکلے	نکالے	۱۴	۵	اِس	اوس
۹	۷	خیر کرتے	خیر کرنے	۱۴	۸	مسٹر رللی	مسنز للی
		ہین	ہین	۱۵	۴	وسعت ہین	وسعت مین
۹	۷	رنج وام	رنج و الم	۱۵	۷	حرف	صرف
۹	۱۳	مستعد	مستند	۱۷	۶	وکٹوریہ	ملکہ وکٹوریہ
۹	۱۸	بہمہ وجوہ	بہمہ وجوہ اور	۱۷	۶	خاص ہین	خاص سے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷	۷	با با	ما ما	۲۲	۱۷	کہتے ہیں	لکھتے ہیں
۱۷	۱۱	جوش میں	جوش سے	۲۴	۲	سال ہوئے	سال کی ہوئی
۱۷	۱۳	پہ لقب	بہ لقب	۲۵	۱۱	باسغلی	باشغلی
۱۷	۵	ارل چیسٹر	ارل آف چیسٹر	۲۶	۱۵	ترین ۵۳	تیرہ ۱۳
۱۸	۲	سکس	سیکسنی	۲۶	۱۷	آپ سے	اب سے
۱۸	۲	گونیڈ	گرنیڈ	۲۷	۳	تحل	تجمل
۱۸	۸	ہی میں	ہی سے	۲۷	۱۴	جرمن	جرمنی
۱۸	۱۱	لڑکے میں	لڑکے کیلئے	۲۸	۱۴	ناخوش	مانوس
۱۸	۱۲	ویڈ بر	ونڈسر	۲۹	۹	اتالیق	اتالیقی
۱۸	۱۲	چٹیل	جبیل	۳۱	۵	منظر دلستان	منظر وسمان
۲۰	۲	وہ پیپر	ڈچز آف برٹنی	۳۱	۷	خدا	جو
۲۰	۷	احباب میں	احباب سے	۳۱	۱۰	اول ستانی	اوستانی
۲۰	۱۱	کھیلون	کھلونون	۳۵	۱	کنسوٹراکی راین	کنسوٹران راین۔
۲۱	۶	عرصہ بعد	عرصہ کے بعد				
۲۱	۱۲	بڑے	بڑی	۳۵	۱۰	اپنے زمانہ	اسی زمانہ
۲۲	۱	عیب	عبث	۳۵	۱۵	مالوف	آلود
۲۲	۱۵	واقعہ میں	واقعہ سے	۳۵	۱۷	اپنے ایوان	اسی ایوان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۶	۲	قانون	قانونی
۳۶	۱۴	اتان	اٹالین
۳۷	۷	اُن کے بعد	اُسکے بعد
۳۷	۸	گھاس	گیاس
۳۸	۶	ڈگری کے حاصل	ڈگری حاصل
۳۹	۴	پاپندہ-	تابندہ-
۳۹	۵	پس مگر اس	اِس
۳۹	۶	پیش آتا	پیش آیا
۳۹	۱۲	سفرین	سفیر تھے
۳۹	۱۳	وحت	وقت
۴۰	۴	اس	آئین
۴۰	۴	تمام	عام
۴۰	۴	متنفر	تنفر
۴۰	۱۷	توجوان	کہ نوجوان
۴۱	۳	تقع	تصنع
۴۱	۱۷	نفیس کلبہ	نفیس اُنکے کلبہ
۴۱	۱۸	آرم نباوین	باغ ارم نباوین
۴۲	۱۵	ٹھہرتا ہے	ٹھہرا ہے
۴۴	۷	پر	بس
۴۵	۶	ٹرافیگر	ٹرافلگر
۴۹	۱۴	جمین	جمی
۵۰	۱۰	بانہمہ	با
۵۲	۴	ٹھہرا تھا	بیڑہ تھا
۵۲	۱۴	اُن سے	اوسی سے
۵۴	۴	ایسے	اِسی
۵۴	۹	شاہزادے	شاہزادی
۵۴	۹	ہوگی	ہوگے
۵۵	۸	ایسے	اسی
۵۵	۸	ذہنی	وہی
۵۵	۹	بیخ وبن	بیخ وبن
۵۸	۶	کہ حیثیت	بہ حیثیت
۵۸	۶	بات	بار
۵۸	۷	سوگواری ماتم داری	سوگواری ماتم داری

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸	۷	کی پڑے	کا پڑے	۹۱	۷	مبصر	مُصر
۶۱	۶	پا ونڈسینڈ زنگھم	پاونڈ سے سینڈرنگھم	۹۱	۱۶	کی ہیت	کی ہے
				۹۳	۲۰	غلبہ ہو	صلہ نہو
۶۳	۱	ازر	اندر	۹۴	۲	کے دریافت	کے حالات دریافت
۶۳	۱۴	ہین غم	سے غم				
۶۵	۶	خوش	خوشی	۹۴	۱۲	ایشائی	انسانی
۶۹	۲	شامان	سامان	۹۵	۳	سلیم الطبع	سلیم الطبعی
۷۱	۲	برسہ	برسر	۹۵	۱۲	ہین شاہزادہ	نے شاہزادہ
۷۱	۱۱	سیبرکونیر	سڑکون پر	۹۵	۱۶	مستحق	مسمی
۷۲	۲	حازم	عازم	۹۶	۴	مواقع پہ صدہا	مواقع پر جو صدہا
۷۳	۱۷	طعمہ	لقمہ	۹۶	۸	اچھی	اپنے
۷۴	۱۷	شاہزادی صاحبہ	شاہزادہ صاحب	۹۸	۳	ہی	بھی
۷۹	۱	لغویانہ	سفویانہ	۹۹	۱	کی نہ تھی	کی تھی
۸۰	۱	چھچو	جو	۹۹	۱۲	نیک نفسی	ملک سہی
۸۰	۷	لعہدہ	لعہدۂ	۱۰۱	۲	اسٹر لیلیا جنوبی	اسٹر لیلیا و جنوبی
۸۱	۵	نہوتاجب	نہوتاکہ جب	۱۰۱	۶	ہے	ہے
۸۸	۶	نارسخۂ آب	تار رشتۂ آب	۱۰۱	۸	سٹی	یعنی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۲	۱	جو	خود	۱۱۶	۱۳	شاغل	مشاغل ہین
۱۰۳	۶	تجربہ	تجویز	۱۱۷	۴	باشغل	باشغلی
۱۰۷	۱۱	ممکن ہوتی	ممکن معلوم ہوتی	۱۱۸	۱۱	سے	کے
۱۰۷	۱۱	اور	روز	۱۱۹	۱۰	عروس	عروسی
۱۱۱	۵	مسٹرالیسکو تیہ	مسٹر الیسکو تیہ	۱۱۹	۸	الگزنڈر تجہیز	الگزنڈر کے تجہیز
		حال	جو حال	۱۲۱	۱	یہ یادگار	بہ یادگار
۱۱۱	۵	ہمین	ہین	۱۲۱	۱۳	بدنیوجہ	بدیوجہ
۱۱۱	۹	قبیل چالاکی	قبیل کی چالاکی	۱۲۲	۱۷	تابوت شامیانہ	تابوت کے شامیانہ
۱۱۱	۱۰	سے بھی ڈاؤن کو	ہین ڈاؤن	۱۲۴	۱۰	جملہ جمیس	جملہ جمیس
		لگا بولتے ہین	لگا بولتے ہین	۱۲۹	۸	اتیک	ایک
۱۱۱	۱۳	لاجیبٹ	لاتجنب	۱۲۹	۱۷	جوشکی	جو دل خوش کن
۱۱۲	۱۰	رس	ریل			دریاکاری	دریا کاری
۱۱۲	۱۱	اسی کے	سب کے	۱۳۰	۵	پارلی سٹرائی	پارلیمنٹری
۱۱۳	۹	اپنی	آس	۱۳۳	۵	ابکی	اب کہ
۱۱۴	۲	اُن لوگون	لوگون	۱۳۳	۸	جانتا ہون	چاہتا ہون
۱۱۴	۲	وجوہ	وجود	۱۳۳	۱۱	دل سنجی	دل سے
۱۱۵	۱	وحشنت	وحشت	۱۳۵	۸	تیسرے نام کام	تیسرے پیغام کا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۳۶	۹	زیرپا	دیر پا	۱۶۳	۱	بنایا	پپیا
۱۳۸	۶	کے لے	کے	۱۶۳	۴	معاملہ	مقابلہ
۱۳۸	۱۰	اس راز	کسی راز	۱۶۴	۵	بلکہ چھوڑکر	بلکہ مصیبت زدہ
۱۳۸	۱۴	دلچسپی کی	دلچسپی لی				چھوڑکر
۱۴۳	۵	نیکمزاجی پُر	نیکمزاجی اور	۱۶۴	۱۸	لحاظ ہو	لحاظ نہو
		ثبات۔	پُر ثبات	۱۶۶	۷	عبارارت	عبارت
۱۴۳	۶	بہ اقتضار جو	جو بہ اقتضاے	۱۶۶	۹	بیوہی لکھی	بندھی لکی
۱۴۳	۸	حالات کی	حالات لکھنے کی	۱۶۶	۱۳	اور انعقاد مجالس	بہ انعقاد مجالس
۱۴۴	۶	بارشانی	بارشانی	۱۶۷	۱	جادیہ	حادثہ
۱۴۴	۷	حصص	حصن حصین	۱۷۰	۴	خلق	قلق
۱۴۵	۹	اقدس جو	اقدس ہین جو	۱۷۰	۵	غنی	غیبی
۱۴۵	۱۰	لوگون نے	لوگون کے	۱۷۱	۲	ساٹھودن	سات دن
		حالات۔	خیالات۔	۱۷۲	۱	محنت	سہمت
۱۴۶	۵	تحقیق	بالتحقیق	۱۷۲	۱۰	جومن	جرمنی
۱۴۸	۱۶	مخصوص	محسوس	۱۷۴	۱۳	مگراصل	مگر دراصل
۱۵۰	۶	اسی	ایسی	۱۷۶	۶	مجمع ہین	مجمع نے
۱۶۱	۱۲	گنندٹن	لنڈٹن	۱۷۷	۸	شہنشہ	شاہنشاہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۹	۴	ذریعہ	ذریعہ ریل	۱۹۶	۱۴	۱ مئی	۲ مئی
۱۸۰	۳	علامات ہین	علامات ہین	۱۹۷	۱۶	انجام	ایام
۱۸۰	۳	تہا تابوت	تابوت تک	۱۹۸	۱۸	جبزین	چیزین
۱۸۳	۹	قسم کے نزدیک مالک۔	قسم کے مالک۔	۲۰۰	۷	مزین	زمین
				۲۰۱	۱۳	مشفقی	مشرقی
۱۸۷	۱۸	ایک سان	یکسان	۲۰۲	۳	باوشاہ تھے	بادشاہ سے
۱۸۸	۴	ضروری	جزوی	۲۰۳	۴	حال	ہال
۱۸۸	۱۰	جودستی	جودوسخا	۲۰۳	۸	جاودانی	جادووالی
۱۸۹	۶	ٹبا	پٹنا	۲۰۳	۱۳	انجام	الہام
۱۹۰	۵	سہم برین	اہم ترین	۲۰۴	۵	اسٹبل	اصطبل
۱۹۳	۱	کہ معمۃ	کہ اس معمۃ	۲۰۶	۱۲	یورش	پرورش
۱۹۳	۳	معاصر	تفاخر	۲۰۷	۱۱	باز کہتے بلکہ یہ کہتے	باز نہ کہیے بلکہ یہ کہیے
۱۹۴	۱۱	سودگرون	سوداگرون	۲۰۷	۱۲	شیرشکار	سیرشکار
۱۹۴	۱۵	اپنے عمل	عمل	۲۱۰	۱۶	حبب صبح	حبب فتح
۱۹۵	۱۳	آتا	آیا	۲۱۱	۱۲	زربار	زرتار
۱۹۶	۱	کشاورذی	کشاورزی	۲۱۷	۹	روز	سال
۱۹۶	۳	ایضاً	ایضاً	۲۱۷	۱۲	جمہور	مجبور

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۱۹	۱۳	ہوگیا کہ کسی	ہوگیا جیسا کہ کسی	۲۳۵	۱۲	پیروان	پیشروان
				۲۳۶	۴	وقا	وقار
۲۲۰	۳	نبا کر	بہا کر	۲۳۷	۱۵	نام وری	ناموری
۲۲۰	۸	اڑ کر	دوڑ کر	۲۴۱	۶	کرنے ولے	کرنے والے
۲۲۰	۱۱	ماد کیے جاتے ہین	یاد کیے جاتے ہین	۲۴۴	۱۱	پر میز	ہر میز
۲۲۱	۱۲	قریبن	قریبی	۲۴۶	۱۷	پھرانے والے	ہرانے والے
۲۲۹	۱۱	اسپیچ	اسٹیج	۲۴۸	۷	ایک نیک	نیک
۲۳۱	۸	خرابیاں	لڑائیاں	۲۵۲	۱۴	دربار سوی	دربار لیوی
۲۳۳	۲	ٹل جاوین	پھیل جاوین	۲۵۶	۱۲	ارتباط موجد	ارتباط کا موجد
۲۳۵	۵	مستقل المزاجی	مستقل مزاجی	۲۵۸	۲	بند ہا	سید ہا

غلطنامہ بابت تتمہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۸	سیر لنڈن	شہر لنڈن	۹	۱۴	نوبت	تقریب
۴	۳	ڈچی ئی	ڈچی سے	۱۰	۱	بجلی موجد	پلی موجد
۵	۱۷	والیسران	والنٹیران	۱۰	۷	برٹش	پیرس
۶	۱۳	اسی سے	اسٹیلی	۱۰	۷	العمرو	×
				۱۰	۸	لایرہی	مڈیٹیرنین
۹	۶	بحر مدبرین	بحر مڈیٹرنین	۱۱	۱۵	میرین لعد	میرین باد
۹	۸	مارولا	بارزوید	۱۲	۱۲	سال کی گرہ	سال گرہ